ان سیریز
ب پرائز
مظہر کلیم ایم اے

جلال پور پیروالا سے محترمہ نازیہ کریم صاحبہ لکھتی ہیں۔ "میں ابھی طالبہ
ہوں لیکن میرا ارادہ تعلیم مکمل کرنے کے بعد سیکرٹ سروس یا انٹیلی جنس جائن
کرنے کا ہے کیونکہ میں بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرح ملک و قوم کی
خدمت کرنا چاہتی ہوں۔ مگر مجھے ایسے اداروں کے پتے معلوم نہیں ہیں
آپ برائے کرم مجھے ایسے اداروں کے پتے بتا دیں تاکہ میں اس سلسلے میں
ان سے رابطہ قائم کر سکوں اور یہ بھی بتا دیں کہ کیا واقعی عمران اور اس کے
ساتھی سیکرٹ سروس کے رکن ہیں یا صرف آپ کے ناولوں کے ہی کردار ہیں"۔

"محترمہ نازیہ کریم صاحبہ! خط لکھنے کا شکریہ۔ جہاں عمران اور اس
کے ساتھیوں کا تعلق ہے وہ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہیں۔
آپ ان کے کارنامے بھی پڑھتی رہتی ہیں۔ جہاں تک آپ کا عمران اور اس
کے ساتھیوں کی طرح ملک و قوم کی خدمت کرنے کا جذبہ ہے تو یہ جذبہ
واقعی لائق تحسین ہے۔ آپ ابھی طالب علم ہیں اس لئے آپ کی پہلی ترجیح
حصول علم ہی ہونی چاہیئے۔ سائنس یا آرٹ جو بھی آپ کا شعبہ ہو، اس
میں محنت اور لگن سے ہی آپ نمایاں مقام حاصل کر سکتی ہیں اور جب
کوئی اپنے شعبے میں نمایاں مقام حاصل کر لیتا ہے تو سیکرٹ سروس اور
انٹیلی جنس جیسے ادارے خود ہی ان سے رابطہ قائم کر لیتے ہیں اس لئے آپ
فی الحال اپنی تعلیم پر پوری توجہ دیں اور کوشش کریں کہ آپ تعلیم میں
انتہائی نمایاں مقام حاصل کر سکیں۔ یہ بھی ملک و قوم کی ایک بڑی خدمت
ہی ہے۔" اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم۔ اے

عمران نے کار ہوٹل شیرٹن کی پارکنگ میں روکی اور پھر کار سے
اتر کر وہ اطمینان سے قدم بڑھاتا ہوٹل کے ہال کی طرف بڑھنے لگا۔
عمران کے جسم پر اس وقت گہرے نیلے رنگ کا ایک قیمتی سوٹ
تھا۔ پاؤں میں کریپ سول کے انتہائی قیمتی جوتے تھے۔ چہرے
پر بھی حماقتوں کی جلوہ گری کی بجائے ہلکی سی سنجیدگی موجود تھی۔ ہوٹل
کے گیٹ کے باہر دو باوردی دربان موجود تھے۔ انہوں نے پہلے تو
عمران کو حیرت بھری نظروں سے دیکھا دوسرے لمحے انہوں نے
بڑے مودبانہ انداز میں سلام کیا اور دروازہ کھول دیا۔ عمران
سر کو ذرا سا خم دے کر آگے بڑھتا گیا۔ اور دربانوں کی آنکھوں
میں موجود حیرت عمران کے اس انداز پر کچھ اور بڑھ گئی۔ عمران
چونکہ اکثر اس ہوٹل میں آتا جاتا رہتا تھا۔ اس لئے یہاں کا سارا
عملہ اسے اچھی طرح پہچانتا تھا۔ اور ظاہر ہے عمران اپنی حماقتوں اور

ادٹ پٹانگ لباس کی وجہ سے ہی مشہور تھا۔ لیکن اس وقت
عمران کو بالکل ہی مختلف روپ میں دیکھ کر انہوں نے حیران ہونا
ہی تھا۔ اور پھر عمران کا رویہ بھی بدلا ہوا تھا۔ ورنہ ظاہر ہے وہ
اس طرح خاموشی سے اندر کیسے چلا جاتا اور کچھ نہیں تو دربانوں
سے مصافحہ تو ضرور کرتا۔

"اوہ عمران صاحب آپ"۔۔۔ دروازے کے قریب ہی موجود
سپروائزر نے عمران کو دیکھتے ہی چونک کر کہا۔

"اوہ عمران نہیں علی عمران"۔۔۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ
لہجے میں جواب دیا اور آگے بڑھتا گیا۔ دربانوں کی طرح سپروائزر
بھی حیرت سے کندھے اچکاتا رہ گیا۔ ہال کے ایک کونے میں
موجود میز کے گرد ایک سرخ و سپید چہرے والا بوڑھا آدمی اور
اس کے ساتھ ہی ایک بھاری جسم کی ادھیڑ عمر عورت اور ایک
خوب صورت اور نوجوان مقامی لڑکی موجود تھی۔ وہ تینوں آپس
میں باتیں کرنے اور لیمن جوس سپ کرنے میں مصروف تھے۔
لباس اور رکھ رکھاؤ سے وہ کسی اعلیٰ خاندان کے فرد دکھائی
دے رہے تھے۔

"مداخلت کی معافی چاہتا ہوں۔ مجھے علی عمران کہتے ہیں"۔۔۔
عمران نے میز کے قریب جا کر انتہائی با اخلاق لہجے میں کہا۔ اور
وہ تینوں چونک کر اسے دیکھنے لگے۔ اور دوسرے لمحے ان
تینوں کی آنکھوں میں اس کے لئے پسندیدگی کے جذبات ابھر
آئے۔

"اوہ۔ عمران بیٹے تم۔ میرا نام نواب ارشاد حسین ہے۔ یہ میری بیگم
ہیں اور یہ اکلوتی بیٹی عرشیہ۔ اور بیگم یہ سر رحمان کا اکلوتا بیٹا
علی عمران ہے"۔۔۔ ادھیڑ عمر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے باقاعدہ
عمران سے مصافحہ کرتے ہوئے تعارف کی رسم ادا کرتے ہوئے
کہا۔

"جیتے رہو بیٹے"۔۔۔ بیگم نواب ارشاد حسین نے سر ہلاتے
ہوئے کہا۔ جب کہ عرشیہ نے صرف سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔

"بیٹھو بیٹے۔ ہم تمہارا ہی انتظار کر رہے تھے"۔۔۔ نواب
ارشاد حسین نے کہا۔

"جی شکریہ۔ میرا خیال ہے میں لیٹ نہیں ہوا"۔۔۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ایک خالی کرسی پر نواب ارشاد حسین
کے قریب بیٹھ گیا۔

"نہیں۔ تم صحیح وقت پر آئے ہو۔ اور مجھے وقت کی پابندی
بہرحال بے حد پسند ہے۔ کیا پینا پسند کرو گے"۔۔۔ نواب
ارشاد حسین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ جیسے بزرگ جو بھی پلائیں گے وہ میرے لئے متبرک ہو گا"۔
عمران نے بڑے خلیق لہجے میں کہا اور نواب ارشاد حسین نے مسکراتے
ہوئے قریب موجود ویٹر کو لیمن جوس لانے کا آرڈر دے دیا۔

"بیٹے۔ میں نے سنا ہے تم نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے"۔۔۔
بیگم صاحبہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ میں نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے ایم۔ ایس۔ سی

ڈی-ایس-سی کیا ہوا ہے"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور بیگم کے ساتھ ساتھ نواب اور عرشیہ دونوں کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے۔

"بہت خوب۔ تعلیم واقعی انسان کو انسان بنا دیتی ہے۔ میری بیٹی عرشیہ کو بھی تعلیم حاصل کرنے کا بے حد شوق ہے۔ یہ کیمبرج یونیورسٹی میں پڑھ رہی ہے"۔۔۔۔ نواب صاحب نے کہا۔ اور عمران نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے وہ بھی انتہائی پسندیدگی کا اظہار کر رہا ہو۔ ویٹر نے لیمن جوس کا گلاس لا کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔ اور عمران بڑی نفاست سے اُسے سپ کرنے لگا۔

"ڈیڈی نے بتایا ہے کہ آپ ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ حالانکہ آپ جیسے معزز مہمانوں کے لئے ڈیڈی کی کوٹھی تنگ جگہ تو نہ تھی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ شکریہ۔ یہ بات نہیں تھی۔ تمہارے ڈیڈی نے تو بہت اصرار کیا تھا۔ لیکن بیگم کو اعلیٰ ہوٹلوں میں ٹھہرنا پسند ہے"۔۔۔۔ نواب صاحب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"انکل رحمان بتا رہے تھے کہ آپ کسی فلیٹ میں رہتے ہیں"۔۔۔۔ عرشیہ نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز بھی اس کی طرح مترنم اور خوب صورت تھی۔

"جی ہاں۔ انہوں نے درست بتایا ہے۔ دراصل بلندی پہ رہنا مجھے پسند ہے۔ عرش اور قریب ہو جاتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عرشیہ کے چہرے پر یک لخت شرم کے آثار نمودار ہو گئے۔ جب کہ نواب اور بیگم دونوں مسکرا دیئے۔

"بہت خوب صاحبزادے آپ کے مذاق سخن کے ہم قائل ہو گئے ہیں"۔۔۔۔ نواب صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی آپ کا حسن ظن ہے نواب صاحب۔ ورنہ من آنم کہ من دانم" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور نواب صاحب ایک بار پھر سر ہلانے لگے۔

"بھئی یہ غیریت نہیں چلے گی۔ تم مجھے انکل اور بیگم کو آنٹی کہہ سکتے ہو"۔۔۔۔ نواب صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ انکل۔ آپ طویل عرصے بعد پاکیشیا آئے ہیں۔ اگر آپ یہاں کی سیر کرنا چاہتے ہوں تو میں حاضر ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ارے اب اس عمر میں ہم نے کیا سیر کرنی ہے۔ البتہ عرشیہ شعور میں پہلی بار پاکیشیا آئی ہے۔ اسے بہت شوق ہے پاکیشیا دیکھنے کا"۔۔۔۔ بیگم نے نواب صاحب کے بولنے سے پہلے ہی مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ضرور۔ مجھے بے حد مسرت ہو گی عرشیہ کو سیر کرا کر۔ مجھے یقین ہے انہیں پاکیشیا ضرور پسند آئے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی شکریہ۔ پاکیشیا بہرحال میرا وطن ہے۔ اس لئے مجھے کیوں پسند نہ آئے گا۔ انکل رحمان بتا رہے تھے کہ یہاں کوئی روز گارڈن ہے۔ جس کی دھوم پوری دنیا میں ہے"۔۔۔۔ عرشیہ نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

" جی ہاں۔ لیکن اگر اسے گستاخی نہ سمجھا جائے تو یہ ضرور عرض کروں گا کہ آپ کے وہاں جانے سے ہی اس کی خوب صورتی مکمل ہو گی" —— عمران نے کہا اور عرشیہ کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

" پھر ایسا ہے صاحبزادے کہ تم عرشیہ کو روز گارڈن دکھا لاؤ۔ تب تک ڈنر کا وقت ہو جائے گا۔ پھر ڈنر اکٹھا کریں گے" —— نواب صاحب نے فوراً ہی کہا۔

" زہے نصیب۔ آیئے مس عرشیہ ارشاد" —— عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" شکریہ" —— عرشیہ نے فوراً ہی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" اجازت ہے انکل۔ اجازت ہے آنٹی" —— عمران نے کہا۔ وہ واقعی اس وقت مجسم اخلاق بنا ہوا تھا۔

" اوہ۔ ضرور ضرور بیٹے" —— ان دونوں نے بیک وقت کہا۔

" آیئے مس عرشیہ ارشاد" —— عمران نے سینے پر ایک ہاتھ رکھ کر ذرا سا جھکتے اور دوسرے ہاتھ سے دروازے کی طرف چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" شکریہ" —— عرشیہ نے کہا۔ اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ عمران اس کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

چند لمحوں بعد اس کی نئی سفید مرسڈیز تیزی سے سڑک پر پھسلتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔

" کس قدر خوب صورت اور شاندار کار ہے۔ ایسا ماڈل تو میں

گریٹ لینڈ میں بھی نہیں دیکھا" —— عرشیہ نے تحسین آمیز نظروں سے کار کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

" شکریہ۔ مجھے دراصل خوب صورت اور جدید ماڈل کی اعلیٰ کاریں رکھنے کا شوق ہے۔ یہ خصوصی آرڈر پر تیار کرائی گئی ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عرشیہ نے سر ہلا دیا۔

" عمران صاحب۔ انکل رحمٰن بتا رہے تھے کہ آپ سروس کرنا پسند نہیں کرتے۔ حالانکہ میرا خیال ہے۔ سائنس میں اس قدر اعلیٰ تعلیم کے بعد آپ کو اٹیمک انرجی کمیشن میں کسی اعلیٰ عہدے پر ہونا چاہیئے" —— عرشیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہونا تو چاہیئے تھا مس عرشیہ ارشاد۔ دراصل مجھے سروس فطری طور پر پسند نہیں ہے۔ ویسے میں نے ذاتی لیبارٹری بنائی ہوئی ہے۔ اور آپ یقیناً یہ سن کر حیران ہوں گی کہ ایکریمیا اور روسیاہ کے بڑے بڑے سائنسدان اس لیبارٹری کو دیکھ کر انگشت بدندان رہ جاتے ہیں" —— عمران نے جواب دیا۔

" اوہ۔ بہت خوب۔ لیکن یہ آپ مجھے مس عرشیہ ارشاد کیوں کہتے ہیں صرف عرشیہ کہئے ناں" —— عرشیہ نے اس بار قدرے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

" اصل میں مجھے لڑکیوں کا ڈبل نام بولنا بے حد پسند ہے ویسے آپ کا نام بے حد خوب صورت ہے۔ آنٹی نے رکھا ہے یا انکل نے" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" ڈیڈی نے رکھا ہے۔ اور ویسے ممی کو بھی بے حد پسند ہے۔

آپ کا نام بھی بے حد خوب صورت ہے" ـــــ عرشیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ ویسے مطلب میرے خیال میں ایک جیسا ہی ہے۔ علی بھی بلند کو کہتے ہیں اور عرش تو ہے ہی بلند" ـــــ عمران نے کہا اور عرشیہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اس کے چہرے پر واقعی گلاب کھلے ہوئے تھے۔

"آپ انتہائی دلکش گفتگو کرتے ہیں۔ مجھے آپ سے مل کر واقعی دلی مسرت ہوئی ہے"۔ ـــــ عرشیہ نے اس بار خلوص بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن ظاہر ہے اس میں آپ جیسی دلکشی بہرحال موجود نہ ہوگی۔ آپ کا کیمرج میں کون سا سبجیکٹ ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوشیالوجی میں ایم۔ اے کر رہی ہوں" ـــــ عرشیہ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ کیا حسنِ اتفاق ہے۔ سوشیالوجی کو ہی عمرانیات بھی کہتے ہیں" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ، بہت خوب۔ واقعی بہت خوب۔ اس کا مطلب ہے ہمارے ستارے ملتے ہیں" ـــــ عرشیہ نے پھول کی طرح کھلتے ہوئے کہا۔

"ستاروں کا علم تو مجھے نہیں آتا۔ البتہ میں نے سنا ہوا ہے کہ ایک جیسے معنی کے ناموں کے ستارے بھی ایک جیسے ہی ہوتے

ہیں" ـــــ عمران نے کہا۔ اور عرشیہ نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے وہ عمران کی بات پر تہہ دل سے ایمان لے آئی ہو۔

تھوڑی دیر بعد عمران نے کار روز گارڈن کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑ دی۔ وہاں اس وقت رنگین آنچلوں اور خوب صورت اور قیمتی سوٹوں کا خاصا رش تھا۔ عمران نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے جلدی سے گھوم کر دوسری طرف بیٹھی ہوئی عرشیہ کی سائیڈ کا دروازہ کھول دیا۔ اور عرشیہ شکریہ کہہ کر نیچے اتری۔ اور پھر وہ دونوں اس خوب صورت گارڈن کی سیر کرنے والوں میں شامل ہو گئے۔ گو وہاں خاصی خوبصورت لڑکیاں اور وجیہہ مرد موجود تھے۔ لیکن ان دونوں کو جو بھی دیکھتا بس دیکھتا ہی رہ جاتا۔ عرشیہ نہ صرف خوب صورت تھی اور اس کا لباس نفاست اور ذوق کا بہترین آئینہ دار بھی لگ رہا تھا۔ بلکہ اس کے چہرے پر اس وقت جو مسرت تھی اس نے اس کے چہرے کو اس طرح جگمگا دیا تھا کہ جو بھی اس کے چہرے پر نظر ڈالتا۔ بس دیکھتا ہی رہ جاتا۔ ادھر عمران کے چہرے پر موجود ہلکی سی سنجیدگی اور جسم پر بہترین تراش کے قیمتی سوٹ نے اس کی وجاہت میں اس قدر اضافہ کر دیا تھا کہ عورتیں اُسے دیکھتے ہی بے اختیار ٹھنڈی سانسیں بھرنے لگتیں۔

وہ دونوں ہلکی پھلکی باتیں کرتے ہوئے روز گارڈن کی سیر کرتے رہے۔ اس گارڈن میں واقعی دنیا کے بہترین گلابوں کی کیاریاں تھیں۔ اور موسم ایسا تھا کہ تمام گلاب کھلے ہوئے تھے۔ پورا ماحول

دیسی گلابوں کی خوشبو سے معطر ہو رہا تھا۔

" بہت خوب صورت عمران صاحب۔ ایسا روز گارڈن واقعی پوری دنیا میں اور کہیں نہیں ہو سکتا۔ میں آپ کی بے حد شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس خوب صورت باغ کی سیر کرائی ہے" ——— عرشیہ نے مسکراتے ہوئے اور انتہائی تشکرانہ لہجے میں کہا۔

" باغ تو جو خوب صورت ہے سو ہے۔ لیکن اصل میں آپ کے یہاں آنے کی وجہ سے اس کی خوب صورتی دو بالا ہو گئی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور عرشیہ کا مسرت سے جگمگاتا ہوا چہرہ اور زیادہ جگمگانے لگا۔

روز گارڈن کے خوب صورت اوپن ایئر کیفے میں بیٹھ کر انہوں نے ملٹی کلر ٹشو پیپر میں لپٹی ٹھنڈے مشروب کی بوتلیں پیں اور پھر عمران عرشیہ کو ساتھ لیئے دوبارہ ہوٹل کی طرف بڑھنے لگا۔

" عمران صاحب۔ آپ ہمارے ساتھ گریٹ لینڈ جائیں گے" عرشیہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" آپ کی دعوت رد کر کے میں گنہگار تو نہیں ہونا چاہتا۔ لیکن فی الحال ایک ضروری کام کی وجہ سے ایسا ممکن نہیں ہے۔ البتہ یہ وعدہ رہا کہ پہلی ہی فرصت میں حریم نازمیں حاضری دوں گا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" ہم آپ کا شدت سے انتظار کریں گے۔ پلیز عمران صاحب۔ آپ ضرور آئیں" ——— عرشیہ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" جی ضرور۔ پہلے ہی وعدہ کر چکا ہوں اور وعدہ نبھانا بھی جانتا

ہوں" ——— عمران نے کہا اور عرشیہ نے مسرت بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

ہوٹل پہنچ کر عمران نے نواب ارشاد حسین ان کی بیگم اور عرشیہ کے ساتھ پُر تکلف ڈنر کیا۔

" عمران بیٹے میری طرف سے تمہیں دعوت ہے کہ تم گریٹ لینڈ ہمارے پاس ضرور آؤ" ——— نواب ارشاد حسین نے کہا۔

" جی شکریہ۔ ضرور حاضر ہوں گا۔ مس عرشیہ پہلے ہی مجھے دعوت دے چکی ہیں۔ اور میں ان کی دعوت قبول کر چکا ہوں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور عرشیہ مسکرانے لگی۔ اس کی آنکھوں میں ستارے رقصاں تھے۔

" اوہ۔ بہت خوب۔ ہم تمہارے منتظر رہیں گے" ——— نواب صاحب نے کہا۔

" اب مجھے اجازت دیجیئے" ——— عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر نواب صاحب سے مصافحہ اور بیگم کو آداب کرنے کے بعد اس نے عرشیہ کو سر ملا کر سلام کیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل سے باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی خوب صورت کار تیزی سے دانش منزل کی طرف اڑی جا رہی تھی۔ اس کے چہرے پہ سنجیدگی پہلے سے کہیں زیادہ ابھر آئی تھی۔ اُسے دیکھ کر کوئی مرجانے کی حد تک یقین نہ کر سکتا تھا۔ کہ یہ وہی کھلنڈرا اور شوخ عمران ہے جو ہر محفل کا روح رواں ہوتا ہے۔

وسیع و عریض اور شاندار انداز میں سجے ہوئے دفتر نما کمرے میں اونچی نشست کی ریوالونگ کرسی پہ ایک بھاری چہرے مگر مخروطی ٹھوڑی والے بھاری تن و توش کا ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ وہ آدھے سر سے گنجا تھا۔ جب کہ باقی آدھے سر پہ برف کی طرح سفید بال موجود تھے۔ اس کی بھنویں۔ پلکیں اور مونچھیں بھی برف کی طرح سفید تھیں۔ لیکن اس کا چہرہ دیکھ کر یہی اندازہ ہوتا تھا۔ کہ وہ ادھیڑ عمر آدمی ہے۔ آنکھوں میں سختی اور درشتی کے آثار نمایاں تھے۔ یہ کرسٹائن تھا۔ ولیسٹرن کارمن کی سیکورٹی ایجنسی روٹ کا چیف تھا۔ اس کے سفید بالوں کی وجہ سے اُسے وائٹ کرسٹائن کہا جاتا تھا۔ وہ ولیسٹرن کارمن کا سب سے طاقتور اور با اثر شخص تھا۔ بظاہر تو ولیسٹرن کارمن میں عوام کی منتخب حکومت تھی لیکن اصل طاقت کا مالک

وائٹ کرسٹائن ہی تھا۔ سیکورٹی ایجنسی روٹ کا اس نے پورے ویسٹرن کارمن میں جال سا پھیلا رکھا تھا۔ اور مخالفوں سے نمٹنے کے لئے اس نے کئی ایسے خفیہ مراکز قائم کر رکھے تھے۔ جہاں لے جائے جانے والے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غائب ہو جاتے تھے۔ وہ حد درجہ عیار۔ مکار۔ ظالم اور انتہائی سنگدل آدمی تھا۔ اس کا جاسوسی نظام اس قدر سخت اور فعال تھا کہ عام طور پر یہی کہا جاتا تھا کہ ولیسٹرن کارمن کے کسی گٹر کے اندر رینگنے والے کیڑے کے رینگنے کی آواز بھی وائٹ کرسٹائن کے کانوں تک پہنچ جاتی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ ولیسٹرن کارمن کا ہر شخص وائٹ کرسٹائن سے خوف زدہ رہتا تھا۔ وائٹ کرسٹائن عام طور پر کسی کے معاملات میں کوئی مداخلت نہ کرتا تھا۔ لیکن جہاں اسے اپنے خلاف ہونے والی کسی سازش کا علم ہو جاتا یا اُسے معلوم ہوتا کہ اس کے کسی حکم کی خلاف ورزی کی گئی ہے تو وہ بھوکے عقاب کی طرح اس پہ جھپٹ پڑتا۔ اور پھر آناً فاناً وہ آدمی گروہ یا تنظیم موت کے گھاٹ اتار دیئے جاتے۔ سرکاری طور پہ وہ صدر مملکت کے تحت تھا۔ لیکن صدر بھی جانتے تھے کہ وائٹ کرسٹائن کس قدر طاقتور ہے۔ اس لئے وہ بھی اس کی کسی کارروائی پہ کوئی لفظ منہ سے نہ نکالتے تھے۔ وائٹ کرسٹائن نے سیکورٹی ایجنسی روٹ کو دو واضح حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ ایک کا نام بلیک روٹ تھا اور دوسرے حصے کا نام ریڈ روٹ۔ ریڈ روٹ سرخ رنگ کی مخصوص یونیفارم میں ملبوس

رہتے ۔ ان کے پاس موجود گاڑیوں کا رنگ بھی گہرا سرخ ہوتا تھا۔ اور اس پر روٹ کا مخصوص نشان موجود ہوتا تھا یہ مخصوص نشان ایک بہت بڑے اور خوفناک اژدھا کے منہ میں پھنسی ہوئی ایک بے بس سی خون آلود چڑیا کا تھا۔ ریڈ روٹ کے پاس جدید ترین اسلحہ ہوتا تھا۔ اور لامحدود اختیارات بھی۔ یہی وجہ تھی کہ ریڈ روٹ کے سپاہی جنہیں عام طور پر روٹڑ کہا جاتا تھا۔ پورے ویسٹرن کارمن میں دندناتے پھرتے رہتے تھے۔ اور لوگ شاید موت سے اس قدر نہ ڈرتے ہوں گے جس قدر روٹڑ سے ڈرتے تھے۔ ان کا ہر حکم بلا چوں وچرا مانا جاتا تھا۔ لیکن حیرت انگیز بات یہ تھی کہ روٹڑ جرائم پیشہ افراد کے معاملات میں نہ دخل دیتے تھے اور نہ ان کے آڑے آتے تھے۔ ان کا کام صرف ان لوگوں کی تلاش ہوتا تھا۔ جو ملک یا روٹ کے خلاف کام کرتے تھے۔ وائٹ کرسٹائن میں ہزار برائیاں سہی لیکن ایک خوبی اس میں ایسی تھی کہ جس کی وجہ سے ہر شخص اس کی کھل کر تعریف کرتا تھا۔ اور وہ خوبی تھی حب الوطنی۔ وہ ویسٹرن کارمن کے خلاف کسی قسم کی معمولی سی سازش بھی برداشت نہ کر سکتا تھا۔ اور ویسٹرن کارمن کے مفادات کے خلاف ہونے والی ہر قسم کی کارروائی کو پہلی فرصت میں جڑ سے اکھاڑ پھینکنا اپنا فرض منصبی سمجھتا تھا۔ وائٹ کرسٹائن نے ریڈ روٹ کو واضح طور پر یہ حکم دے رکھا تھا کہ کسی بھی حالت میں کسی شریف شہری مرد یا عورت کو ہرگز کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ البتہ مشکوک افراد اس لسٹ میں نہ آتے تھے۔

بہرحال ریڈ روٹ ایک لحاظ سے ویسٹرن کارمن کے سیاہ وسفید کی مالک بنی ہوئی تھی ـــــ اس لحاظ سے وائٹ کرسٹائن پورے ملک کے لئے ڈکٹیٹر کا درجہ رکھتا تھا۔

میز پر مختلف رنگوں کے کئی فون رکھے ہوئے تھے۔ اچانک ایک سرخ رنگ کے فون سے مترنم گھنٹی کی آواز سنائی دی۔ وائٹ کرسٹائن نے چونک کر اس فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ـــــ چیف سپیکنگ" ـــــ وائٹ کرسٹائن کا لہجہ غراہٹ آمیز تھا۔

"کم بول رہا ہوں باس۔ زیرو سیکشن نے اطلاع دی ہے کہ ٹاپ پرائز دینے والی کمیٹی کا چیئرمین **لارڈ رابنسن** سائنس میں ٹاپ پرائز کا فیصلہ گریٹ لینڈ کے مسلمان سائنسدان ڈاکٹر زبیری کے حق میں کرنا چاہتا ہے۔ اس طرح اکثریت کی بنا پر فیصلہ ڈاکٹر زبیری کے حق میں ہو جائے گا" ـــــ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اسے یہ بتا دیا گیا تھا کہ میں اس بار سائنس میں ٹاپ پرائز ویسٹرن کارمن کے ڈاکٹر کراہم کے لئے چاہتا ہوں" ـــــ وائٹ کرسٹائن نے غراتے ہوئے جواب دیا۔

"یس باس" ـــــ کم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ پھر اس نے اس کے برخلاف بات کرنے کی جرات کیسے کی ہے" ـــــ وائٹ کرسٹائن کے لہجے میں غراہٹ

کا عنصر مزید بڑھ گیا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں باس۔ کمیٹی کے آٹھ ممبروں میں سے چار نے حکم کے مطابق گراہم کے حق میں فیصلہ دیا ہے۔ جب کہ باقی چار خفیہ ممبران کا فیصلہ ڈاکٹر زبیری کے حق میں آیا ہے۔ اب اگر چیئرمین کا فیصلہ بھی ڈاکٹر زبیری کے حق میں ہو گیا تو پھر قانون کے مطابق ڈاکٹر زبیری کو ہی ٹاپ پرائز ملے گا"——— کم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس سے میری بات کراؤ فون پر"——— وائٹ کرسٹائن نے سخت لہجے میں کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

چند لمحوں بعد اسی سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور اور وائٹ کرسٹائن نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"باس۔ چیئرمین لارڈ رابنسن فون پر ہیں"——— کم کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی ہلکی سی ٹک کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو——— رابنسن سپیکنگ۔ کون صاحب ہیں"——— ایک خشک آواز سنائی دی۔ آواز سے معلوم ہو رہا تھا کہ بولنے والا نوجوان ہے۔

"کرسٹائن بول رہا ہوں چیف آف روٹ"——— کرسٹائن نے اس سے بھی زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"جی فرمایئے"——— دوسری طرف سے اسی طرح خشک

لہجے میں کہا گیا۔

"لارڈ رابنسن۔ کیا آپ تک میرا پیغام نہیں پہنچا کہ اس سال سائنس میں ٹاپ پرائز میں ویسٹرن کارمن کے سائنسدان ڈاکٹر گراہم کے لئے چاہتا ہوں"——— وائٹ کرسٹائن نے خشک لہجے میں کہا۔

"پہنچا ہے۔ لیکن ٹاپ پرائز سائنس کے کسی ایسے موضوع کی اعلیٰ ترین ریسرچ پر دیا جاتا ہے جس سے پوری انسانیت کا مستقبل روشن ہو سکے۔ یہ پرائز کسی ایک آدمی کو خوش کرنے کے لئے نہیں دیا جا سکتا۔ ڈاکٹر گراہم نے انسانی ذہن پر قابل قدر ریسرچ کی ہے۔ لیکن اس سے زیادہ بہتر کام گریٹ لینڈ کے سائنسدان ڈاکٹر زبیری نے اسی موضوع پر کیا ہے۔ اور ان کی اس ریسرچ سے دکھی انسانیت کو بے پناہ فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اس لئے میں نے غیر جانبدارانہ طور پر ڈاکٹر زبیری کو اس بار سائنس کے ٹاپ پرائز کا حقدار سمجھا ہے۔ کمیٹی کے چار ممبرز نے بھی ڈاکٹر زبیری کا نام تجویز کیا ہے۔ اس لئے آئندہ میٹنگ میں ڈاکٹر زبیری کے حق میں اعلان جاری کر دیا جائے گا"——— لارڈ رابنسن نے انتہائی خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آئندہ میٹنگ کب ہو رہی ہے"——— کرسٹائن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"ایک ماہ بعد"——— دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے۔ جیسے آپ مناسب سمجھیں۔ میں نے بہرحال ایک

خواہش ظاہر کی تھی" ـــــ وائٹ کرسٹائن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔

"یس باس" ـــــ رابطہ ختم ہوتے ہی کم کی آواز سنائی دی۔

"کم۔ لارڈ رابنسن کی میں ایسی برین واشنگ چاہتا ہوں کہ آئندہ میٹنگ میں وہ میرے حکم کی تعمیل کرنے پر مجبور ہو جائے" وائٹ کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ ویسے اگر آپ حکم دیں تو اس کی جگہ ہم اپنا آدمی بھی رکھ سکتے ہیں۔ میرا مطلب ہے مستقل طور پر" ـــــ کم نے جواب دیا۔

"نہیں۔ یہ ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے۔ معمولی سا شبہ پوری دنیا کو چونکا سکتا ہے۔ اس طرح صورت حال ولیسٹرن کارمن کے خلاف بھی ہو سکتی ہے۔ صرف برین واشنگ ہی کافی ہے۔ برین واشنگ کے اقدامات کی ساتھ ساتھ مجھے اطلاع دیتے رہنا" ـــــ کرسٹائن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ مسلمان کو دے رہا ہے پرائز۔ نانسنس۔ جب میں نے کہہ دیا ہے کہ یہ ولیسٹرن کارمن کو ملنا چاہئیے تو ولیسٹرن کارمن کو ہی ملے گا یہ پرائز" ـــــ وائٹ کرسٹائن نے کہا اور دوبارہ سامنے رکھی فائل کو دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ اس کے چہرے پر موجود اطمینان بتا رہا تھا کہ اُسے پورا یقین ہے کہ اس کے حکم کی حرف بحرف تعمیل ہو گی۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک کتاب کے مطالعے میں مصروف تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے پہلے تو بُرا سا منہ بنایا پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"کیا آپ بغیر گھنٹی بجائے فون نہیں کر سکتے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ضرور کر سکتا ہوں اگر تم ایسا فون ایجاد کر ڈالو تو" ـــــ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔ اور عمران یہ آواز سنتے ہی چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"ارے ارے۔ کہیں میرے کان تو نہیں بج رہے۔ یہ آواز تو لارڈ رابنسن لاٹری والے کی لگتی ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور دوسری طرف سے بولنے والا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" میں نے ہزار بار تم سے کہا ہے کہ ٹاپ پرائز لاٹری نہیں ہے لیکن تم ہر بار لاٹری کہہ دیتے ہو۔ سنو عمران میں نے تمہیں ایک خاص مقصد کے لئے فون کیا ہے" ۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ بات کرتے کرتے یک لخت سنجیدہ ہو گیا۔

" خاص مقصد۔ اوہ کیا۔ تم اس سال کا ٹاپ پرائز مجھے تو نہیں دے رہے۔ واہ پھر تو مزہ آجائے گا۔ لمبی چوڑی دولت بھی ساتھ مل جائے گی۔ کم از کم قرض خواہوں کی لسٹ میں ایک دو ناموں کی تو کمی ہو ہی جائے گی" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ایک بار پھر لارڈ رابنسن کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" میری تو شدید خواہش ہے کہ میں ہر سال سائنس کا ٹاپ پرائز تمہیں دوں لیکن تم تو ہر بار میری بات رد کر دیتے ہو۔ بہرحال مسئلہ ٹاپ پرائز کا ہی ہے۔ اس بار سائنس میں ٹاپ پرائز کے لئے دو نام فائنل کمیٹی کے پاس پہنچے تھے۔ ایک ویسٹرن کارمن کے ڈاکٹر گراہم کا اور دوسرا گریٹ لینڈ کے مسلمان سائنسدان ڈاکٹر زبیری کا۔ اب کمیٹی کے ممبرز کی حتمی رائے سامنے آگئی ہے۔ ظاہر چار دن ممبرز نے ڈاکٹر گراہم کے حق میں فیصلہ دیا ہے۔ اور خفیہ چار دن ممبرز نے ڈاکٹر زبیری کے حق میں۔ اس طرح ٹائی کی صورت پہلی بار سامنے آئی ہے۔ میرا مطلب ہے دونوں طرف سے ووٹ برابر ہو گئے۔ اس لحاظ سے قانون کے مطابق بحیثیت چیئرمین میرا فیصلہ حتمی ہوگا۔ اور میں نے انتہائی غیر جانبداری سے فیصلہ کرتے ہوئے اپنا ووٹ ڈاکٹر زبیری کے حق میں کاسٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

اس لئے کہ ڈاکٹر زبیری نے ایک پاکیشیائی نژاد لڑکی مس عرشیہ کا ایسا کامیاب آپریشن کیا ہے جس نے انسانیت کی فلاح کے لئے انقلابی راہیں کھول دی ہیں۔ چنانچہ اس سال سائنس کا ٹاپ پرائز ڈاکٹر زبیری کے حق میں جاتا ہے۔ کمیٹی کی رسمی میٹنگ میں یہ بات ڈسکس ہوئی۔ فائنل میٹنگ آئندہ ماہ ہونے والی ہے" ۔۔۔ لارڈ رابنسن نے تفصیلی بات کرتے ہوئے کہا۔

" ویری گڈ رابنسن۔ تمہارے ٹرسٹ کی یہی بات تو مجھے پسند ہے کہ تم لوگ ٹاپ پرائز کا فیصلہ کرتے ہوئے مذہب اور رنگ و نسل کے بارے میں نہیں سوچتے۔ صرف کارکردگی کو جانچتے ہو۔ پھر تو مجھے ڈاکٹر زبیری کو یہ خوشخبری سنا دینی چاہئے۔ اور میں سمجھتا ہوں یہ اعزاز صرف ڈاکٹر زبیری کے لئے ہی نہیں ہوگا بلکہ پاکیشیا کے لئے بھی ہوگا کیونکہ بہرحال ڈاکٹر زبیری پاکیشیا کے ہی شہری ہیں" ۔۔۔ عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اب لارڈ رابنسن کو کیا بتاتا کہ جس آپریشن کی وجہ سے ڈاکٹر زبیری کو ٹاپ پرائز دیا جا رہا ہے۔ اس کی کامیابی میں اس کی کارگزاری کا بھی اہم حصہ ہے۔

" فائنل میٹنگ میں باقاعدہ اعلان سے پہلے تم میری کوئی بات کسی طرح بھی لیک آؤٹ نہیں کرو گے۔ یہ ساری باتیں آف دی ریکارڈ ہیں۔ سمجھے" ۔۔۔ لارڈ رابنسن نے سخت لہجے میں کہا۔

" ایک تو اس آف آن کے چکر نے عذاب میں ڈال رکھا ہے۔ جب بھی کوئی خوشخبری سننے کو ملتی ہے اسے فوراً ہی آف کر

دیا جاتا ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور لارڈ رابنسن کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اب اصل بات سنو۔ تم ویسٹرن کارمن کی سیکورٹی ایجنسی روٹ کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہو گے اس لئے اس کے متعلق تفصیل مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ڈاکٹر گراہم کا تعلق ویسٹرن کارمن سے ہے۔ روٹ کے چیف وائٹ کرسٹائن نے مجھے اپنے خاص آدمی کے ذریعے پیغام بھیجا کہ اس بار سائنس کا ٹاپ پرائز ڈاکٹر گراہم کو ملنا چاہیئے۔ میں یہ پیغام سن کر خاموش ہو گیا۔ کیونکہ حتمی فیصلہ میرے اکیلے کے اختیار میں نہ تھا۔ لیکن تم جانتے ہو کہ ٹاپ پرائز کے بارے میں ہمارا ٹرسٹ کس قدر غیر جانبداری سے کام کرتا ہے۔ اس لئے میں نے اس بارے میں اپنی تحقیق جاری رکھی اور پھر غیر جانبداری سے فیصلہ کرتے ہوئے میرا ذاتی ووٹ ڈاکٹر زبیری کے حق میں گیا۔ لیکن میرا صرف ایک ووٹ تھا میں اکثریت پر تو بہرحال اثر انداز نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن جب کمیٹی کا فیصلہ آیا تو میرا ووٹ سب سے قیمتی حیثیت اختیار کر گیا۔ میں فیصلہ پہلے ہی کر چکا تھا۔ اس لئے رسمی میٹنگ کے دوران میں نے اس کا عندیہ بھی دے دیا۔ اس کے بعد مجھے وائٹ کرسٹائن کا فون ملا۔ اور اس نے چھپے لفظوں میں دھمکی دی کہ اگر میں نے ڈاکٹر گراہم کے حق میں فیصلہ نہ دیا تو یہ بات میرے خلاف بھی جا سکتی ہے۔ تم جانتے ہو کہ وائٹ کرسٹائن کس قدر طاقتور آدمی ہے۔ اور ٹاپ پرائز ٹرسٹ کی وسیع و عریض جائیداد جو پوری

دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور جس کی آمدن میں سے ٹاپ پرائز دیا جاتا ہے۔ اس کا زیادہ تر حصہ ویسٹرن کارمن میں ہے۔ اور ٹاپ پرائز کے دفاتر بھی ویسٹرن کارمن میں ہی ہیں۔ میں بھی زیادہ تر وہیں رہتا ہوں۔ گو میرے پاس پوری دنیا کے بڑے بڑے ممالک کی شہریت موجود ہے۔ لیکن کاروبار کی دیکھ بھال کے لئے میں نے اپنا ہیڈ کوارٹر ویسٹرن کارمن میں ہی بنا رکھا ہے۔ اس لئے میں وائٹ کرسٹائن کی طاقت سے بھی بخوبی واقف ہوں۔ چنانچہ اس دھمکی کے بعد میں نے مناسب سمجھا کہ میں فوری طور پر روپوش ہو جاؤں۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ روٹ بہرحال مجھے تلاش کر لے گی۔ اس کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں۔ میرے خاص آدمی روٹ کے ہیڈ کوارٹر میں بھی موجود ہیں۔ اور ان میں سے ایک سے مجھے یہ اطلاع بھی مل گئی ہے۔ کہ وائٹ کرسٹائن نے میری برین واشنگ کا حکم دے دیا ہے۔ تاکہ میں اپنا ووٹ ہر صورت میں ڈاکٹر گراہم کے حق میں کاسٹ کر دوں۔ تم شاید اس برین واشنگ کو نہ سمجھ سکو گے۔ اس لئے میں اس کی تھوڑی سی وضاحت کر دوں۔ مجھ پر مسلسل قاتلانہ حملے ہو سکتے ہیں۔ میرے بیوی اور بچوں کو ہراساں کیا جا سکتا ہے۔ انہیں اغوا کیا جا سکتا ہے۔ میرے کاروبار کو تباہ کیا جا سکتا ہے۔ میرے رشتے داروں۔ عزیزوں اور دیگر متعلقہ افراد کو قتل کیا جا سکتا ہے۔ غرضیکہ ہر وہ کام ہو سکتا ہے جس سے میں وائٹ کرسٹائن کی بات ماننے پر مجبور ہو جاؤں" ——— لارڈ رابنسن نے کہا اور عمران کے

چہرے پر اس کی باتیں سن سن کر سنجیدگی کی تہیں چڑھتی گئیں۔

"اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ یہ تو انتہائی خطرناک قسم کی بلیک میلنگ ہے ۔ ٹاپ پرائز کی پوری دنیا میں شہرت بھی اس لئے ہے کہ یہ انتہائی غیر جانبدارانہ طور پر دیا جاتا ہے ۔ کیا تم اس سلسلے میں حکومت ولیسٹرن کارمن سے کوئی بات نہیں کر سکتے" ۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

"وہ سب دائٹ کرسٹائن کے سامنے بے بس ہیں ۔ دوسری بات یہ کہ ولیسٹرن کارمن کی حکومت بھی یہی چاہے گی کہ پرائز ڈاکٹر کراہم کو ہی ملے ۔ اس طرح ولیسٹرن کارمن کی عزت بڑھے گی" ۔۔۔۔ لارڈ رابنسن نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"تو پھر ایسا ہے کہ تم اعلان تک یہاں پاکیشیا میرے پاس آجاؤ ۔ یہاں دائٹ کرسٹائن کے ہاتھ نہیں پہنچ سکیں گے" عمران نے کہا ۔

"صرف میرے روپوش ہو جانے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا ۔ میرا کاروبار ۔ میری جائیداد ۔ میرے بیوی بچے ۔ میرے عزیز رشتہ دار سب اس کے رحم و کرم پر ہوں گے" ۔۔۔۔ لارڈ رابنسن نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"پھر تم چاہتے کیا ہو ۔ اگر ایسی صورت ہے تو پھر تم اس کی بات مان لو" ۔۔۔۔ عمران نے قدرے تلخ لہجے میں کہا ۔

"نہیں ۔ یہ بھی ناممکن ہے ۔ میں اپنے آباؤ اجداد سے آنے والی اس ٹاپ پرائز کی اہمیت کو ختم نہیں کر سکتا ۔ ایسی باتیں چھپ

نہیں رہ سکتیں ۔ ایک بار اگر یہ بات دنیا کی پریس کے سامنے آگئی کہ ہم نے غیر جانبدارانہ طور پر نہیں بلکہ جانبدارانہ طور پر پرائز دیا ہے تو اس پرائز کی بین الاقوامی اہمیت ہمیشہ کے لئے ختم ہو کر رہ جائے گی ۔ اور میں یہ بات کسی قیمت پر بھی برداشت نہیں کر سکتا ۔ میں نے اس معاملے پر بہت غور کرنے کے بعد تمہیں فون کیا ہے ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم دنیا بھر کے سیکرٹ ایجنٹوں اور مجرموں کے خلاف کام کرتے رہتے ہو ۔ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ آکسفورڈ میں تمہارے ساتھ رہتے ہوئے میں نے بھی کئی کیسز میں تمہارے ساتھ کام کیا تھا ۔ گو اس کے بعد کاروباری زندگی میں داخل ہو جانے کی وجہ سے میں عملی طور پر تو اس فیلڈ سے کٹ گیا ہوں ۔ لیکن ذہنی طور پر میں اس فیلڈ میں ہوں ۔ اس لئے میں نے اس بارے میں باقاعدہ ایک سیکشن قائم کر رکھا ہے جو مجھے برابر رپورٹیں بھجواتا رہتا ہے ۔ بہرحال کہنے کا مقصد یہ ہے کہ مجھے تمہارے بارے میں معلومات حاصل ہیں ۔ اور پھر تم میرے کلاس فیلو بھی ہو ۔ اور دوست بھی ۔ اور مجھے تم پر مکمل اعتماد بھی ہے ۔ پھر جیسے کہ تم نے کہا ہے ۔ کہ ڈاکٹر زبیری بہرحال پاکیشیا کے شہری ہیں ۔ اس لئے تم اس معاملے میں ضرور دلچسپی لو گے" ۔۔۔۔ لارڈ رابنسن نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"ڈاکٹر زبیری کی بجائے اگر یہی بات ڈاکٹر کراہم کے حق میں جا رہی ہوتی تب بھی میں اس قسم کی بلیک میلنگ برداشت

نہیں کر سکتا۔ اور اب تو اگر غیر جانبدارانہ طور پر ڈاکٹر زبیری کے
حق میں فیصلہ جا رہا ہے تو پھر یہ انعام ڈاکٹر زبیری کا حق ہے۔
اور حقدار کو اس کا حق بہر صورت ملنا چاہیئے۔ ویسے ذاتی طور
پر بھی مجھے معلوم ہے کہ ڈاکٹر گراہم سے انسانی ذہن پر ریسرچ
میں ڈاکٹر زبیری بہت آگے ہیں۔ ان سے میری ذاتی نیازمندی
بھی ہے۔ اور انہوں نے پچھلے دنوں ایک کیس بھی مجھے ریفر کیا
تھا۔ بہرحال یہ تو بعد کی باتیں ہیں۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ میں اس
سلسلے میں کیا کر سکتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" مسئلہ صرف ایک ماہ کا ہے۔ اس سے پہلے میں پرائز کا
اعلان نہیں کر سکتا۔ کیونکہ پرائز کی روایات کے مطابق اس
کے اعلان کی تاریخیں شروع سے ہی فکسڈ چلی آ رہی ہیں۔ اس
لئے بہت غور کرنے کے بعد میں نے سوچا ہے کہ اگر ایک ماہ
تک کسی بھی طرح وائٹ کرسٹائن کو اس طرح الجھا دیا جائے
کہ وہ میری طرف توجہ ہی نہ کر سکے تو مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔
اب تم بتاؤ کیا تم ایسا کر سکتے ہو۔ کسی بھی انداز میں کسی بھی طرح
ایک ماہ تک وائٹ کرسٹائن اور اس کی ایجنسی روٹ کو الجھا
سکتے ہو"۔۔۔۔ لارڈ رابنسن نے کہا۔

" پوری ایجنسی کو الجھانے کے لئے تو لمبا چوڑا کھڑاگ پھیلانا
پڑے گا۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں اس وائٹ کرسٹائن کو
ہی اس بات پر مجبور کر دوں کہ وہ اس معاملے میں مداخلت نہ
کرے"۔۔۔۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" وہ انتہائی ضدی اور غلط آدمی ہے۔ اس لئے وہ باز نہیں آ سکتا۔
دوسری بات یہ کہ اس تک کسی کا پہنچنا ہی ناممکن ہے۔ اور
تیسری اور آخری بات یہ ہے کہ جیسے ہی اسے ذرا سی خبر ملی کہ
کوئی پارٹی، یا فرد یا تنظیم اس پر اثر انداز ہونے کی کوشش کر
رہی ہے وہ مقابلے پر اتر آئے گا۔ اور ایسی صورت میں انتہائی
طاقتور روٹ بھوکے بھیڑیوں کی طرح اس فرد، گروہ یا تنظیم پر
جھپٹ پڑیں گے"۔۔۔۔ لارڈ رابنسن نے جواب دیا۔

" بہرحال تمہارا مقصد یہی ہے ناں کہ وائٹ کرسٹائن ٹاپ
پرائز کے حتمی اعلان تک تم پر کسی طرح بھی اثر انداز ہونے کی
کوشش نہ کرے۔ چاہے اس کے لئے کوئی بھی طریقہ استعمال
کیا جائے"۔۔۔۔ عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ میں یہی چاہتا ہوں۔ تاکہ ٹاپ پرائز کی غیر جانبدارانہ
حیثیت قائم رہے"۔۔۔۔ لارڈ رابنسن نے جواب دیا۔

" او کے۔ ٹھیک ہے۔ میں اس پر کام شروع کر دیتا ہوں
تم بے فکر رہو۔ وائٹ کرسٹائن ایسا نہ کر سکے گا"۔۔۔۔
عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ کسی حتمی نتیجے تک پہنچ گیا
ہو۔

" آخر مجھے بھی تو پتہ چلے کہ تم کیا کرنا چاہتے ہو"۔۔۔۔ لارڈ
رابنسن نے چونک کر پوچھا۔

" جب تم ڈاکٹر زبیری کے حق میں اعلان کر دو گے پھر بتا دوں
گا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"او۔کے۔ ٹھیک ہے۔ مجھے تم پر مکمل اعتماد ہے۔ اور سن
ولیسٹرن کارمن میں اگر تمہیں کسی امداد کی ضرورت ہو تو میں ان
کا بندوبست بھی کر سکتا ہوں اور اگر چاہو تو تمہارے اس
سارے مشن کے اخراجات بھی ٹاپ پرائز ٹرسٹ ادا کر سکتا
ہے"۔۔۔ لارڈ ڈرابنسن نے کہا۔
"شکریہ۔ بل بھجوا دوں گا۔ لیکن ساتھ ہی میرے ذاتی
قرضے کی تفصیل بھی شامل ہو گی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔ اور لارڈ ڈرابنسن قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔
"ضرور ضرور۔ مجھے خوشی ہو گی"۔۔۔ لارڈ ڈرابنسن نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے گڈ بائی کہہ کر رابطہ ختم کر دیا
عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔
اور صوفے کی پشت سے سر لگا کر اس نے آنکھیں بند کر لیں
وہ شاید اس معاملے کو نمٹانے کے لئے کوئی حتمی طریقہ کار سوچ
رہا تھا۔ کافی دیر تک سوچنے کے بعد اس نے آنکھیں کھولیں
کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے
لگا۔
"ایورگرین کلب"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی
آواز سنائی دی۔
"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ مسٹر ایورگرین سے
بات کرنی ہے"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"سوری سر۔ مسٹر ایورگرین نام کا کوئی آدمی یہاں نہیں

ہے۔ یہ تو کلب کا نام ایورگرین ہے"۔۔۔ دوسری طرف
سے جواب دیا گیا۔
"تو پھر نان ایورگرین ہو گا۔ اس سے بات کرا دو"۔۔۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"نان ایورگرین۔ وہ کون ہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے چونک
کر پوچھا گیا۔
"چلو گرین نہ سہی ریڈ سہی۔ ریڈ گرین سہی۔ کسی نہ کسی سے
تو بات کرا ہی دو"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"او۔کے۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔ دوسری طرف سے خلاف
توقع کہا گیا۔ پھر کافی دیر تک رسیور پر خاموشی طاری رہی۔
اس کے بعد ایک اور آواز سنائی دی۔
"ریڈ گرین بول رہا ہوں عمران صاحب۔ بڑے عرصے بعد
یاد آئی ہے میری۔ خیریت"۔۔۔ دوسری طرف سے ایسی
آواز میں کہا گیا جیسے بولنے والا بات کرنے کے ساتھ ساتھ
مسکرا بھی رہا ہو۔
"تمہارے کوڈ ہی اتنے مشکل ہیں کہ مجھے یاد ہی نہیں رہتے
سیدھا سادھا اور سپاٹ سا نام تھا تھرڈ مین۔ وہ تم نے چھوڑ
دیا۔ اور اب گرین اور ریڈ کے چکر میں پڑ گئے"۔۔۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"مجبوراً ایسا کرنا پڑا ہے۔ بلیک تھنڈر کی ہٹ لسٹ
میں میرا نام سرفہرست ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے

کہا گیا اور عمران ہنس پڑا۔

"کوئی پیش رفت بھی ہوئی ہے یا اطمینان سے بیٹھے کلب چلا رہے ہو"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کوشش میں لگا ہوا ہوں۔ لیکن نجانے ان لوگوں نے کس طرح اپنے ہیڈ کوارٹر کو خفیہ رکھا ہوا ہے۔ کہ کسی طرح اس کا پتہ ہی نہیں چل رہا۔ بہر حال میں بھی پیچھے ہٹنے والوں میں سے نہیں ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے ٹرومین نے جواب دیا۔

"بالکل بالکل ٹرومین جو ہوئے اور سچ پیچھے نہیں ہٹا کرتا"۔ عمران نے جواب دیا اور ٹرومین بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے کیسے فون کیا ہے۔ کوئی کام"۔۔۔ ٹرومین نے پوچھا۔

"سچ پر آنچ آنے کا خطرہ پیدا ہو رہا ہے میں نے سوچا کہ سچ کے اصل ٹھیکیدار سے بات کی جائے کہ کیا بھائی سچ کو بچا سکتے ہو یا نہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔۔۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات۔ آپ ذرا مجھ سے کھل کر بات کیا کیجئے۔ میں آپ کی طرح ذہین نہیں ہوں کہ ایسی پہیلیاں بوجھ سکوں"۔۔۔ ٹرومین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ویسٹرن کارمن کی سیکورٹی ایجنسی روٹ اور اس کے چیف وائٹ کرسٹائن کو جانتے ہو"۔۔۔ عمران نے اس بار سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"روٹ کو۔ ہاں بالکل اچھی طرح جانتا ہوں۔ انتہائی خطرناک۔ فعال اور با وسائل تنظیم ہے۔ البتہ وائٹ کرسٹائن کا میں نے صرف نام سن رکھا ہے۔ اس سے ملاقات کبھی نہیں ہوئی۔ لیکن بات کیا ہے"۔۔۔ ٹرومین نے کہا۔

"بین الاقوامی اعزاز ٹاپ پرائز کے بارے میں جانتے ہو کچھ"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آپ مجھے کہیں نوکری تو نہیں دلوا رہے ہے کہ انٹرویو شروع کر دیا ہے۔ اخبارات میں اس کے بارے میں پڑھتا رہتا ہوں کہ مختلف موضوعات پر انتہائی اعلیٰ ترین کام پر یہ اعزاز دیا جاتا ہے۔ اور پوری دنیا میں اس اعزاز کی بے پناہ عزت ہے"۔۔۔ ٹرومین نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"تو اس بار سائنس پر ٹاپ پرائز گریٹ لینڈ کے ایک سائنسدان ڈاکٹر زبیری کو دیا جا رہا ہے۔ اس کے مقابلے میں ویسٹرن کارمن کے ڈاکٹر گراہم کی نامزدگی ہوئی تھی۔ لیکن فیصلہ کرنے والی کمیٹی کے آٹھ ارکان میں سے چار نے ڈاکٹر گراہم کے حق میں ووٹ دیا ہے۔ جب کہ باقی چار نے ڈاکٹر زبیری کے حق میں۔ ٹائی ووٹ ٹاپ پرائز ٹرسٹ کے چیئرمین لارڈ رابنسن کا ہے۔ اس نے بھی ڈاکٹر زبیری کے حق میں ووٹ کا رسمًا اعلان کیا ہے۔ مگر روٹ کے چیف وائٹ کرسٹائن کو یہ بات پسند نہیں ہے۔ چنانچہ اس نے ڈاکٹر گراہم کے حق میں فیصلہ دینے کے لئے لارڈ رابنسن کو

مجبور کرنے کی کوشش کی ۔ لیکن لارڈ رابنسن بھی تمہاری طرح
کا ٹروین ہے ۔ سیدھا ۔ سچا اور کھرا آدمی ۔ اس نے
سفارش ماننے سے انکار کر دیا ۔ اس پر وہ وائٹ کرسٹائن
صاحب ناراض ہو گئے ۔ اور انہوں نے روٹ کو حکم دے
دیا کہ لارڈ رابنسن کی برین واشنگ کی جائے ۔ چنانچہ اب
لارڈ رابنسن صاحب تو روپوش ہیں لیکن کب تک ۔ فیصلہ
ہونے میں ابھی ایک ماہ باقی ہے ۔ اسی ایک ماہ میں یہ روٹ
اس کا کاروبار بھی تباہ کر سکتی ہے ۔ بیوی بچوں کو بھی یرغمال
بنا سکتی ہے ۔ اس طرح کے دوسرے کام بھی کر سکتی ہے ۔
چنانچہ لارڈ رابنسن نے مجھے فون کر کے ذاتی طور پر امداد کی
درخواست کی ہے ۔ وہ آکسفورڈ میں میرا کلاس فیلو بھی
رہا ہے ۔ اور ویسے بھی اس سے دوستی قائم ہے ۔ اب مسئلہ
یہ ہے کہ یہ کام سرکاری تو نہیں ہے ۔ اس لئے پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے چیف صاحب نے سوائے زبانی
ہمدردی کے اور کچھ نہیں کرنا ۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ سچے
آدمی سے ہی بات کی جائے "۔۔۔۔ عمران نے کہا ۔

" اوہ عمران صاحب ۔ یہ تو واقعی انتہا درجے کی بلیک میلنگ
ہے ۔ اس کا تو لازمی طور پر سدباب کرنا چاہئے ۔ آپ مجھے
بتائیں کہ میں اس بارے میں کیا کر سکتا ہوں ۔ آپ یقین
کریں میں پوری صلاحیت سے کام کروں گا ۔ آپ نے مجھے
جو راستہ دکھا دیا ہے ۔ اس راستے پر چلتے ہوئے یہ میرا
فرض بھی بنتا ہے "۔۔۔۔ ٹروین نے بڑے جوشیلے لہجے میں کہا ۔

" میں نے تو یہی پروگرام بنایا ہے کہ ایک ماہ کے لئے اس
وائٹ کرسٹائن صاحب کو ہی اغوا کر لیا جائے اور اس سے
روٹ کو یہ احکامات دلا دیئے جائیں کہ وہ ٹاپ پرائز کے
معاملات میں مداخلت نہ کرے ۔ اس لئے تمہیں فون کیا ہے
کہ اگر تمہارے پاس ایسی معلومات ہوں جس سے فوری طور
پر اس وائٹ کرسٹائن تک پہنچا جا سکتا ہو تو مجھے بتا دو "
عمران نے کہا ۔

" عمران صاحب ۔ اس کا تو مجھے معلوم نہیں ہے ۔ البتہ
ریڈ روٹ کا ایک اہم عہدیدار رالف میرا دوست ہے ۔
اس کے ذریعے آگے بڑھا جا سکتا ہے ۔ اگر آپ کہیں تو
میں اس سے معلومات حاصل کر دوں ۔ ویسے یہ بھی بتا دوں
کہ میں اس وقت ویسٹرن کارمن کے ایک بڑے شہر سے
ہی بول رہا ہوں ۔ آپ کی کال مجھے یہاں ڈائریکٹ کر دی گئی ہے "
ٹروین نے کہا ۔

" اوہ ویری گڈ ۔ کتنا وقت لو گے معلومات حاصل کرنے
کے لئے "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" زیادہ سے زیادہ کل تک کا "۔۔۔۔ ٹروین نے جواب دیتے
ہوئے کہا ۔

" او کے ۔ مجھے فون کر لینا ۔ بہرحال میں اپنے طور پر بھی
کوشش کرتا ہوں "۔۔۔۔ عمران نے کہا ۔

"ٹھیک ہے" ـــــ دوسری طرف سے ٹرومین نے کہا۔
اور عمران نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

جولیا کے فلیٹ میں اس وقت صفدر۔ کیپٹن شکیل۔ چوہان اور خاور بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔ جولیا لنچ کے لئے شاپنگ کرنے مارکیٹ گئی ہوئی تھی۔ فارغ اوقات میں انہوں نے یہی طریقہ اختیار کیا ہوا تھا کہ وہ روزانہ کسی نہ کسی ممبر کے فلیٹ میں اکٹھے ہو جاتے اور پھر گپ شپ اور ہنسی مذاق میں گھنٹوں گزر جاتے۔ اس کے لئے کوئی خاص طریقہ کار مقرر نہ تھا۔ بس کسی بھی جگہ وہ اکٹھے ہو جاتے تھے۔ آج وہ جولیا کے فلیٹ میں موجود تھے۔ تنویر۔ خاور۔ نعمانی اور صدیقی چاروں اپنے اپنے ذاتی کاموں کی وجہ سے گزشتہ دو روز سے دارالحکومت

سے باہر گئے ہوئے تھے۔ اس لئے وہ لوگ اس محفل میں شریک نہ تھے۔

"آج کل عمران نظر نہیں آ رہا۔ فلیٹ میں فون کرو تو یہی جواب ملتا ہے کہ موجود نہیں ہے" ـــــ چوہان نے کہا۔

"وہ فارغ بیٹھنے والا آدمی نہیں ہے۔ کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی چکر میں الجھا ہوا ہو گا" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور سب نے سر ملا دیئے۔ عمران ایسا آدمی تھا کہ اس کا صرف ذکر آتے ہی ساتھیوں کے چہروں پر خود بخود مسکراہٹ آ جاتی تھی۔

"صفدر صاحب۔ یہ عمران اور جولیا کی اگر کسی طرح شادی کرا دی جائے تو میرے خیال میں یہ بہت بڑی نیکی ہو گی" ـــــ اچانک چوہان نے کہا۔ اور صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں اس کی بات سن کر چونک پڑے۔

"یہ تمہیں بیٹھے بیٹھے ان دونوں کی شادی کا خیال کیسے آ گیا" صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ویسے ہی مجھے خیال آ گیا تھا۔ کیوں۔ آخر اس میں حرج ہی کیا ہے" ـــــ چوہان نے کہا۔

"کہیں تم نے پاکیشیا کے دشمنوں سے تو ساز باز نہیں کر لی" ـــــ صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"دشمنوں سے ساز باز ـــــ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں" ـــــ چوہان کا چہرہ اچانک غصے سے سرخ پڑ گیا۔

"تمہاری تجویز ہی ایسی ہے۔ اس تجویز کا مطلب جانتے

ہو"۔۔۔۔۔ صفدر اسی طرح سنجیدہ تھا۔ کیپٹن شکیل حسب عادت خاموش بیٹھا صرف ان کی باتیں سن رہا تھا۔

"مطلب۔۔۔۔۔ اس میں کون سا مطلب وضاحت طلب ہے۔ شادی کا مطلب شادی ہی ہوتا ہے صفدر صاحب۔ میں آپ کی بے حد عزت کرتا ہوں۔ لیکن آپ نے مجھ پر دشمنوں سے ساز باز کرنے کا الزام لگا کر مجھے بے حد تکلیف پہنچائی ہے"۔۔۔۔۔ چوہان کا غصہ اُسی طرح تھا۔ اور اس بار صفدر ہنس پڑا۔

"جو تم سمجھ رہے ہو وہ بات نہیں چوہان۔ میں وضاحت کرتا ہوں۔ تمہیں معلوم ہے کہ سیکرٹ سروس کے قانون میں یہ بات شامل ہے کہ اس کا کوئی ممبر دورانِ سروس شادی نہیں کر سکتا۔ اگر وہ شادی کرلے گا تو پھر سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں رہ سکے گا۔ اب عمران تو چلو سیکرٹ سروس کا باقاعدہ ممبر نہیں ہے۔ لیکن جولیا تو ممبر ہے۔ تو تمہاری تجویز پر اگر عمل درآمد ہو جائے تو اس کا مطلب ہے کہ جولیا تو ویسے ہی سیکرٹ سروس سے علیحدہ کر دی جائے گی۔ اور عمران بھی سیکرٹ سروس کے لئے کام نہ کر سکے گا۔ اب تم خود سوچو ان دونوں کی سیکرٹ سروس سے علیحدگی سے پاکیشیا کے مفادات کو کتنا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ تو پھر ایسی تجویز سے یہی سمجھا جا سکتا ہے کہ یہ دشمنوں سے ساز باز کا نتیجہ ہی ہو سکتا ہے"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا اور چوہان بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوہ۔ تم اسے اس طرف لے گئے۔ ورنہ میں نے تو ویسے ہی

بات کہہ دی تھی۔ لیکن ایک بات ہے۔ آخر یہ کڑی شرط کیوں رکھی گئی ہے"۔۔۔۔۔ چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ازدواجی زندگی کے جھمیلے اس قدر بڑھ جاتے ہیں کہ سیکرٹ سروس جیسی کارکردگی شادی شدہ پیش نہیں کر سکتا۔ لیکن تمہیں یہ خیال آیا کیسے۔ کیا جولیا نے کوئی بات کی ہے"۔۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ بات تو نہیں کی۔ لیکن آخر جولیا کا یہاں ہمارے علاوہ اور کون ہے۔ اور ظاہر ہے جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا ہے۔ ہر آدمی کی عمر ڈھلتی ہی ہے"۔۔۔۔۔ چوہان نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہم نے بہرحال ساری عمر تو سیکرٹ سروس کا رکن نہیں رہنا اگر زندہ رہ گئے تو یقیناً ایک وقت ایسا آ جائے گا۔ جب عمر کے تقاضوں کی وجہ سے ہمیں خود ہی سیکرٹ سروس کے ایکشن گروپ سے نکال کر کسی ایسے شعبے میں بھجوا دیا جائے گا۔ جہاں ہم صرف آفس ورک کر سکیں۔ تب ہمیں اجازت ہو گی کہ ہم شادی کر سکیں۔ اس لئے بہرحال اس وقت کا انتظار تو کرنا ہی ہو گا"۔ صفدر نے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ اس موضوع پر مزید بات چیت ہوتی فلیٹ کا بیرونی دروازہ کھلا اور جولیا شاپنگ بیگز سے لدی پھندی اندر داخل ہوئی۔

"اتنی ساری چیزیں لینی تھیں تو ہمیں کہہ دیا ہوتا"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ارے نہیں صفدر۔ ایسی بھی کوئی بات نہیں۔ صرف سیڑھیاں

ہی ان چیزوں کو اٹھا کر چڑھنا پڑی ہیں۔ مارکیٹ سے تو ٹیکسی میں آئی ہوں" ـــــ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر کچن کی طرف بڑھ گئی۔ اسی لمحے میز پر موجود ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور صفدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"صفدر بول رہا ہوں" ـــــ صفدر نے کہا۔

"صفدر۔ اوہ کیا تم جولیا کے فلیٹ میں ہو" ـــــ دوسری طرف سے تنویر کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیپٹن شکیل اور چوہان بھی موجود ہیں۔ اور تمہاری آمد کے منتظر ہیں۔ مس جولیا لنچ تیار کر رہی ہیں" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری گڈ۔ میں آ رہا ہوں۔ میں نے فون بھی اس لئے کیا تھا کہ مس جولیا کی فلیٹ میں موجودگی کو کنفرم کر سکوں۔ میں اسے ایک فلم بھی دکھانا چاہتا تھا۔ چلو اچھا ہے تم لوگ بھی ساتھ ہی دیکھ لو گے" ـــــ تنویر کے لہجے میں انجانی سی مسرت تھی۔

"فلم ـــ کیسی فلم" ـــــ صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"میں آ رہا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے تنویر نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"صفدر۔ کس کا فون تھا" ـــــ کچن سے جولیا نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"تنویر کا۔ وہ آ رہا ہے۔ اور اپنے ساتھ کوئی فلم بھی لا رہا

ہے" ـــــ صفدر نے جواب دیا۔

"کیسی فلم" ـــــ جولیا نے کچن سے باہر آتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"معلوم نہیں۔ اب آئے گا تو پتہ چلے گا۔ ہو سکتا ہے اس نے کسی مجرم کا کلیو حاصل کر لیا ہو" ـــــ صفدر نے کہا۔ اور جولیا سر ہلاتے ہوئے واپس کچن میں چلی گئی۔

"تنویر کے لہجے میں فلم کا بتاتے ہوئے جو مسرت موجود تھی۔ اس سے تو مجھے کوئی اور ہی شک پڑتا ہے" ـــــ صفدر نے کیپٹن شکیل اور چوہان سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"کیسا شک" ـــــ کیپٹن شکیل اور چوہان نے چونک کر پوچھا۔

"میرا خیال ہے۔ اس نے کوئی ایسی فلم ڈھونڈھ نکالی ہے۔ جس سے ایکسٹو کی اصلیت کا پتہ چل سکتا ہو" ـــــ صفدر نے کہا اور کیپٹن شکیل اور چوہان دونوں ہی بے اختیار اپنی کرسیوں سے اچھل پڑے۔

"اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اب ایکسٹو اس قدر بھی احمق نہیں ہے کہ اپنی فلم تیار کر کے ممبروں تک پہنچا دے گا۔ یہ کوئی اور ہی مسئلہ ہو گا" ـــــ کیپٹن شکیل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور چوہان نے بھی اس کی تائید میں سر ہلا دیا۔

"بہر حال دیکھو۔ اب تنویر کے آنے پر ہی کچھ پتہ چلے گا" ـــــ صفدر نے کہا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور

تنویر اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پہ واقعی مسرت کا آبشار بہ
رہا تھا۔

"آؤ تنویر۔ ہم تو تمہارے شدت سے منتظر تھے"۔۔۔ صفد
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا کہاں ہیں"۔۔۔ تنویر نے بے چین لہجے میں
پوچھا۔

"کچن میں ہے۔ لیکن کیا بات ہے تم اس قدر پُرجوش کیوں
نظر آرہے ہو"۔۔۔ صفدر نے کہا اور تنویر ہنس پڑا۔

"انتہائی دلچسپ فلم لایا ہوں۔ خاص طور پہ مس جولیا کو دکھا
تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے کوٹ کی
سے ایک ویڈیو فلم نکال لی۔

"کیا بات ہے تنویر۔ کس فلم کی بات کر رہے ہو"۔۔۔ جو
نے کچن سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"تم دیکھو گی تو پتہ چلے گا تمہیں۔ کہاں ہے تمہارا وی سی
آر"۔۔۔ تنویر نے کہا اور پھر جولیا کے اشارے پر وہ
سے ٹیلی ویژن ٹرالی کی طرف بڑھ گیا۔ جس کے نچلے خانے میں
وی سی آر موجود تھا۔ جولیا۔ صفدر۔ کیپٹن شکیل اور چو
چاروں کے چہروں پر اب بے پناہ تجسس نظر آرہا تھا۔
ہونٹ بھینچے اب تنویر کو ہی دیکھ رہے تھے۔

"میں گیس بند کر آؤں۔ نجانے یہ فلم کتنی طویل ہو"۔۔۔ ج
نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی کچن کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں

وہ واپس آکر کرسی پہ بیٹھ گئی۔ تنویر اس دوران فلم لگا کر وی سی
آر اور ٹیلی ویژن کو آن کر چکا تھا۔ پھر وہ بھی ان کے قریب آکر بیٹھ
گیا۔ ٹیلی ویژن کی سکرین پہ پہلے تو چند لمحوں تک تو جھماکے سے
ہوتے رہے۔ پھر یکلخت اس پہ روز گارڈن کی ایک روش
کی تصویر ابھر آئی۔ روش پہ خوب صورت عورتوں اور مردوں
کا ہجوم سا چل رہا تھا۔ لیکن ان میں شناسا چہرہ کوئی نہ تھا۔

"یہ تو روز گارڈن کی فلم ہے مگر......"۔۔۔ جولیا نے
حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"بس دیکھتی جاؤ"۔۔۔ تنویر نے کہا۔ اور جولیا نے
ہونٹ بھینچ لئے۔ روز گارڈن کی مختلف روشوں کے ساتھ
ساتھ پھولوں کی کیاریوں کے کلوز اپ بھی دکھائے جا رہے تھے۔
اور فلم سے معلوم ہوتا تھا کہ فلم بنانے والا کسی قدر بلندی پہ
موجود ہے۔ اور شاید روز گارڈن کی دستاویزی فلم تیار کی
جا رہی تھی۔ فلم کچھ دیر تک چلتی رہی۔ پھر اچانک کیمرے کا
رخ پارکنگ کی طرف ہوا۔ اور دوسرے لمحے کمرے میں موجود
سب افراد بُری طرح چونک پڑے۔ کیونکہ سفید رنگ اور
انتہائی جدید ماڈل کی مرسیڈیز میں سے عمران نیچے اتر رہا تھا۔
اس کے جسم پہ انتہائی قیمتی اور جدید تراش کا تھری پیس سوٹ
تھا۔ چہرے پہ سنجیدگی تھی۔ وہ کار سے نیچے اتر کر گھوم کر کار
کی دوسری طرف آیا۔ اور پھر اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز
میں کار کی دوسری سائیڈ کا دروازہ کھول دیا۔ دوسرے لمحے

ان سب کو حیرت کا ایک اور زوردار جھٹکا لگا۔ جب عمران کے
دروازہ کھولنے پر ایک انتہائی خوب صورت مقامی لڑکی جس
کے جسم پر انتہائی سلیقے کا مشرقی لباس تھا۔ باہر آئی۔ اس
نے سر کو ذرا سا خم دیا۔ جیسے دروازہ کھولنے پر عمران کا شکریہ
ادا کر رہی ہو۔ اور پھر عمران اور وہ باتیں کرتے ہوئے روز گارڈن
کی سیر میں مصروف ہو گئے۔ لڑکی کا چہرہ مسرت سے تمتما
رہا تھا۔ جب کہ عمران کے چہرے پر وجاہت اور سنجیدگی تھی۔
وہ آپس میں باتیں بھی کر رہے تھے۔ لیکن عمران کا چہرہ اور
لڑکی کا ردعمل بتا رہا تھا کہ عمران انتہائی لگاوٹ بھری باتیں
کر رہا ہے۔ اور اس کی باتوں میں مذاق کی بجائے سنجیدگی ہے۔
کیمرہ اب مسلسل انہی پر فوکس تھا۔ وہ مختلف روشوں پر
ٹہلتے رہے۔ اس طرح انہوں نے پورے روز گارڈن کی مکمل سیر
کی۔ اور اس کے بعد انہوں نے اوپن ایئر کیفے میں گلاب کے
خوب صورت پھولوں کی کیاریوں میں موجود سرخ رنگ کی کرسیوں
پر بیٹھ کر مشروبات پئے۔ پھر وہ اٹھ کر دوبارہ پارکنگ کی طرف
آ گئے۔ عمران نے لڑکی کے لئے دروازہ کھولا اور اس کے بیٹھنے
کے بعد وہ گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر جا بیٹھا۔ اور کار آگے
بڑھتی ہوئی کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر نکل گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی
جھماکے سے فلم ختم ہو گئی۔ اور سکرین صاف ہو گئی۔ تنویر نے
اٹھ کر ٹی۔ وی اور وی۔ سی۔ آر دونوں بند کر دیئے۔ جولیا سمیت
سب افراد حیرت سے بت بنے بیٹھے تھے۔ جولیا کا چہرہ

تو ایسے لگ رہا تھا۔ جیسے وہ یا تو پتھر کی بن گئی ہو۔ یا اسے سکتہ
ہو گیا ہو۔

" تم نے فلم دیکھی مس جولیا۔ اب بتاؤ" ــــــ تنویر نے قدرے
طنزیہ لہجے میں کہا۔ اور تنویر کے بولنے پر صفدر، کیپٹن شکیل اور چوہان
تینوں بے اختیار چونک پڑے۔ لیکن جولیا اسی طرح ساکت و
صامت بیٹھی رہی۔

" یہ جعلی فلم ہے تنویر" ــــــ اچانک صفدر نے کہا اور اس
کے اس فقرے نے جولیا پر جیسے جادو کا سا اثر کیا وہ تیزی سے
اچھل پڑی۔

" یہ قطعی جعلی ہے۔ واقعی جعلی ہے۔ میں اسے تسلیم ہی نہیں
کر سکتی۔ آخر تمہارا مقصد کیا ہے۔ ہمیں اس قسم کی جعلی فلم
دکھانے میں" ــــــ جولیا نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اس کا
چہرہ غصے کی شدت سے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔ اور آنکھوں
سے شعلے سے نکل رہے تھے۔

" کیا مطلب۔ یہ جعلی کیسے ہو گئی" ــــــ تنویر نے بوکھلائے
ہوئے لہجے میں کہا۔

" اس لئے تنویر کہ اس میں جو عمران نظر آ رہا ہے۔ انتہائی
سنجیدہ۔ ایسا ہونا ہی ناممکن ہے۔ عمران اتنی دیر سنجیدہ رہ ہی
نہیں سکتا۔ یہ یقیناً کوئی گہری سازش ہے۔ عمران کے میک اپ
میں کسی آدمی کو سامنے لا کر یہ فلم تیار کی گئی ہے۔ لیکن فلم تیار کرنے
والوں کو شاید عمران کی طبیعت کا اچھی طرح علم نہ تھا" ــــــ صفدر

نے کہا۔ اور جولیا کا سُتا ہوا چہرہ صفدر کی اس وضاحت سے
بے اختیار پھول کی طرح کھل اٹھا۔ جیسے صفدر نے اس کے
دل کی بات کہہ دی ہو۔

" سنجانے کیا بات ہے کہ تم ہمیشہ عمران کی ہی فیور کرتے ہو۔
صاف بات ہے کہ عمران اس لڑکی کو پسند کرتا ہے۔ اور لڑکی
چونکہ بے حد سنجیدہ ہے۔ اس لئے عمران بھی مجبوراً سنجیدہ بنا
ہوا ہے"۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ صفدر کی
وضاحت کے بعد اس کے چہرے پر مایوسی کے آثار نمودار
ہو گئے تھے۔

" تمہیں یہ فلم کہاں سے ملی ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کاٹ کھانے
والے لہجے میں کہا۔

" یہ فلم محکمہ سیاحت والوں نے روز گارڈن کی پبلسٹی کے
لئے بنائی ہے۔ فوٹو گرافر میرا دوست ہے۔ یہ فلم بھی اس
نے بنائی ہے۔ وہ چونکہ عمران کو میرے ساتھ دیکھ چکا ہے۔
اس لئے اس نے مجھے فون کر کے اس بارے میں بتایا۔ تو میں
خود اس کے پاس پہنچ گیا۔ اور فلم دیکھنے کے بعد میں نے
ہنگامی طور پر اس کی کاپی بنوائی اور یہاں آگیا۔ ثبوت کے طور پر
تم اس کا کور دیکھ سکتے ہو۔ اس پر محکمہ سیاحت کے فوٹو ڈویژن
کی مہر موجود ہے۔ اب تم خود بتاؤ محکمہ سیاحت کو کیا ضرورت
تھی کہ وہ عمران کے میک اپ میں کسی کو روز گارڈن میں لا کر
اس کی فلم تیار کرتا۔ اور پھر تم نے خود دیکھا ہے کہ پہلے فلم

روز گارڈن پر ہی تیار ہو رہی تھی لیکن پھر اچانک عمران کی کار سامنے
آئی اور اس کے بعد میرے دوست نے جو عمران کو پہچانتا تھا۔
اس نے عمران پر ہی باقی فلم بنا ڈالی۔ اور آخری بات یہ بھی
بتا دوں کہ یہ کار رانا ہاؤس میں میں دیکھ چکا ہوں۔ اور اگر اب
بھی تمہیں یقین نہیں آتا تو تم رانا ہاؤس میں جوزف سے پوچھ
سکتے ہو۔ کار کا نمبر تو تم نے بھی فلم میں دیکھ لیا ہو گا"۔۔۔۔
تنویر نے قابل وکیلوں کی طرح باقاعدہ دلائل دیتے ہوئے کہا۔
اور اس کے دلائل میں بہرحال اتنا وزن ضرور تھا۔ کہ جولیا کا
کھلا ہوا چہرہ ایک بار پھر مدھم ہوتا گیا جب کہ صفدر نے
ہونٹ بھینچ لئے۔

" میں ابھی معلوم کرتی ہوں۔ اور اگر واقعی یہ عمران ہے تو پھر
یہ سن لو کہ میں عمران کو ہر صورت میں گولی مار دوں گی۔ میں منافقت
کسی قیمت پر برداشت نہیں کر سکتی۔ کسی قیمت پر بھی"۔۔۔۔ جولیا
نے انتہائی بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا اور سامنے پڑے ہوئے
ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع
کر دیئے۔ باقی ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ جب کہ تنویر
کے چہرے پر ایک بار پھر مسرت کے آثار نمودار ہونے لگ گئے
تھے۔

" رانا ہاؤس"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی مخصوص آواز
سنائی دی۔

" جوزف۔ میں جولیا بول رہی ہوں۔ رانا ہاؤس میں سفید رنگ

اور جدید ماڈل کی مرسیڈیز کار ہے" ___ جولیا نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"جی ہاں مس ہے" ___ دوسری طرف سے جوزف نے جواب دیا اور جولیا کا چہرہ جوزف کا جواب سن کر اور زیادہ سکڑ گیا۔

"اس کا نمبر کیا ہے" ___ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔ جواب میں جوزف نے جو نمبر بتایا وہ وہی تھا جو قلم والی کار کا تھا۔

"عمران یہ کار لے کر کب گیا تھا" ___ جولیا نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا کہ شاید عمران یہ کار نہ لے گیا ہو۔

"کئی روز پہلے کی بات ہے۔ مگر آپ کیوں پوچھ رہی ہیں" جوزف کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ایک ضروری مسئلہ درپیش ہے۔ یہ بتاؤ جب عمران کار لے کر گیا تھا تو اس نے کون سا لباس پہنا ہوا تھا اگر تمہیں یاد ہو تو" ___ جولیا نے پوچھا۔

"مجھے یاد ہے۔ کیونکہ باس نے مجھے لباس نکالنے کے لئے کہا تھا۔ اپنا لباس اتار کر انہوں نے گہرے نیلے رنگ کا سوٹ پہنا تھا۔ اور پھر کار لے کر چلے گئے تھے۔ واپسی میں وہ سوٹ رانا ہاؤس چھوڑ کر اپنے پہلے والے لباس میں واپس چلے گئے تھے" ___ جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور اس بار جولیا نے بغیر کوئی بات کئے رسیور

کریڈل پر پٹخا اور اٹھ کر دوڑتی ہوئی کچن کی طرف بڑھ گئی۔ اس کی آنکھوں میں بھر آنے والے آنسو صفدر اور اس کے ساتھیوں کی نظروں سے چھپے نہ رہ سکے تھے۔ اور اب صفدر اور دوسرے ساتھیوں کے ہونٹ بھی بھنچ گئے تھے۔ کیونکہ اب اس بات میں کوئی شک نہ رہا تھا کہ وہ اصلی عمران تھا۔ صفدر اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دیکھا کہ جولیا ایک میز پر سر رکھے بری طرح ہچکیاں لے رہی تھی۔

"مس جولیا۔ اگر یہ واقعی عمران ہی تھا تو پھر یقین کیجئے۔ اس کے پیچھے اس کا ضرور کوئی خاص مقصد ہو گا۔ وہ ایسا آدمی نہیں ہے کہ اس طرح لڑکیوں کے ساتھ باغ کی سیر کرتا پھرے۔ آپ تو اسے مجھ سے بھی زیادہ اچھی طرح جانتی ہیں" ___ صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے مت بہلاؤ صفدر۔ مجھے مت بہلاؤ۔ پلیز چلے جاؤ۔ لیکن سنو۔ میں اب واپس سوئٹزرلینڈ جا رہی ہوں۔ اب میں اس ملک میں کسی قیمت پر نہیں رہوں گی۔ یہ انسانوں کا ملک نہیں ہے۔ وحشی درندوں کا ملک ہے۔ منافقوں کا ملک ہے۔ یہاں انسانی جذبات کی کوئی قدر نہیں ہے۔ تم ایکسٹو کو کہہ دینا۔ اب مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہے۔ میں نے خواہ مخواہ اس ملک میں رہ کر اپنی زندگی برباد کی ہے" ___ جولیا نے یک لخت غصے سے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔ اور اٹھ کر تیزی سے دوڑتی ہوئی اپنے کمرے میں آئی اور پھر

دارڈروب کھول کر اس نے اس کے اندر موجود لباس اتار اتار
کر باہر پھینکنے شروع کر دیئے تھے۔

" مس جولیا۔ آپ کی اس جذباتیت سے ثابت ہوتا ہے کہ
آپ کو چیف نے خواہ مخواہ نہ صرف سیکرٹ سروس میں شامل
کیا بلکہ سیکرٹ سروس کا سیکنڈ چیف بھی بنا دیا۔ میرا
خیال ہے چیف سے زندگی میں پہلی بار غلطی ہوئی ہے" ——
اچانک کیپٹن شکیل نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" کیا —— کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا میں
اب سیکرٹ سروس کے بھی قابل نہیں رہی۔ کیا میری محنتوں
کا آخر کار مجھے یہی صلہ ملنا تھا۔ تم سب ایک جیسے ہو۔ سرد
مزاج۔ ظالم اور کٹھور" —— جولیا نے اس بار انتہائی غصیلے
لہجے میں کہا۔

" ہم سرد مزاج ہیں یا نہیں مس جولیا۔ بہرحال ہمیں ایسا ہونا
چاہیئے۔ جذباتیت ہمارے لئے موت کے برابر ہوتی ہے۔ اور
یہ بھی سن لیں کہ ہم کسی ایک آدمی کی خاطر اپنی جان ہتھیلی پہ نہیں
لئے پھرتے۔ اور نہ ہی ہم نے کسی ایک آدمی کی خاطر اپنے عزیز
رشتہ دار بلکہ دنیا کی ہر دلچسپیوں سے منہ موڑ رکھا ہے ہمارے
سامنے ایک عظیم مقصد ہے۔ اپنے ملک کی سلامتی کا عظیم
مقصد۔ ہمارے سامنے ملک کے کروڑوں معصوم اور بے گناہ
لوگوں کے تحفظ کا مقصد ہے۔ ہم ان لوگوں کے تحفظ کے لئے
اپنی زندگیوں کا موت سے سودا کئے ہوئے ہیں۔ جو جذباتی لوگ

ہیں۔ معصوم اور بے گناہ لوگ ہیں۔ اگر ہم بھی ان کی طرح جذباتی
ہو جائیں۔ اور کسی ایک آدمی کی خاطر اس عظیم مقصد کو پس
پشت ڈال دیں تو پھر مس جولیا ہمیں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں
ہے۔ آپ نے چیف کو دیکھا ہے۔ کتنے طویل عرصے سے آپ
اسے یہ کہہ رہی ہیں۔ کیا آپ کا خیال ہے۔ کہ چیف کے سینے میں
دل نہیں دھڑکتا۔ کیا وہ انسان نہیں ہے۔ کیا اس کے اندر
جذبات نہیں ہیں۔ کیا اس کا کوئی عزیز رشتہ دار نہیں ہوگا۔
کیا وہ کسی اور دنیا کی مخلوق ہے۔ نہیں وہ یقیناً ہم اور آپ
کی طرح انسان ہے۔ لیکن ملک و قوم کی سلامتی اور کروڑوں
انسانوں کی زندگیوں کے تحفظ کے لئے وہ روبوٹ بنا ہوا ہے۔
اس نے زندگی کی ہر دلچسپی سے منہ موڑ رکھا ہے۔ اور آپ سیکنڈ
چیف ہونے کے باوجود اس قدر جذباتی پن کا مظاہرہ کر رہی
ہیں جیسے آپ نے صرف عمران کی خاطر یہ عہدہ لے رکھا ہے۔
اگر عمران آپ کی نظر میں غلط ہے۔ منافق ہے یا بد کردار ہے۔
تو اس کا یہی مقصد ہے کہ آپ سیکرٹ سروس چھوڑ دیں۔
اس ملک کے کروڑوں افراد کو وحشی درندہ اور منافق کہنا
شروع کر دیں" —— کیپٹن شکیل جب بولنے پہ آیا تو
مسلسل بولتا چلا گیا۔

" آئی۔ ایم۔ سوری کیپٹن شکیل۔ تم نے واقعی میری آنکھیں
کھول دی ہیں۔ مجھے واقعی اس قدر جذباتی نہیں ہونا چاہیئے۔
آئی۔ ایم۔ رئیلی سوری" —— جولیا نے یک لخت سنجیدہ لہجے

میں کہا۔ تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔ واقعی کیپٹن شکیل جیسے
کم گو آدمی نے بر وقت بات کی تھی۔ جولیا کو سمجھانے کا اس
وقت اور کوئی طریقہ بھی نہ تھا۔

" شکریہ مس جولیا۔ ہمیں کسی آدمی کو سامنے رکھنے کی
بجائے ہمیشہ اپنا عظیم مقصد سامنے رکھنا چاہیئے۔ جب
نظروں کے سامنے عظیم مقصد موجود ہو تو آدمیوں کی حیثیت
ثانوی ہو جاتی ہے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں نے سوری کہہ دیا ہے۔ اب مجھے
عمران کی کوئی پرواہ نہیں۔ جو مرضی آئے کرتا پھرے۔ تم بیٹھو
میں تمہارے لئے کافی بنا لاتی ہوں"۔۔۔ جولیا نے کہا۔ اور
مڑ کر کچن کی طرف بڑھ گئی۔ اب اس کا چہرہ نارمل ہو گیا تھا۔

" کمال ہے۔ تم تو بہت اچھے مقرر ہو کیپٹن شکیل۔ ویسے
ایک بات ہے۔ تمہاری اپنی تقریر ہی بے حد جذباتی تھی"۔۔۔
صفدر نے کہا۔ اور کیپٹن شکیل مسکرا دیا۔

" مس جولیا کے ذہن کو جھٹکا دینے کے لئے ایسی تقریر ضروری
تھی۔ ورنہ اس بار مس جولیا واقعی ملک چھوڑ کر چلی جاتیں"۔۔۔
کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آخر تمہیں عمران سے ہی کیوں ہمدردی ہے۔ وہ جو چاہے
کرتا پھرے تم ہمیشہ اس کی حرکتوں پر پردہ ڈالنے کی ہی کوشش
کرتے رہتے ہو"۔۔۔ تنویر اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا

اچانک غصیلے لہجے میں بول پڑا۔

" کیا تم نے کیپٹن شکیل کی تقریر سے کوئی اثر نہیں لیا۔
عمران کے پیچھے لگنے سے ہم پر کیا اثر ہو سکتا ہے۔ عمران ہمارا
بندھا ہوا تو نہیں۔ ویسے بھی وہ سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں
ہے۔ آزاد آدمی ہے"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
اور تنویر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ مگر اس کا چہرہ بتا
رہا تھا کہ اُسے جولیا کے اس طرح نارمل ہو جانے پر سخت
مایوسی ہوئی ہے۔

" عمران سے تو بات کی جائے۔ وہ کیا کہتا ہے"۔۔۔
اچانک صفدر نے کہا اور ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا
کہ اُسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی اور صفدر چونک پڑا۔

" کون ہے"۔۔۔ صفدر نے اونچی آواز میں کہا۔

" اوہ کہیں مس جولیا کی جنس تو نہیں بدل گئی"۔۔۔
دروازے کے باہر سے عمران کی آواز سنائی دی اور صفدر
بے اختیار ہنس پڑا۔

" آجائیے عمران صاحب۔ دروازہ کھلا ہے"۔۔۔ صفدر
نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور عمران دروازہ کھول کر اندر آ گیا۔

" ظاہر ہے۔ جب اتنے سارے محافظ موجود ہوں تو دروازہ
بند کرنے کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔ لیکن جولیا نے
منشیات کا دھندہ تو شروع نہیں کر دیا کہ اتنے لمبے چوڑے
محافظوں کو تنخواہ ادا کرنے کے قابل ہو گئی ہے"۔۔۔ عمران

نے اندر داخل ہوتے ہوئے الوؤں کی طرح دیدے چاروں طرف
گھماتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کو فون کرنے ہی والا تھا کہ آپ آ گئے" ـــــ صفدر
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے کیا ہوا کیا ابھی ایک اور محافظ کی گنجائش موجود ہے"
عمران نے کہا اور ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہیلو عمران۔ کیسے ہو" ـــــ اُسی لمحے جولیا نے کچن سے
باہر آ کر انتہائی سرد مزاجی سے عمران سے بات کرتے ہوئے کہا

"آہ۔ کچھ نہ پوچھو مس جولیا۔ کیا حال بتاؤں......"
عمران کی زبان رواں ہونے ہی لگی تھی۔

"بس بس۔ میرے پاس فضولیات سننے کی فرصت نہیں
ہے" ـــــ جولیا نے اُس کی بات درمیان سے ہی کاٹتے ہوئے
اُسی طرح سرد لہجے میں کہا۔ کہ عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ
لئے۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔
جب کہ صفدر اور کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیئے۔ چوہان
کی تو ہنسی نکل گئی۔

"کیا ہوا اسے۔ کسی ذہنی امراض کے ماہر کو دکھانا چاہیئے
کچھ کھسکی ہوئی لگتی ہے" ـــــ عمران نے صفدر سے سرگوشیانہ
انداز میں کہا۔ لیکن ظاہر ہے لہجہ اتنا اونچا ضرور تھا کہ اس کی
آواز جولیا کے کانوں تک بخوبی پہنچ رہی تھی۔

"شٹ اپ۔ بکواس کی ضرورت نہیں ہے۔ سمجھے۔ اور سنو

آئندہ مجھ سے بے تکلفانہ لہجے میں گفتگو کرنے کی جرأت نہ کرنا۔ اگر تم
میرے فلیٹ میں نہ آئے ہوتے تو میں تمہیں دھکے مار کر باہر نکال
دیتی۔ تم جو چاہے ہو سکتے ہو لیکن بہر حال انسان نہیں ہو" ـــــ
جولیا کا لہجہ آہستہ آہستہ بدلتا جا رہا تھا۔ باوجود ضبط کے آہستہ
آہستہ غصہ ظاہر ہوتا جا رہا تھا۔

"تنویر۔ فلم ریوائنڈ کر کے دوبارہ چلا دو۔ کم از کم عمران صاحب
بھی اس فلم کو دیکھ لیں" ـــــ صفدر نے تنویر سے کہا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس نے کیا کرنا ہے فلم دیکھ
کر یہ تو خود ہی روز گارڈن میں عیش کرتا رہا ہے" ـــــ جولیا
نے تیز لہجے میں کہا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس
لیا۔ وہ شاید اب اصل بات کی تہہ تک پہنچ گیا تھا۔

"ارے کمال ہے۔ اب میری اتنی اہمیت ہو گئی ہے کہ مجھ پر
فلمیں بننے لگی ہیں۔ واہ پھر تو جلد ہی ہالی وڈ والے بھی بلا لیں گے۔
چلو دیر سے سہی قسمت کی دیوی مہربان تو ہوئی" ـــــ عمران
نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور صفدر نے اُسے تفصیل بتا
دی کہ کس طرح روز گارڈن پر محکمہ سیاحت والے دستاویزی
فلم تیار کر رہے تھے اور فوٹو گرافر تنویر کا دوست تھا۔ اس نے
عمران اور اس لڑکی کی بھی فلم بنا ڈالی۔ اور تنویر یہ فلم یہاں لے آیا۔

"اچھا مجھے تو احساس ہی نہیں ہوا کہ ہماری فلم بن رہی ہے۔
مجھے کم از کم بتا تو دیتا وہ فوٹو گرافر میں خصوصی پوز تو بنا لیتا" ـــــ
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تمہیں ہوش ہوتا تو پتہ بھی چلتا۔ تمہیں تو اس لڑکی کے
علاوہ دنیا میں اور کچھ نظر ہی نہیں آ رہا ہو گا" ـــــ جولیا نے
کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔
" ہاں جولیا۔ واقعی تم درست کہہ رہی ہو۔ کس قدر خوب صورت
لڑکی ہے بیچاری مس عرشیہ ارشاد۔ بالکل کسی پری کی طرح خوب
اور حسین" ـــــ عمران نے ایک ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے کہا
اور جولیا کا چہرہ غصے کی شدت سے تمتما اٹھا۔
" بے چاری کا کیا مطلب عمران صاحب" ـــــ صفدر نے
جلدی سے لفظ بیچاری کو پوائنٹ آؤٹ کرتے ہوئے پوچھا۔
" اب یہ خواہ مخواہ کوئی کہانی گھڑے گا۔ اپنے آپ کو معصوم
ثابت کرنے کے لئے۔ چھوڑو جو مرضی آئے کرتا پھرے۔ بیچاری کے
ساتھ پھرے یا چاری کے ساتھ۔ ہمیں کیا" ـــــ جولیا نے سرد
لہجے میں کہا اور اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گئی۔
عمران نے بغیر کچھ کہے سامنے پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور
اٹھایا اور پھر اس کی انگلی تیزی سے نمبر ڈائل کرنے میں مصروف
ہو گئی۔
" ایکسٹو" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایکسٹو
کی مخصوص آواز سنائی دی۔
" عمران بول رہا ہوں جناب۔ میں نے اس لئے فون کیا ہے
کہ میں اب ویسٹرن کارمن نہیں جا سکوں گا۔ آپ اپنی سیکرٹ
سروس کو بھیج دیں۔ میں اب گریٹ لینڈ جاؤں گا۔ مس عرشیہ

آپریشن کامیاب تو ہو چکا ہے۔ لیکن اس معاملے میں ڈاکٹر زبیری
مزید بات چیت کرنا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر زبیری نے فون کر کے بتایا
ہے کہ اگر میں مس عرشیہ سے جا کر آپریشن کے بعد ملوں تو اس
کی حالت مزید اچھی ہو جائے گی۔ چونکہ میری اداکاری کی وجہ سے
مس عرشیہ کا آپریشن کامیاب ہوا ہے۔ اس لئے انہوں نے مجھے
خاص طور پر ملنے کے لئے بلایا ہے۔ اور آپ جانتے ہیں کہ اس
آپریشن کی کامیابی سے انسانی فلاح کے لئے انقلابی راستے کھل
گئے ہیں۔ اس لئے میرا وہاں جانا ضروری ہے۔ سیکرٹ سروس کے
کام تو ہوتے ہی رہتے ہیں۔ اور ہوتے ہی رہیں گے" ـــــ عمران نے
انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن
کر نہ صرف صفدر اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے
تاثرات ابھر آئے تھے بلکہ جولیا بھی کچن سے باہر آ گئی تھی۔ اس کے
چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات تھے۔
" ڈاکٹر زبیری کا نمبر بتاؤ۔ میں اس سے خود بات کرتا ہوں ویسے
اگر واقعی تمہارے جانے کی وجہ سے انسانیت کو کوئی فائدہ پہنچ
سکتا ہے تو میں اصرار نہیں کروں گا" ـــــ ایکسٹو نے سرد لہجے
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
" شکریہ جناب" ـــــ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔
اور ساتھ ہی ایک نمبر بھی بتا دیا۔
" تم کہاں سے فون کر رہے ہو" ـــــ دوسری طرف سے ایکسٹو
نے پوچھا۔

"جولیا کے فلیٹ سے جناب۔ یہاں صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل
اور چوہان بھی موجود ہیں"۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور پھر دوسری
طرف سے رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"میں یہاں اس لئے آیا تھا کہ اگر مس جولیا میری جگہ گریٹ
لینڈ چلی جاتی ہیں تو پھر میں ویسٹرن کارمن چلا جاؤں گا۔ جہاں ایک
اہم مشن کے بارے میں چیف کو اطلاعات ملی ہیں۔ لیکن جولیا کا ر
دیکھ کر میں نے ارادہ بدل دیا ہے۔ پہلے تو مس عرشیہ ارشاد
معصوم لڑکی کی زندگی بچانے کا مسئلہ تھا جو میری ذرا سی ادا کار
سے بچ گئی ہے۔ لیکن اب پوری انسانیت کی فلاح کا مسئلہ ہے"
عمران نے رسیور رکھ کر انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کھل کر بتائیے بات کیا ہے"۔۔۔ صفدر
نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بات کچھ زیادہ لمبی نہیں۔ لیکن مس جولیا تو کوئی بات سننا ہی
نہیں چاہتیں۔ اور شاید میں نے آپ کی محفل میں بے جا مداخلت
کر کے آپ کو ڈسٹرب کیا ہے۔ اس لئے مجھے اجازت"۔۔۔
عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور کرسی سے اٹھ
دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"بیٹھ جاؤ۔ اور مجھے بتاؤ کہ یہ مس عرشیہ ارشاد کون ہے او
اس کی زندگی کو کیا خطرہ تھا"۔۔۔ جولیا نے سخت اور تحکمانہ
میں کہا۔

"لیکن تم تو میری کوئی بات سننا ہی نہیں چاہتیں"۔۔۔ عمرا

نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"میں کہہ رہی ہوں بیٹھ جاؤ۔ اور مجھے بتاؤ"۔۔۔ جولیا نے تیز
لہجے میں کہا۔

"مس عرشیہ نواب ارشاد حسین کی اکلوتی لڑکی ہے۔ کیمبرج
نیورسٹی میں زیر تعلیم تھی۔ کہ اچانک ایک عجیب سے ذہنی مرض کا
کار ہو گئی۔ اس مرض کا مریض ویسے تو نارمل رہتا ہے۔ لیکن اسے
الف جنس سے بے پناہ نفرت ہو جاتی ہے۔ یہ نفرت اس قدر
ھ جاتی ہے کہ اگر اس کے سامنے کوئی مخالف جنس آ جائے تو
یض نہ صرف بے ہوش ہو جاتا ہے بلکہ اس کے ذہن کے قطعی
ر پر کام چھوڑ جانے کا شدید ترین خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور
آ سب یہ بات تو جانتے ہی ہو گے کہ صرف ذہن ماؤف ہونا اور
ت ہے۔ اس سے صرف آدمی پاگل ہو جاتا ہے اور ذہن کا کام چھوڑ
نا اور بات ہے اس سے آدمی مر جاتا ہے۔ بہر حال نواب ارشاد
ین جو کہ ویسے تو پاکیشیا کے شہری ہیں لیکن طویل عرصے سے
یٹ لینڈ میں رہ رہے ہیں اور ڈیڈی کے کلاس فیلو رہے ہیں
کی اکلوتی بیٹی مس عرشیہ ارشاد اس ذہنی بیماری کا شکار ہو گئی۔
ریٹ لینڈ میں ذہنی امراض کے ایک بہت بڑے ماہر ڈاکٹر
ہری بھی ہیں وہ بھی پاکیشیا کے ہی باشندے ہیں لیکن طویل عرصے
ے گریٹ لینڈ میں انسانی ذہنی خلیات پر ریسرچ میں مصروف
یں۔ وہ نواب ارشاد حسین کے دور کے رشتہ دار بھی ہیں۔ اور
یری بھی ان سے یاد اللہ ہے۔ وہ جب پاکیشیا آتے ہیں تو میں

ان سے ضرور ملتا ہوں۔ کیونکہ جس موضوع پر وہ ریسرچ کر رہے ہیں
مجھے بھی اس میں دلچسپی ہے۔ بہرحال ڈاکٹر زبیری نے مس عرشیہ
کا علاج شروع کر دیا۔ تقریباً ایک سال کے علاج کے بعد مس
عرشیہ اس قابل تو ہو گئیں کہ اب مردوں کو صرف دیکھنے سے
ان کے ذہن پر کوئی ردعمل پیدا نہ ہوتا تھا۔ لیکن صرف ایک
پیچیدگی ابھی موجود تھی کہ اگر کوئی مرد چاہے وہ ان کا والد ہی کیوں
نہ ہو۔ اگر ذرا بھی غیر سنجیدہ یا انتہائی شریفانہ انداز سے ہٹ
کر بات کرتا تو اس پر دورہ پڑ جاتا۔ اس کا علاج سوائے ایک
خاص آپریشن کے نہ ہو سکتا تھا۔ اور مس عرشیہ کا ذہن اس قدر
نازک اور کمزور ہو چکا تھا کہ اگر ایک بار بھی مزید دورہ پڑ جاتا
تو لازماً اس کی موت واقع ہو جاتی۔ لیکن ڈاکٹر زبیری آپریشن
کرنے پر تیار نہ تھے۔ کیونکہ ایسا آپریشن آج تک کبھی کامیاب
نہیں ہو سکا۔ گذشتہ دنوں ڈاکٹر زبیری پاکیشیا آئے تو اس
کیس کے سلسلہ میں بات چیت ہوئی چونکہ میڈیکل سائنس میں یہ
ایک دلچسپ اور انوکھا کیس تھا۔ اس لئے میں نے بھی اس میں
دلچسپی لی۔ اور پھر طویل بحث و مباحثہ کے بعد ڈاکٹر زبیری میرے
اس نظریے سے متفق ہو گئے کہ اگر مس عرشیہ کو کسی ایسے
سے ملایا جائے جو سنجیدہ بھی ہو اور انتہائی شریفانہ اخلاق کا مالک
بھی ہو اور مس عرشیہ اس میں دلچسپی بھی لے تو اس سے مس عرشیہ کی مخصوص ذہنی
میں اس قدر توانائی آ سکتی ہے جس سے آپریشن کی کامیابی کے امکانات پیدا
سکتے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے ایسا آدمی کیسے میسر آ سکتا تھا جو اس

مخصوص مرض کے نتائج و عواقب سے بھی واقف ہو۔ اور اس معیار
پر بھی پورا اترے۔ جس معیار پر میں نے بتایا ہے اور کوئی ایسی بات
بھی نہ کرے۔ جس سے سارا مقصد ہی تباہ ہو کر رہ جائے بلکہ ممکن ہے
کہ مس عرشیہ کو دورہ پڑ جائے اور اس کی موت واقع ہو جائے۔
اور اگر ایسا نہ ہو سکا تو ویسے بھی مس عرشیہ کی زندگی ہر وقت شدید
خطرے سے دوچار رہتی تھی۔ کسی لمحے کسی مرد کی کوئی بھی بات سن کر
اُسے دورہ پڑ سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے اس تجربے کے لئے اپنی خدمات
پیش کر دیں۔ تاکہ اگر واقعی یہ تجربہ کامیاب ہو جاتا ہے تو اس سے
انسانیت کی فلاح کے لئے انقلابی راہیں کھل جائیں گی۔ اور نہ صرف
مس عرشیہ بلکہ آئندہ کروڑوں افراد کی زندگیاں بچائی جا سکیں
گی۔ چنانچہ ڈاکٹر زبیری نے واپس جا کر نواب ارشاد حسین کو
ساری بات سمجھائی اور نواب ارشاد حسین اپنی بیگم اور بیٹی کو لے
کر یہاں پہنچ گئے۔ چونکہ معاملہ جوان لڑکی کی بیماری کا تھا۔ اس لئے
وہ ڈیڈی کی کوٹھی میں رہنے کی بجائے ہوٹل شیرٹن میں ٹھہرے۔
ڈاکٹر زبیری نے میرا فون نمبر دے دیا تھا۔ مجھے اطلاع ملی تو میں تیار
ہو کر ہوٹل پہنچ گیا۔ مس عرشیہ سے بات چیت کی۔ مس عرشیہ
کے چہرے پر آنے والے تاثرات سے مجھے اندازہ ہو گیا کہ میرا
نظریہ درست ثابت ہو رہا ہے۔ چنانچہ میں اُسے اپنے ساتھ کار
میں بٹھا کر روز گارڈن لے گیا۔ وہاں کافی وقت گزار کر میں نے اُسے
واپس ہوٹل چھوڑا۔ اس دوران میں نے مس عرشیہ کی باتوں سے
محسوس کر لیا کہ میرا تجربہ خاصا کامیاب رہا ہے۔ چنانچہ میں نے

نواب ارشاد حسین کو واپسی کا سگنل دے دیا۔ اور وہ مس عرشیہ کو لے کر واپس گریٹ لینڈ چلے گئے۔ وہاں ڈاکٹر زبیری نے چیک کیا تو میرا نظریہ درست ثابت ہوا۔ مس عرشیہ کے ذہن کے مخصوص ٹیسٹوں سے ثابت ہو گیا ہے کہ اس کے مخصوص ذہنی خلیات میں اس قدر توانائی آ گئی ہے۔ کہ آپریشن کی کامیابی کے چانس نظر آنے لگ گئے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر زبیری نے میڈیکل تاریخ کا یہ انوکھا آپریشن کیا جو کامیاب ثابت ہوا۔ اس سے کروڑوں انسانوں کو فائدہ پہنچنے کے راستے کھل گئے۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ اس آپریشن کی کامیابی اس قدر اہم بات ہے کہ اس پر ڈاکٹر زبیری کو دنیا کا سب سے بڑا انعام ٹاپ پرائز دیا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر زبیری نے کہا تھا کہ آپریشن کی کامیابی کے بعد میں ایک بار آ کر مس عرشیہ سے مل لوں۔ اس سے مزید فائدہ ہو گا۔ لیکن ادھر تمہارے چیف نے بتایا ہے کہ اس ٹاپ پرائز کے سلسلے میں کوئی مشن ویسٹرن کارمن میں درپیش ہے۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ اگر اس مشن کی وجہ سے میں خود گریٹ لینڈ نہ جا سکا تو مس جولیا کو درخواست کر دوں گا کہ وہ میری بجائے مس عرشیہ کے پاس چلی جائیں۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ مس جولیا سے مل کر اور باتیں کر کے یقیناً مس عرشیہ اس نتیجے پر پہنچے گی۔ کہ مرد نفرت کے قابل نہیں ہوتے۔ لیکن یہاں مس جولیا کا رویہ مس عرشیہ سے بھی زیادہ مرد آزار نظر آ رہا ہے اس لئے مجھے ایکسٹو سے بات کرنی پڑی"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور جولیا کے

چہرے پر گہری ندامت کے آثار نمودار ہو گئے۔

"آئی ایم سوری عمران۔ میں دراصل کچھ اور سمجھی تھی۔ تم نے ایک بیمار لڑکی کی زندگی بچانے کے لئے جو کچھ کیا ہے۔ اس سے تمہاری قدر میرے دل میں اور زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اگر ایکسٹو اجازت دے تو میں ضرور مس عرشیہ کے پاس جاؤں گی"۔۔۔۔ جولیا نے جذبات سے بھیگے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ جولیا نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ایکسٹو۔ کیا عمران موجود ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایکسٹو نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"یس باس"۔۔۔۔ جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"عمران بول رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سنو میں نے ڈاکٹر زبیری سے بات کر لی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمہارا فوری گریٹ لینڈ آنا ضروری نہیں ہے"۔۔۔۔ ایکسٹو نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اگر ایسی بات ہے جناب تو ٹھیک ہے۔ ویسے اگر آپ مس جولیا کو بھیج دیں تو مس عرشیہ واقعی ان سے مل کر بے حد خوش ہوں گی۔ کیونکہ مس جولیا کے آپ کے بارے میں جو جذبات ہیں کم از کم

وہ ان جذبات کا اظہار مس عرشیہ کے سامنے تو ضرور کریں گی۔ اس سے بھی بڑا فائدہ ہوگا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فضول باتیں مت کیا کرو"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا۔

"تم نے چیف سے یہ بات کیوں کی ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ اگر اس طرح غصہ دکھانا ہے تو پھر مت جاؤ۔ خواہ مخواہ اچھا بھلا کامیاب آپریشن بھی ناکام ہو جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

"یہ ٹاپ پرائز کے بارے میں کیا مشن ہے عمران صاحب"۔۔۔۔ صفدر نے موضوع بدلنے کی غرض سے پوچھا۔

"تفصیل کا تو مجھے علم نہیں ہے۔ صرف اتنا پتہ چلا ہے کہ اس آپریشن کے نتیجے میں ڈاکٹر زبیری کو ٹاپ پرائز دیئے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ لیکن دلیسٹرن کارمن میں اس کے خلاف کوئی سازش کی جا رہی ہے تاکہ حقدار کو حق نہ مل سکے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

"اوہ۔ میں تو بھول ہی گئی۔ لنچ تیار ہے۔ ٹھہرو میں لے آتی ہوں"۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر کہا اور اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گئی۔

"اب مجھے فلم تو دکھا دو۔ شاید ہالی ووڈ کا سکوپ بن جائے۔ اور اس سیکرٹ ایجنسی سے ہمیشہ کے لئے جان چھوٹ جائے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور صفدر مسکراتے ہوئے اٹھ کر

وی سی آر کی طرف بڑھ گیا۔ کیونکہ تنویر نے عمران کی بات سن کر اس طرح منہ دوسری طرف کر لیا تھا جیسے اب یہ فلم دوبارہ دیکھنا اس کے لئے واقعی بے مصرف ہو چکا ہو۔
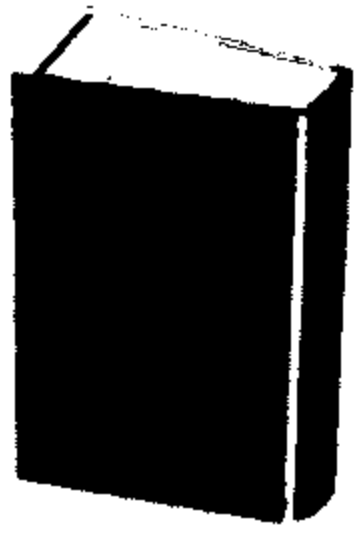
ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی وائٹ کرسٹائن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ اس کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

"کم بول رہا ہوں باس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔۔۔ کیا بات ہے"۔۔۔۔ وائٹ کرسٹائن کا لہجہ اسی طرح سخت تھا۔

"باس۔ ایک اہم رپورٹ دینی ہے۔ ٹاپ پرائز کا چیئرمین لارڈ رابنسن روپوش ہو گیا ہے۔ چنانچہ اس کی تلاش کے لئے میں

نے پورے دارالحکومت کے ٹیلی فون کالز کی چیکنگ کے احکامات
دے دیئے۔ کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ وہ اپنے کاروبار کی غرض سے
لازماً کسی نہ کسی کو فون کرے گا۔ اور اس طرح ہم اسے آسانی سے
تلاش کر لیں گے۔ پھر اس کی ایک فون کال چیک ہو گئی ہے۔ لیکن
باس اس فون کال کی تفصیلات انتہائی حیرت انگیز ہیں"۔۔۔ کم
نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو کھل کر بات کرو"۔۔۔ وائٹ کرسٹائن
نے غراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ لارڈ رابنسن نے پاکیشیا کے مشہور سیکرٹ ایجنٹ
علی عمران کو کال کیا ہے اور اسے تفصیل سے بتایا ہے کہ روٹ کے چیف
وائٹ کرسٹائن ٹاپ پرائز کے فیصلے پر اثر انداز ہونا چاہتے ہیں۔ اس
لئے وہ اس کی امداد کرے"۔۔۔ کم نے جواب دیا تو وائٹ کرسٹائن
بے اختیار چونک کر کرسی پر سیدھا ہو گیا۔

"پاکیشیا کے علی عمران کو کال کی ہے اس نے لیکن وہ اسے کیسے
جانتا ہے"۔۔۔ وائٹ کرسٹائن کے لہجے میں اب سختی کی بجائے
حیرت کی جھلکیاں موجود تھیں۔

"اس کی گفتگو کے مطابق وہ دونوں آکسفورڈ میں کلاس فیلو رہے
ہیں۔ اور لارڈ رابنسن عمران کے ساتھ وہاں آکسفورڈ میں کئی کیسز میں
شریک بھی رہا ہے۔ اور اب بھی ان کے درمیان دوستانہ تعلقات
موجود ہیں"۔۔۔ کم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے لارڈ رابنسن نے روٹ کے خلاف

ایک غیر ملکی ایجنٹ کو کام کرنے کا کہہ کر ویسٹرن کارمن سے غداری
کی ہے۔ اور اب اسے اس غداری کی سزا ملے گی۔ اور یہ سزا
صرف اس کی موت پر ختم نہیں ہو گی۔ اس کے پورے کاروبار اور
جائیدادوں کی تباہی۔ اس کے بیوی بچوں کی ہلاکت بھی اس میں
شامل ہو گی"۔۔۔ وائٹ کرسٹائن نے غصے سے پھنکارتے ہوئے
لہجے میں کہا۔

"یس باس"۔۔۔ دوسری طرف سے کم نے سہمے ہوئے لہجے
میں کہا۔

"میرے احکامات سن لو۔ فوری طور پر اس لارڈ رابنسن کو گرفتار
کر کے میرے سامنے پیش کر دو۔ میں اسے اپنے ہاتھوں سے روٹ
کے خلاف کام کرنے کی سزا دینا چاہتا ہوں۔ پھر اس کی ہلاکت کے
بعد میرے دیگر احکامات پر عمل درآمد شروع کر دینا۔ سمجھ گئے۔
دیگر احکامات کا مطلب سمجھ گئے ہو"۔ وائٹ کرسٹائن غصے کی شدت
سے حلق کے بل چیخ رہا تھا۔

"یس باس۔ اس کے کاروبار کی تباہی۔ اس کی جائیداد کی تباہی
اس کے بیوی بچوں کی ہلاکت"۔۔۔ کم کا لہجہ اور زیادہ سہما ہوا
تھا۔

"ہاں بالکل۔ اور سنو۔ ریڈ اینڈ بلیک روٹ کو ہوشیار کر دو
کہ وہ اس عمران کی ویسٹرن کارمن میں آمد سے ہوشیار رہیں۔
جیسے ہی یہ شخص ویسٹرن کارمن میں آئے اسے فوری طور پر گرفتار کر
کے میرے سامنے پیش کیا جائے۔ محکمے میں اس کی جو فائل موجود

ہے۔ اس کی کاپیاں روٹ کے تمام پوائنٹس پر بھجوا دی جائیں اور سنو۔ سب کو کہہ دینا کہ اگر یہ شخص گرفتار نہ ہوا تو میں ایک ایک رولڈر کو اپنے ہاتھوں سے گولیوں سے اڑا دوں گا"۔۔۔۔ وائٹ کرسٹائن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ کم نے جواب دیا۔

"اس لارڈ رابنسن کو آدھے گھنٹے کے اندر اندر گرفتار کر کے ایکس ہاؤس میں پہنچا دو۔ سن لیا تم نے۔ آدھے گھنٹے کے اندر اندر۔ حکم کی تعمیل میں ایک منٹ بھی تاخیر ہوئی تو میں تمہیں گولیوں سے اڑا دوں گا"۔۔۔۔ وائٹ کرسٹائن نے اسی طرح چیختے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے اس طرح رسیور کو کریڈل پر پٹخا جیسے لوہار ہتھوڑا پوری قوت سے گرم لوہے پر مارتا ہے۔

"ہونہہ۔ نانسنس۔ کرسٹائن کے خلاف غیر ملکی ایجنٹوں کو بلا رہا ہے۔ میں اسے تباہ و برباد کر کے رکھ دوں گا۔ میں اس کی بوٹیاں اڑا دوں گا۔ میں اسے کچل کر رکھ دوں گا۔ ہونہہ ٹاپ پرائم میں اس کا وہ حشر کروں گا کہ دنیا عبرت لے گی"۔۔۔۔ رسیور پٹخ دینے کے بعد وائٹ کرسٹائن نے زور زور سے میز پر مکے مارتے ہوئے چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔ وہ واقعی اس وقت انتہائی مغلوب الغضب آدمی نظر آ رہا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ اس کا غصے کی شدت سے بگڑا ہوا چہرہ نارمل ہوتا گیا۔ اور اس نے اونچی نشست کی کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔ تقریباً بیس منٹ بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرسٹائن نے

آنکھیں کھولیں اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ گو اس کا چہرہ اب نارمل ہو چکا تھا۔ لیکن آنکھوں میں سرخی اور غصے کی چنگاریاں نکلتی اب بھی دکھائی دے رہی تھیں۔

"یس"۔۔۔۔ کرسٹائن نے تند و تیز لہجے میں کہا۔

"کم بول رہا ہوں باس۔ حکم کی تعمیل ہو چکی ہے۔ لارڈ رابنسن اور اس کے ساتھ اس کی بیوی اور دو بچے بھی اغوا کر لئے گئے ہیں وہ سب ایکس ہاؤس کے بین سیل میں اپنی موت کے منتظر ہیں" کم نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہوں۔ گڈ شو۔ ٹھیک ہے۔ اس کے سامنے جب اس کی بیوی اور بچے تڑپیں گے تو اسے صحیح معنوں میں احساس ہو گا کہ کرسٹائن کے حکم کی تعمیل نہ کرنا کتنا سنگین اور ناقابل تلافی جرم ہے"۔۔۔۔ کرسٹائن نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھتا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنی بم پروف کار میں بیٹھا ولیسٹرن کارمن کی سڑکوں سے گزرتا ہوا ایکس ہاؤس کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ ایکس ہاؤس دارالحکومت کے شمال مغرب میں ایک عمارت تھی۔ جس کے نیچے تہہ خانوں میں روٹ کے ٹارچر سیل بنے ہوئے تھے۔۔۔۔ یہ تمام سیل انتہائی ہولناک تشدد کے لئے بنائے گئے تھے یہاں ایسا عملہ رکھا گیا تھا جو فطری طور پر انتہائی اذیت پسند واقع ہوا تھا۔ یہاں تشدد کے قدیم ترین آلات سے لے کر جدید ترین آلات موجود تھے۔ تمام کے تمام کمرے مکمل طور پر ساؤنڈ پروف تھے۔

اس لئے یہاں ابھرنے والی درد و اذیت میں ڈوبی ہوئی انسانی چیخیں
کمروں کی دیواروں سے سر ٹکرا ٹکرا کر ہی رہ جاتی تھیں۔ ایکس ہاؤس
کو انسانی مقتل گاہ کہا جاتا تھا۔ اور پورے ولیسٹرن کارمن میں یہ
مشہور تھا کہ ایکس ہاؤس جہنم سے بھی بدتر جگہ ہے اور جو ایک بار
ایکس ہاؤس میں داخل ہو گیا اس کی روح بھی صدیوں تک تڑپتی
رہے گی۔

وائٹ کرسٹائن کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ کار کے کلرڈ
شیشے بند تھے۔ ڈرائیور اور عقبی نشست کے درمیان بھی کلرڈ شیشہ
موجود تھا۔ ڈرائیور کو کرسٹائن کا خاص آدمی تھا لیکن اسے بھی
کرسٹائن کے حکم کے بغیر گردن گھما کر پیچھے دیکھنے کی بھی اجازت
نہ تھی۔ کار خاصی تیز رفتاری سے سڑکوں پر دوڑتی ہوئی ایک سرخ
رنگ کی عمارت کے گیٹ پر پہنچ گئی۔ ڈرائیور نے کار کو پھاٹک
کی طرف لے جاتے ہوئے کار کے ڈیش بورڈ پر موجود ایک بٹن
دبا دیا۔ دوسرے لمحے سرخ رنگ کا بڑا سا پھاٹک خود کار انداز
میں کھلتا گیا۔ اور ڈرائیور کار سیدھی اندر لے گیا۔ لیکن پھر وہ
اسے سامنے پورچ میں لے جانے کی بجائے دائیں طرف کو لے گیا
اور پھر کار کے پہنچنے سے پہلے ہی دائیں طرف زمین کا ایک حصہ
صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھ گیا۔ اندر نیچے جاتی ہوئی
ایک سڑک نظر آ رہی تھی۔ کار بغیر رکے نیچے جاتی ہوئی سڑک پر
دوڑتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ یہ ایک چوڑی سرنگ تھی جس کی چھت
پر بلب جل رہے تھے۔ اس سرنگ کا اختتام ایک بڑے سے

کمرے میں ہوا۔ جہاں جا کر کار رک گئی۔ اس کمرے میں مشین گنوں
سے مسلح اور ریڈ روٹ کی مخصوص یونیفارم میں ملبوس چار آدمی موجود
تھے۔ کرسٹائن دروازہ کھول کر جیسے ہی نیچے اترا ان چاروں نے
بالکل فوجی انداز میں اسے سیلوٹ کیا۔ کرسٹائن سر ہلاتا ہوا
آگے بڑھ گیا۔ ایک دروازہ کراس کر کے وہ تیزی سے ایک اور
راہداری میں بڑھتا گیا۔ جہاں ہر دس قدم پر مسلح آدمی موجود تھا۔
وہ سب باری باری کرسٹائن کو سیلوٹ کرتے رہے۔ لیکن
اس بار کرسٹائن نے سر کو معمولی سا خم بھی نہ دیا وہ اسی طرح اکڑا
ہوا پُرغرور انداز میں چلتا آگے بڑھتا گیا۔ راہداری کا اختتام ایک
دروازے پر ہوا۔ جو کرسٹائن کے پہنچتے ہی خود بخود کھل گیا۔ یہ
ایکس ہاؤس کے مین سیل کا دروازہ تھا۔ جس میں لارڈ رابنن
اس کی بیوی اور بچے موجود تھے۔ کرسٹائن اندر داخل ہوا تو
اس ہال نما کمرے میں موجود چار گینڈوں کی طرح پلے ہوئے
جسموں اور گنجے سروں والے افراد نے اسے سیلوٹ کیا۔
یہ مین سیل کے انچارج تھے۔ اور انہیں چار شیطانوں کے نام
سے یاد کیا جاتا تھا۔ یہ چاروں بھائی تھے اور اس قدر خبیث فطرت
تھے کہ انسانوں پر ایسا ایسا بہیمانہ اور ہولناک تشدد کرتے کہ
دوسرے شاید ایسا کرنے کا سوچ بھی نہ سکتے تھے۔ کمرے میں
ایک نوجوان آدمی ایک نوجوان لڑکی اور دو معصوم بچے جن میں ایک
دس سالہ لڑکا اور دوسری آٹھ سالہ لڑکی تھی۔ سٹریچر نما تختوں
سے بیلٹوں میں جکڑے ہوئے ستونوں کے ساتھ کھڑے ہوئے

تھے۔ اس سٹریچر نما تختوں کو ستونوں سے باندھا گیا تھا۔ ان
چاروں کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ وہ بے ہوش تھے۔
"میرے لئے کرسی یہاں رکھو اور لارڈ اور اس کی بیوی کو ہو
میں لے آؤ" ـــــ کرسٹائن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اور ایک
گنجے نے جلدی سے بھاگ کر ایک کمرے میں رکھی ہوئی بڑی شا
انداز کی کرسی اٹھائی اور لاکر کرسٹائن کے عقب میں رکھ دی
کرسٹائن بڑے پُرغرور انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔ جب کہ دو
گنجے نے ایک کونے میں موجود الماری کھولی اور اس کے ان
رکھی ہوئی ایک سرنج جو زرد رنگ کے محلول سے بھری ہوئی تھ
اٹھائی اور اس کی کیپ ہٹا کر اس نے لارڈ اور اس کی بیوی کے
بازوؤں میں انجکشن لگائے اور پھر سرنج کو واپس الماری میں
رکھ دیا۔ ہال کمرے کی ایک سائیڈ پر دیوار کے ساتھ قسم قسم
اور عجیب و غریب ڈیزائنوں کی مشینیں موجود تھیں۔ جب کہ با
دیواروں کے ساتھ انتہائی خوفناک ہنٹر۔ تلواریں۔ بھالے وغ
لٹکے ہوئے تھے۔ ایک سائیڈ پر لوہے کا ایک بڑا سا انس
قد و قامت کا ڈھانچہ کھڑا تھا۔ اس کے ساتھ ہی لوہے کی ایک
کرسی بھی رکھی ہوئی تھی۔ جس کے پائے زمین میں گڑے ہوئے تھے
کرسٹائن ہونٹ بھینچے سامنے موجود افراد کی طرف دیکھ
تھا۔ اور چند لمحوں بعد لارڈ اور اس کی بیوی کے جسموں میں ہلکی
حرکت کا احساس ہوا۔ اور پھر ان دونوں کی آنکھیں کھل گئیں۔
"گگ ـــ کک ـــ کیا مطلب۔ ہم کہاں ہیں" ـــــ ا

عورت نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ماحول کو
دیکھ کر شدید خوف کے آثار ابھر آئے تھے۔ چہرہ زرد پڑ گیا تھا
اور آنکھیں خوف سے پھیل گئی تھیں۔ جب کہ مرد کے چہرے کے
عضلات سکڑ گئے تھے اور ہونٹ بھنچ گئے تھے۔
"میرے بچے میرے بچے۔ انہیں کیا ہوا" ـــــ اچانک
عورت نے گردن گھما کر سٹریچر نما تختوں سے جکڑے ہوئے
بے ہوش بچوں کو دیکھتے ہی بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔
"ابھی تو کچھ نہیں ہوا مادام۔ لیکن ابھی سب کچھ ہو جائے گا۔
ان کے ناخن اکھیڑے جائیں گے۔ جسموں پر خنجروں سے زخم ڈال
کر ان میں نمک چھڑکا جائے گا۔ آنکھیں نکالی جائیں گی ناک
کان کاٹے جائیں گے۔ ان کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کیا جائے
گا" ـــــ کرسٹائن نے بھوکے بھیڑیئے کے سے انداز میں
دانت نکالتے ہوئے کہا۔
"کیوں۔ کیوں۔ یہ تو بچے ہیں۔ معصوم بچے ہیں۔ انہوں نے
تمہارا کیا بگاڑا ہے۔ کون ہو تم۔ رابنسن یہ کیا کہہ رہا ہے"
اس عورت نے خوف سے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔
"ہاں یہ بچے ہیں مادام۔ لیکن یہ اس شخص کے بچے ہیں جس
نے میرے حکم کی خلاف ورزی کرنے کی جرأت کی ہے اور
صرف جرأت کی ہے بلکہ اس نے ایک غیر ملکی ایجنٹ
ان کو میرے مقابلے میں دعوت دے کر غداری کی ہے یہ
سب اس کی سزا ہے۔ تمہارے شوہر کے کرتوتوں کی سزا

پہلے تمہارے بچوں کو دی جائے گی۔ پھر تمہیں اور آخر میں اس
لارڈ کو جو نجانے اپنے آپ کو کیا سمجھنے لگا ہے کہ اس نے
روٹ کے خلاف غداری کرنے کا سوچا۔ اس نے روٹ کے
چیف کرسٹائن کے خلاف غیر ملکی ایجنٹ بلائے"۔۔۔۔
کرسٹائن نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ تم دائٹ کرسٹائن ہو۔ روٹ کے چیف"۔
اس عورت نے انتہائی دہشت زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں ہوں کرسٹائن۔ روٹ کا چیف اور دلیسٹر
کارمن میں موجود ہر شخص کی زندگی کا مالک"۔۔۔۔ کرسٹائن
نے انتہائی پُرغرور لہجے میں کہا۔

"تم نے جو کچھ کہنا ہے مجھ سے کہو۔ جو ایکشن لینا ہے میرے
خلاف لو۔ میری بیوی اور بچوں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے"۔۔۔
اس نوجوان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"یہ تمہارے بچے ہیں تمہاری بیوی ہے۔ ان کے خلاف
ایکشن بھی تمہارے ہی خلاف ایکشن ہے۔ سنو میں تمہیں
آخری چانس دے رہا ہوں۔ اگر اب بھی تم وعدہ کر لو کہ
میرے پیروں میں گر کر مجھ سے معافی مانگو گے۔ میرے حکم
مطابق ڈاکٹر گراہم کو سائنس کا ٹاپ پرائز دینے کا اعلان
کرو گے تو میں اب بھی تمہیں معاف کر سکتا ہوں۔ ورنہ یاد رکھو
میرے ایک اشارے پر تمہارے بچوں اور تمہاری بیوی کا
حشر کر دیا جائے گا۔ بولو۔ آخری موقع ہے تمہارے پاس

کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔

"تم جو چاہے کر لو۔ لیکن میں ٹاپ پرائز کی غیر جانبدارانہ
حیثیت کو داغدار نہیں کر سکتا"۔۔۔۔ لارڈ رابنسن نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔

"رابی رابی۔ فار گاڈ سیک۔ اس کی بات مان لو۔ یہ انتہائی
سفاک آدمی ہے۔ یہ واقعی سب کچھ کر گزرے گا"۔۔۔۔ اس
عورت نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں روزی۔ میں اپنے بزرگوں کی طرف سے چلے آنے
والے اس بین الاقوامی ٹاپ پرائز کی حیثیت اس آدمی کی
خاطر متاثر نہیں کر سکتا۔ میں مر تو سکتا ہوں لیکن اصولوں پر
سودے بازی نہیں کر سکتا۔ اس کے بس میں جو ہو یہ کر لے"۔
لارڈ رابنسن نے اسی طرح حتمی لہجے میں کہا۔

"گڈ شو۔ تم واقعی جاندار آدمی ہو۔ ٹھیک۔ میں دیکھتا ہوں۔
تمہاری یہ ضد کب تک قائم رہتی ہے"۔۔۔۔ کرسٹائن نے
کہا اور پھر وہ پیچھے کھڑے ان چاروں گنجوں کی طرف گردن
گھما کر مخاطب ہوا۔

"راک"۔۔۔۔ کرسٹائن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ ایک گنجے دیو نے تیزی سے آگے بڑھ کر
کرسٹائن کے سامنے تقریباً رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔

"اس بچے کو ہوش میں لاؤ۔ اور پھر باری باری اس کے
ناخن اکھیڑ دو"۔۔۔۔ کرسٹائن نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس" ___ داک نے کہا اور تیزی سے ایک بار پھر
اُسی الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"رک جاؤ۔ فارگاڈ سیک۔ رک جاؤ۔ مجھے جو چاہے کہہ
لو۔ لیکن میرے بچوں کو کچھ نہ کہو" ___ روزی نے بُری طرح
چیختے ہوئے کہا۔

"خاموش ہو جاؤ روزی۔ کوئی انسان اس قدر ظالم نہیں
ہو سکتا کہ کسی معصوم بچے پر اس طرح کا تشدد کرے یہ صرف
ہمیں ڈرا رہا ہے" ___ لارڈ رابنسن نے کہا۔

"ہا۔ ہا ___ تم نے ابھی کرسٹائن کو دیکھا ہی نہیں۔ ابھی
تم خود اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ لو گے" ___ کرسٹائن
نے زہریلے لہجے میں کہا۔

گنجا داک الماری کے سامنے سے مڑا تو اس کے ہاتھ میں
ایک بڑا سا پلاس تھا۔ جب کہ دوسرے ہاتھ میں وہی سرنج
تھی جس سے اس نے پہلے لارڈ رابنسن اور اس کی بیوی کو انجکشن
لگائے تھے۔ لارڈ رابنسن ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا تھا جب کہ
اس کی بیوی کا چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا۔

"پلیز رحم کرو۔ رحم کرو۔ فارگاڈ سیک رحم کرو" ___ اچانک
روزی نے سسکتے ہوئے کہا۔ لیکن نہ ہی اس کی بات کرسٹائن
نے سنی اور نہ داک نے۔ اس گنجے داک نے آکر لڑکے کے بازو
میں انجکشن لگایا اور پھر سرنج ایک طرف رکھ کر وہ ہاتھ میں آہنی
پلاس پکڑے کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد بچے نے چیخ مارتے

ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اُسی لمحے اس گنجے داک نے جھپٹ کر
بچے کی ایک انگلی اس مخصوص انداز کے پلاس میں ڈال کر
ایک زوردار جھٹکا دیا۔ تو بچے کے حلق سے نکلنے والی دردناک
چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی روزی کے حلق سے
بھی چیخ نکلی اور اس کی گردن ڈھلک گئی۔ بچہ بندھے ہونے
کے باوجود بُری طرح تڑپ رہا تھا۔ مگر داک نے بجلی کی سی تیزی
سے دوسری انگلی پلاس میں ڈال کر زوردار جھٹکا دیا۔ اور بچے
کے حلق سے اب دردناک چیخیں تواتر کے ساتھ نکلنے لگیں۔ اس
کا چہرہ درد کی شدت سے نیلا پڑ گیا تھا۔ دوسرے لمحے اس کی
گردن ڈھلک گئی۔

"باس۔ یہ مر گیا ہے" ___ داک نے اس طرح مڑ کر کرسٹائن
سے کہا جیسے اُسے اس بچے کے اتنی جلدی مر جانے پر افسوس
ہو رہا ہو۔

"اوہ۔ بڑا بودا نکلا۔ باپ تو بڑا بہادر بنتا ہے اور بیٹا اس
قدر بودا۔ اب اس بچی کو ہوش میں لاؤ اور اس کا بھی یہی حشر
کرو" ___ کرسٹائن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا تم واقعی اس قدر ظالم ہو۔ وحشی اور درندے ہو۔ تمہیں
بچوں پر بھی رحم نہیں آتا" ___ لارڈ رابنسن نے یک لخت چیختے
ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ پسینے سے بھیگا ہوا تھا۔

"تم نے ابھی دیکھا ہی کیا ہے لارڈ رابنسن۔ ابھی تو ابتدا ہے۔
بولو۔ تیار ہو میرا حکم ماننے پر یا ......" ___ کرسٹائن نے

سرد لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ تم جس قدر چاہو ظلم کر لو۔ میں اصول کے خلاف کچھ نہیں کروں گا" ـــــ لارڈ رابنسن نے کہا اور اُسی لمحے اس کی آٹھ سالہ بچی کے حلق سے اپنے بھائی جیسی دردناک چیخ بلند ہو راک اس دوران بچی کو ہوش میں لا کر اس کی ایک انگلی کا ناخن اس خوف ناک پلاس میں ڈال کر اکھاڑ چکا تھا۔ اور بچی کی چیخ سنتے ہی لارڈ رابنسن کی گردن بھی ڈھلک گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

" ہا ـــ ہا ـــ ہا ـــ تم تو اصول پسند بنتے تھے۔ ابھی سے بے ہوش ہو گئے ہو۔ راک پہلے اس لارڈ کو ہوش میں لاؤ پھر کارروائی کرنا" ـــــ کرسٹائن نے شیطانی انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔ اور راک تیزی سے لارڈ رابنسن کی طرف مڑ گیا۔ اس نے لارڈ رابنسن کے چہرے پر زوردار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تیسرے تھپڑ پر لارڈ رابنسن ہوش میں آ گیا۔

" اب دوبارہ کارروائی شروع کرو راک" ـــــ کرسٹائن نے کہا اور راک پلاس پکڑے دوبارہ چیختی اور تڑپتی ہوئی بچی کی طرف بڑھ گیا۔

ٹرومین نے کار نیکو بار کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور پھر اُسے پارکنگ کی طرف لے گیا۔ پارکنگ میں کار روک کر وہ نیچے اترا۔ اور جیب سے اس نے سگاروں کا ڈبہ نکالا۔ ایک سگار توڑ کر اس نے منہ سے لگایا۔ اور پھر اُسے شعلہ دکھا کر وہ لمبے لمبے کش لیتا ہوا بار کی طرف بڑھنے لگا۔ بار کے مین گیٹ سے اندر ہال میں جانے کی بجائے وہ آگے بڑھ گیا اور عمارت کی سائیڈ پر پہنچ کر ایک دروازے پر رک گیا۔ دروازہ بند تھا۔ ٹرومین نے اس پر دستک دی۔ دوسرے لمحے دروازے کے درمیان ایک چھوٹی سی کھڑکی کھل گئی۔

" نیکو سے کہو۔ کہ ٹرومین آیا ہے" ـــــ ٹرومین نے سخت لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی کھڑکی بند ہو گئی۔ ٹرومین اطمینان سے کھڑا سگار کے کش لیتا رہا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا۔

"آیئے جناب۔ باس آپ کے منتظر ہیں" ـــــ دروازہ کھولنے والے نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور ٹرڈین سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

یہ ایک چھوٹی سی راہداری تھی۔ جس کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا۔ ٹرڈین نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ اب وہ ایک بڑے سے کمرے میں تھا۔

"آؤ ٹرڈین۔ خیریت ہے۔ اس طرح اچانک آمد" ـــــ کرسی پر بیٹھے ایک لمبے تڑنگے آدمی نے اٹھ کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ایک ضروری کام تھا۔ اس لئے خود آنا پڑا" ـــــ ٹرڈین نے مصافحہ کرتے ہوئے مسکرا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ضرور ضرور۔ مجھے خوشی ہے ٹرڈین کہ تمہارا بھی میرے سے کوئی کام نکلا۔ اب تک تو تم ہی ہمیشہ میرا کام کرتے چلے آئے ہو۔ پہلے بتاؤ کیا پیو گے" ـــــ اس لمبے تڑنگے آدمی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جو پلاؤ زیکو" ـــــ ٹرڈین نے کہا۔ اور صوفے پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ اس زیکو نے ایک طرف دیوار کے ساتھ لگے ہوئے ریک میں سے شراب کی ایک بوتل نکالی اور لا کر ٹرڈین کے سامنے رکھ دی۔ ٹرڈین نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا۔ اور اسے منہ سے لگا کر غٹا غٹ شراب پینے لگا۔ اس نے بوتل اس وقت منہ سے ہٹائی جب آدھی سے زیادہ بوتل کی شراب

اس کے حلق سے نیچے نہ اتر گئی۔ زیکو خاموش بیٹھا اسے شراب پیتے دیکھ رہا تھا۔

"شکریہ زیکو۔ اچھی شراب ہے" ـــــ ٹرڈین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکر ہے تمہیں پسند آگئی۔ ورنہ میں تو ڈر رہا تھا کہ کہیں تمہارے معیار پر نہ اترتی تو مجھے شرمندہ ہونا پڑے گا" ـــــ زیکو نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹرڈین بھی ہنس پڑا۔

"اچھا زیکو۔ اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ مجھے تم سے کیا کام ہے۔ میری عادت تم جانتے ہو۔ میں صاف اور سیدھی بات کر دیتا ہوں۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ تم بھی صاف اور سیدھا جواب دو گے۔ اور ہماری تمہاری بات اس کمرے سے باہر نہ جائے گی" ـــــ ٹرڈین نے سنجیدہ ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ بتاؤ کیا کام ہے" ـــــ زیکو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم ریڈ روٹ کے اہم عہدے دار ہو۔ اور شاید کسی سیکشن کے انچارج بھی ہو۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں" ـــــ ٹرڈین نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں الیون سیکشن کا انچارج ہوں" ـــــ زیکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا چیف باس وائٹ کرسٹائن کہاں ہوتا ہے" ـــــ

ٹرومین نے پوچھا تو زیکو بے اختیار اچھل پڑا۔

"چیف باس۔ اوہ۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو" —— زیکو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں نے اس سے ملنا ہے۔ ایک ایسا کام ہے۔ جس میں اس کا ہی فائدہ ہے۔ ایک اہم ترین پیغام دینا ہے اور یہ پیغام میں اسے براہِ راست ہی دے سکتا ہوں۔ فون یا کسی اور ذریعے سے نہیں" —— ٹرومین نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ تو کسی سے نہیں ملتا۔ صرف اپنے ہیڈ کوارٹر میں رہتا ہے" —— زیکو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ اس لئے تو تمہارے پاس آیا ہوں" —— ٹرومین نے جواب دیا۔

"کب ملنا چاہتے ہو اس سے" —— زیکو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"ابھی ملوا دو تو زیادہ اچھا ہے" —— ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابھی۔ اوہ نہیں ٹرومین۔ تم باس کے متعلق کچھ نہیں جانتے۔ وہ انتہائی پراسرار آدمی ہے۔ میں تو سوچ رہا ہوں کہ تمہارے مجھ پر اتنے احسانات ہیں کہ میں بتا نہیں سکتا۔ اور تم نے زندگی میں پہلی بار مجھے ایک کام بتایا ہے۔ ہیڈ کوارٹر کا انچارج کمر ہے اور وہ میرا دوست ہے۔ میں اس سے بات کرتا ہوں۔

اگر وہ مان گیا تو شاید تمہاری ملاقات ہو جائے۔ لیکن میں اسے تمہارے متعلق کیا بتاؤں۔ یہی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی" زیکو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اسے کہہ دو کہ ایکریمیا کی سپیشل ایجنسی بلیک ایگل کا چیف ملنا چاہتا ہے" —— ٹرومین نے جواب دیا۔

"اوہ شاید پھر وہ مان بھی جائے۔ ٹھہرو۔ میں کمر سے بات کرتا ہوں" —— زیکو نے کہا اور سامنے میز پر پڑا ہوا ٹیلی فون اس نے اپنی طرف کھسکایا اور پھر اس کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"کمر سپیکنگ" —— رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

"کمر۔ میں زیکو بول رہا ہوں" —— زیکو نے کہا۔

"اوہ زیکو تم۔ خیریت۔ کیسے فون کیا" —— دوسری طرف سے کمر نے چونک کر پوچھا۔

"ایک کام ہے۔ سنو۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ ایکریمیا میں میرے تعلقات خاصے گہرے ہیں۔ چنانچہ ایکریمیا کی ایک سپیشل ایجنسی بلیک ایگل کا چیف آرنلڈ بھی میرے دوستوں میں سے ہے۔ اس نے مجھے ابھی فون کیا ہے۔ وہ چیف سے ملنا چاہتا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ چیف کے ہی فائدے کی بات ہے۔ کیا تم یہ ملاقات کرا سکتے ہو۔ یہ مجھ پر تمہارا ذاتی احسان ہو گا" زیکو نے اپنی طرف سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے کرا دوں گا فون پر ملاقات۔ لیکن ابھی نہیں۔
کیونکہ باس ابھی ابھی ایکس ہاؤس گیا ہے" ——— کم نے
جواب دیا۔

" ایکس ہاؤس۔ وہ کیوں۔ باس تو وہاں خود نہیں جایا کرتا"
زیکو نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ مگر اب گیا ہے۔ اس کی انا کو یہاں کے ایک لارڈ
رابنسن نے چیلنج کر دیا تھا۔ لارڈ رابنسن وہی ٹاپ پراؤڈ والا۔
باس نے اُسے کوئی حکم دیا اس نے ماننے سے انکار کر دیا۔
اور نہ صرف انکار کر دیا بلکہ اپنی حمایت میں اس نے پاکیشیا کے
ایک سیکرٹ ایجنٹ عمران کو بھی باس کے خلاف کام کرنے
کی دعوت دے ڈالی۔ بس باس تو بپھر گیا۔ چنانچہ اس کے
حکم پر لارڈ رابنسن اس کی بیوی مونزی اور دو بچوں کو ایکس
ہاؤس پہنچا دیا گیا ہے۔ اور اب باس خود وہاں گیا ہے۔ اور تم
جانتے ہو کہ ان کا اب کیا حشر ہوگا۔ اس لئے ابھی تو باس
شدید غصے میں ہے۔ ابھی تو کوئی بات نہیں ہو سکتی" ——— کم
نے جواب دیا۔

" اوہ پھر تو یہ لارڈ رابنسن۔ اس کی بیوی اور بچے۔ سب کا
واقعی عبرتناک حشر ہوگا۔ باس تو ان کی بوٹیاں اڑا دے
گا۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ کل سہی۔ گڈ بائی" ——— زیکو نے
کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

" یہ لارڈ کی کیا بات ہو رہی تھی" ——— ٹرومین نے پوچھا۔

اور جواب میں زیکو نے پوری تفصیل بتا دی۔

" تو کیا وہ معصوم بچوں پر بھی ظلم کرے گا" ——— ٹرومین نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" وہ ہے ہی ایسا۔ انتہائی ظالم اور سفاک۔ بہرحال کم مان تو
گیا ہے۔ تم آج یہاں میرے پاس رہو۔ کل شاید تمہارا مسئلہ حل
ہو جائے" ——— زیکو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" یہ ایکس ہاؤس وہی سرخ رنگ کی عمارت ہے ناں۔ رابرٹ
روڈ پر" ——— ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

" ہاں۔ وہی ہے" ——— زیکو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" او۔ کے زیکو۔ بے حد شکریہ۔ مجھے ابھی ضروری کام ہیں۔
کل پھر آجاؤں گا" ——— ٹرومین نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ارے ابھی سے۔ بیٹھو تو سہی" ——— زیکو نے اس کے اتنی
جلدی اٹھنے پر حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" پھر آؤں گا۔ ابھی کام ہے" ——— ٹرومین نے کہا اور زیکو سے
مصافحہ کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے رابرٹ روڈ
کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔ اُسے
معلوم ہو گیا تھا کہ یہ شیطان صفت دادا کرسٹائن لازماً لارڈ
اور اس کی فیملی کو مار ڈالے گا۔ اور اگر اس نے ایسا کر دیا تو پھر
سارا مسئلہ ہی ختم ہو جائے گا۔ عمران پھر کرسٹائن کو اغوا کر کے
کیا کرے گا۔ اس لئے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ پہلے

اس لارڈ اور اس کی فیملی کو اس کرسٹان کے ہاتھوں سے بچانا ضروری ہے۔ اسے معلوم تھا کہ اس ایکس ہاؤس میں روٹ کے کافی مسلح افراد موجود ہوں گے۔ لیکن ظاہر ہے وہ ٹرومین تھا۔ ایک فیصلہ کر لینے کے بعد وہ پیچھے ہٹنا نہ جانتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار اس سرخ رنگ کی عمارت کے سامنے سے گزر رہی تھی۔ اس نے کافی آگے جا کر ایک گلی میں کار موڑ کر روک دی اور پھر نیچے اترنے سے پہلے اس نے سائیڈ سیٹ اٹھا کر اس کے نیچے موجود باکس میں سے ایک مشین گن اٹھائی اور اسے اٹھا کر اس نے بغل کے اندر کوٹ کے نیچے اس طرح کلپ کر دیا کہ پلک جھپکنے میں وہ اسے ہاتھ میں لے سکتا تھا۔ پھر کار کا دروازہ کھول کر وہ نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا پھاٹک کی طرف بڑھتا گیا۔ پھاٹک پر رک کر اس نے ہاتھ اٹھا کر کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک لمبے تڑنگے آدمی نے باہر جھانکا۔ مگر دوسرے لمحے ٹرومین نے ہاتھ سے اسے زور سے دھکا دیا۔ اور بجلی کی سی تیزی سے وہ اس کے پیچھے اندر گھس گیا۔

"کک ــــ کک ــــ کون ہو تم" ــــ اس نوجوان نے جو پشت کے بل نیچے گرا تھا۔ یک لخت دوبارہ اٹھتے ہوئے کہا جبکہ ٹرومین اطمینان سے کھڑا ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ سامنے پورچ میں دو کاریں کھڑی تھیں۔ لیکن آدمی کوئی نظر نہ آ رہا تھا۔

"کرسٹان کہاں ہے" ــــ ٹرومین نے غراتے ہوئے کہا

"چیف کا پوچھ رہے ہو۔ لیکن کون ہو تم۔ وہ یہیں سیل میں ہے" نوجوان ٹرومین کے انداز اور اس کے اطمینان سے قدرے بوکھلا سا گیا تھا۔

"کہاں ہے وہ سیل۔ مجھے وہاں لے چلو" ــــ ٹرومین نے یک لخت ہاتھ بڑھا کر اسے گردن سے پکڑا اور گھما کر اپنے سینے سے لگا لیا۔ مگر نوجوان نے جھک کر دونوں کہنیاں اس کی پسلیوں میں مارنے کی کوشش کی تو ٹرومین نے اسے زور سے آگے کی طرف دھکیل دیا۔ نوجوان جیسے کسی گیند کی طرح اڑتا ہوا آگے فرش پر اوندھے منہ جا گرا۔ دوسرے لمحے ٹھک کی آواز سنائی دی۔ اور اس نوجوان کی کھوپڑی سینکڑوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو گئی۔ ٹرومین کے ہاتھ میں اب سائیلنسر لگا مشین پسٹل نظر آ رہا تھا۔ پھر ٹرومین تیز تیز قدم اٹھاتا برآمدے کی طرف بڑھنے لگا۔ برآمدہ خالی پڑا تھا۔ مگر برآمدے کے ساتھ ہی ایک کمرے سے چند افراد کے بولنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ٹرومین اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"ارے یہ کون ہے" ــــ اچانک کھلے دروازے کے سامنے بیٹھے نظر آنے والے ایک آدمی نے چونک کر برآمدے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اور اسی لمحے ٹرومین کمرے میں داخل ہو گیا۔ وہاں کرسیوں پر چار افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ ان چاروں کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹک رہی تھیں۔ ٹرومین نے کمرے میں داخل ہوتے ہی

فائر کھول دیا۔ اور پلک جھپکنے میں تین افراد کی کھوپڑیاں اڑ گئیں۔
اور ان کے تڑپتے ہوئے جسم کرسیوں سے نیچے فرش پر جا گرے
جب کہ چوتھا جو دروازے کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ اور جو ٹرومین
کو دیکھ کر بولا تھا نے تیزی سے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن
اتارنا چاہی۔

"خبردار۔ رک جاؤ" ___ ٹرومین نے سائیلنسر لگے مشین پسٹل
کی نال اس آدمی کی کنپٹی سے لگاتے ہوئے کہا۔ اور وہ آدمی
ساکت ہو گیا۔

"کون ہو تم" ___ اس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مین سیل کہاں ہے۔ وہاں مجھے لے چلو میں نے تمہارے
چیف باس سے فوری بات کرنی ہے۔ ورنہ ٹریگر دبا دوں گا۔
بولو" ___ ٹرومین نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔ ٹھیک ہے۔ آؤ۔ میں لے چلتا ہوں تمہیں۔ لیکن
میں دروازے تک پہنچا سکتا ہوں" ___ اس آدمی نے ٹرومین
کے انتہائی سرد لہجے سے بوکھلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے چلو۔ لیکن یاد رکھنا۔ میری انگلی ٹریگر پر ہے اور
میرا نشانہ کبھی خطا نہیں ہوتا" ___ ٹرومین نے غراتے ہوئے
کہا اور اس آدمی نے سر ہلا دیا۔ ٹرومین تیزی سے پیچھے ہٹا
ہی تھا کہ وہ آدمی بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر ٹرومین پر حملہ آور ہو
گیا۔ لیکن ٹرومین اتنی آسانی سے اس کے قابو میں آنے والا کہاں
تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ اس تک پہنچتا ٹرومین نے ٹریگر دبا دیا

اور دوسرے لمحے وہ آدمی بری طرح چیختا ہوا دھماکے سے نیچے فرش
پر گرا اور تڑپنے لگا۔ ٹرومین نے فوراً ہی دوسرا فائر کر دیا۔ اور
اس بار گولی نے اس آدمی کی کھوپڑی توڑ دی۔ اور اس کے حلق
سے نکلنے والی چیخیں اور کراہیں ختم ہو گئیں۔ لیکن اسی لمحے اسے
دوڑتے اور چیختے ہوئے آدمیوں کی آوازیں سنائی
دیں۔ اور ٹرومین بجلی کی سی تیزی سے کمرے کے دروازے سے
نکلا اور ایک ایسے ستون کی اوٹ میں ہو گیا کہ عقب میں
دیوار کی وجہ سے اس پر حملہ نہ ہو سکتا تھا۔ جب کہ تینوں سائیڈوں
پر وہ آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔ ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل
جیب میں ڈالا اور بغل میں سے مشین گن کھینچ کر ہاتھ میں لے
لی۔ اسی لمحے اسے راہداری میں سے چار مشین گنوں سے مسلح
افراد برآمدے میں آ کر کمرے کی طرف بڑھتے دکھائی دیئے انہیں
چونکہ صورت حال کا صحیح علم نہ تھا۔ اس لئے وہ شاید یہی سمجھے تھے
کہ ان کے ساتھیوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا ہے۔ مشین پسٹل
پر سائیلنسر لگا ہونے کی وجہ سے فائرنگ کی آوازیں انہیں
سنائی نہ دی تھیں۔ اور صرف اپنے ساتھی کے حلق سے نکلنے
والی چیخ اور اس کے گرنے کا دھماکہ ہی ان کے کانوں تک پہنچا
تھا۔ ٹرومین بھی اس لئے جان بوجھ کر سامنے آنے والے کی
کھوپڑی میں گولی مار رہا تھا۔ تاکہ وہ چیخ ہی نہ سکیں لیکن اس
آدمی کے اچانک مڑ کر حملہ کرنے کی وجہ سے اسے مجبوراً اس کے
سینے میں گولی مارنی پڑی۔ اور یہی وجہ تھی کہ اسے چیخنے کا موقع

مل گیا تھا۔ وہ چاروں راہداری سے نکل کر جیسے ہی کمرے کے دروازے
کی طرف مڑے ٹروین نے مشین گن سیدھی کی اور ٹریگر دبا دیا۔
ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ان چاروں پر گولیوں کی
بارش سی ہو گئی۔ اور وہ برستی ہوئی گولیوں میں ایک لمحے تک
موت کا رقص کرنے کے بعد زمین پر گر کر بُری طرح تڑپنے لگے۔
ٹروین اچھل کر آگے بڑھا اور پھر دوڑتا ہوا راہداری میں پہنچ گیا
اب وہ کھل کر سامنے آ گیا تھا۔ کیونکہ ظاہر ہے مشین گن کی
فائرنگ کی آوازیں پوری عمارت میں گونج گئی ہوں گی۔ لیکن راہداری
خالی پڑی ہوئی تھی۔ اس راہداری میں موجود کمروں کے دروازے
بند تھے۔ صرف ایک بڑا سا کمرہ کھلا ہوا تھا۔ آنے والے
افراد شاید اس کمرے میں موجود تھے۔ ٹروین تیزی سے اس
کمرے میں داخل ہوا اور دوسرے لمحے دائیں طرف دیوار میں
ایک بند دروازہ دیکھ کر وہ چونک پڑا۔ دروازے کے اوپر
آپریشن سیل کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ ٹروین نے دروازے
کو دبایا لیکن وہ اندر سے بند تھا۔

"کون ہے" ـــــ اچانک دروازے کے اوپر لگے ہوئے
مائیک سے ایک آواز گونجی۔ اور ٹروین کوئی جواب دینے کی
بجائے پیچھے ہٹا اور پھر چار پانچ قدم دوڑ کر اس نے پوری
قوت سے دروازے کو کاندھے کی ٹکر ماری اور دوسرے لمحے
کڑکڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی دروازہ ٹوٹ کر دوسری
طرف جا گرا۔ ٹروین ضرب لگا کر دوڑتا ہوا اندر کی طرف بڑھا

اور دوسرے لمحے اس لمبی اور پتلی سی راہداری کے آخر میں دیوار میں
نصب ایک بڑی سی مشین کے سامنے موجود ایک مسلح آدمی
کو اٹھ کر تیزی سے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتارتے دیکھ
کر اس نے فائر کھول دیا۔ وہ آدمی کسی لٹو کی طرح گھومتا ہوا
نیچے گرا۔ اور فرش پر اس کا جسم اس بُری طرح پھڑکنے لگا جیسے کوئی
سپرنگ اچانک کھل کر گھومتا ہے۔ مگر جب تک ٹروین اس مشین
تک پہنچتا وہ آدمی ساکت ہو چکا تھا۔ دوسرے لمحے ٹروین یہ دیکھ
کر حیران رہ گیا کہ دیوار پر ایک بڑی سی سکرین روشن تھی۔ نیچے
دو بلب جل رہے تھے اور اس سے نیچے بٹنوں کی طویل قطاریں تھیں۔
جو سیٹ کی صورت میں نصب تھے۔ اور ہر سیٹ کا رنگ
دوسرے سے جدا تھا۔ سرخ رنگ کے سیٹ کے چار بٹن آن
تھے اور سکرین پر جو منظر ٹروین کو نظر آیا۔ اس نے ایک لمحے کے
لئے تو اسے بھی چکرا دیا۔ سکرین پر ایک بڑے ہال کمرے کا منظر
نظر آ رہا تھا۔ جس کی ایک دیوار کے ساتھ مشین نصب تھی جبکہ
دوسری طرف دیوار پر قدیم زمانے کے تشدد کے ہتھیار لٹکے ہوئے
تھے۔ ستونوں کے ساتھ چار لکڑی کے سٹریچر نما تختے بندھے
ہوئے تھے۔ جن میں سے ایک پر ایک نوجوان مرد دوسرے پر
ایک نوجوان عورت تیسرے پر ایک دس سالہ لڑکا اور چوتھے پر
ایک آٹھ سالہ بچی بندھی ہوئی تھی۔ اس لڑکے اور عورت کی
گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ جب کہ نوجوان کا چہرہ نیلا پڑ رہا
تھا۔ پورے چہرے سے پسینہ بہہ رہا تھا۔ ایک اور گنجے سر

اور بھاری جسم کا پہلوان نما آدمی اس بچی کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں آہنی پلاس تھا۔ تین گنجے کرسی پر بیٹھے آدمی کے ساتھ کھڑے تھے۔

"بچوں پر رحم کھاؤ کرسٹائن۔ مجھے جو چاہے سزا دے دو۔ خدا کے لئے ان معصوموں پر رحم کھاؤ ۔۔۔۔۔۔ اچانک ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس نے سٹریچر نما تختے سے بندھے ہوئے اس مرد کے ہونٹ ہلتے دیکھے۔

"تم اصول پسند بن رہے ہو لارڈ رابنسن۔ میں دیکھوں گی تم کب تک اصولوں پر قائم رہتے ہو" ۔۔۔۔۔ ایک اور پر غرور سی آواز سنائی دی۔ اُسی لمحے اس گنجے نے بے ہوش بچی کے گالوں پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ ٹرومین نے ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ اب بغور بورڈ پر لگے ہوئے بٹنوں کو دیکھ رہا تھا۔ اس لئے اس کی نظریں سکرین سے ہٹ گئی تھیں۔ لیکن دوسرے لمحے راہداری میں معصوم بچی کی درد و کرب سے بھرپور چیخ گونجی تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اور پھر اس کے چہرے پر زلزلے کے سے آثار نمودار ہو گئے۔ کیونکہ اس نے واضح طور پر دیکھ لیا تھا کہ اس گنجے پہلوان نما نے معصوم بچی کی انگلی کا ناخن اس آہنی پلاس میں پکڑ کر کھینچ لیا تھا۔ بچی بُری طرح تڑپ رہی تھی۔

"ہا ۔۔۔۔ ہا ۔۔۔۔ اصول پسند بن رہا ہے لارڈ" ۔۔۔۔ کرسٹائن کی ایک بار پھر غرور میں ڈوبی ہوئی قہقہہ آمیز آواز سنائی دی۔ اور ٹرومین کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے

پورے وجود میں آگ سی بھڑک اٹھی ہو۔ کوئی شخص معصوم بچوں پر بھی اس طرح ظلم کر سکتا ہے۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا۔ لیکن ایسا اس کے سامنے ہو رہا تھا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے سکرین کے نیچے موجود بٹن دبانے کے لئے ہاتھ مارا۔ اور بیک وقت کئی بٹن دبا دیئے۔ دوسرے لمحے سکرین آف ہو گئی۔ مگر اس کے ساتھ ہی ایک زوردار گونج کے ساتھ ہی دیوار میں خلا سا پیدا ہوا۔

" دیکھو ٹارک کون ہے۔ جس نے ایمرجنسی بٹن آن کیا ہے" ۔۔۔۔ کرسٹائن کی چیختی ہوئی آواز خلا پیدا ہوتے ہی ٹرومین کے کانوں میں پڑی۔ اور ٹرومین نے مشین گن سیدھی کی۔ دوسرے لمحے اس خلا سے ایک گنجا پہلوان اچھل کر راہداری میں آیا ہی تھا۔ کہ ٹرومین نے فائر کھول دیا۔ ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی وہ گنجا بُری طرح چیختا ہوا ایک دھماکے سے نیچے گرا ہی تھا کہ ٹرومین نے چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے وہ جیسے اڑتا ہوا اس خلا میں سے گزر کر وہ اس کمرے میں پہنچا اور جیسے ہی اس کے قدم زمین سے لگے وہ کسی سپرنگ کی طرح اچھل کر دائیں طرف کو ہو گیا۔ اور عین اُسی لمحے گولیوں کی بوچھاڑ عین اس جگہ سے گزری جہاں ایک لمحہ پہلے ٹرومین موجود تھا۔ مگر دوسرے لمحے ٹرومین نے گھومتے ہوئے ٹریگر دبا دیا۔ اور دو گنجے پہلوان جنہوں نے اس پر فائر کھولا تھا۔ چیختے ہوئے نیچے گرے۔ اُسی لمحے اس نے کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی کو عقب میں موجود ایک

دروازے میں غائب ہوتے دیکھا۔ تو ٹرومین تیزی سے دوڑتا ہوا
اس دروازے کے قریب پہنچ گیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔
"اڑا دو۔ اندر موجود ہر ایک کو اڑا دو" ـــــ اس کرسٹائن
کی حلق کے بل چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ مگر ٹرومین نے درواز
کے قریب پہنچتے ہی مشین گن کا رخ دروازے کے کھلے حصے کی
طرف کر کے فائر کھول دیا۔ اور راہداری میں سے دو چیخیں گونج اٹھ
مگر اس کے ساتھ ہی گولیوں کی بوچھاڑ دوسری طرف سے اند
کی طرف لپکی۔ جیسے ہی فائر ایک لمحے کے لئے رکا۔ ٹرومین۔
یک لخت چھلانگ لگائی۔ اور کھلے دروازے کی دوسری طر
جا کر فائر کھول دیا۔ اور دوسرے لمحے دروازے کے ساتھ
والی دیوار کے ساتھ موجود دونوں افراد مردہ چھپکلیوں کی طرح
نیچے گرے۔ دو پہلے ہی مقابل دیوار کے ساتھ گرے ہوئے تھے
ٹرومین فائرنگ کے انداز سے ہی سمجھ گیا تھا کہ فائر کرنے والے
کس طرف ہیں۔ اس لئے اس نے باہر چھلانگ لگا دی تھی۔
اور اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ اندازے کی ذرا سی غلطی سے اس
کا اپنا جسم گولیوں سے چھلنی ہو سکتا ہے۔ لیکن وہ ٹرومین تھا
ایک بار قدم آگے بڑھا کر وہ پیچھے ہٹنا نہ جانتا تھا۔ راہداری
کے آخر میں ایک اور دروازہ تھا۔ جو اسی لمحے ایک دھماکے سے
بند ہوا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ کرسٹائن اس دروازے سے
فرار ہوا ہے۔ ٹرومین اپنی پوری رفتار سے مقابل کی دیوار کے
ساتھ ساتھ دوڑتا ہوا اس بند دروازے کی طرف بڑھنے لگا

اس نے جان بوجھ کر دوڑتے ہوئے اس دیوار کا سہارا لیا تھا۔
تاکہ اگر دروازہ کھول کر کوئی اندر آئے تو وہ دروازے کے
پٹ کی آڑ میں ہو جانے کی وجہ سے اچانک فائرنگ سے محفوظ
ہو سکے۔ اور وہی ہوا۔ ابھی اس نے آدھا راستہ ہی طے کیا
تھا کہ دروازہ ایک زوردار دھماکے سے کھلا اور ایک مشین
گن بردار تیزی سے اندر آیا۔ اور وہ بھی ٹرومین کی طرح اندر
آ کر گھوما تاکہ خود فائر سے بچ کر دوسرے پر فائر کر سکے۔ لیکن
اس موقعے کے لئے ٹرومین پہلے سے ہی تیار تھا۔ اس نے
دوڑتے ہوئے فائر کھول دیا۔ اور آنے والا چیختا ہوا وہیں
دروازے سے ذرا آگے ڈھیر ہو گیا۔ ٹرومین چھلانگ لگا کر
اس تڑپتے ہوئے آدمی کو پھلانگتا ہوا دروازے کی دوسری طرف
پہنچ گیا۔ یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا۔ جس کی ایک سائیڈ پہ دور جاتی
ہوئی سرنگ صاف دکھائی دے رہی تھی۔ اور جب ٹرومین وہاں
پہنچا تو اس نے ایک کار کو انتہائی رفتار سے دوڑ کر اس سرنگ
کی دوسری طرف بڑھتے دیکھ لیا۔ اس کے ساتھ ہی ٹرومین نے
اس کار کے عقبی ٹائروں پہ فائر کھول دیا۔ لیکن گولیاں ٹائروں کے
اوپر چڑھے ہوئے کوروں سے ٹکرا کر گر گئیں۔ اور کار اس کی نظروں
سے غائب ہو گئی۔ لیکن اس کے باوجود وہ بے تحاشا دوڑتا ہوا
آگے بڑھتا گیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ رک گیا۔ کیونکہ اس نے
جہاں کار کو غائب ہوتے دیکھا تھا۔ وہ جگہ اب تیزی سے بند
ہو رہی تھی۔ جیسے کسی صندوق کا ڈھکن بند ہوتا ہے۔ فاصلہ کافی

تھا۔ اس لئے ٹرومین سمجھ گیا تھا کہ اس کے وہاں پہنچنے تک وہ مکمل
طور پر بند ہو جائے گا۔ ٹرومین واپس اُسی کمرے کی طرف دوڑ پڑا
اور پھر فرش پر جگہ جگہ پڑی ہوئی لاشوں اور ان کے نکل کر فرش
پر موجود خون کو پھلانگتا ہوا وہ واپس اس کمرے میں پہنچ گیا۔ جس
میں وہ لارڈ۔ عورت اور بچے موجود تھے۔ ٹرومین نے دوڑتے
ہوئے مشین گن کو کاندھے سے لٹکایا اور جب وہ ان ستونوں
تک پہنچا تو وہ جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال چکا تھا۔ پھر
حیرت انگیز پھرتی کے ساتھ اس نے لارڈ اور پھر اس عورت جو
کہ یقیناً لارڈ کی بیوی تھی کے جسموں سے بندھی ہوئی بیلٹیں کاٹ
دیں۔ لارڈ نے اپنی بیوی کو سنبھالا۔ جو ابھی تک بے ہوش تھی۔
اسی دوران ٹرومین دونوں بچوں کی بیلٹیں کاٹ چکا تھا۔ پھر
اس نے خود ہی دونوں بچوں کو جو بے ہوش یا مر چکے تھے۔ ہاتھوں
میں اٹھایا۔

"میرے پیچھے آجاؤ لارڈ۔ جلدی کرو۔ ہم دشمن کے اڈے میں
ہیں" ـــــ ٹرومین نے چیختے ہوئے کہا۔ اور اس خلا کی طرف
دوڑ پڑا۔ جو مشین کی وجہ سے پیدا ہوا تھا۔ لارڈ نے اپنے کاندھے
پر بیوی کو اٹھایا ہوا تھا۔

"تت ـــــ تت ـــــ تم کون ہو۔ رحمت کے فرشتے" ـــــ
لارڈ نے ہانپتے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو۔ باتیں کرنے کا وقت نہیں ہے" ـــــ ٹرومین
نے سرد لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر بچی کو

لارڈ کے ہاتھوں میں دیا اور اس کی بیوی کو ایک جھٹکے سے کھینچ کر
اپنے کاندھے پر لاد لیا۔ دوسرے بچے کو اس نے بغل میں دبایا
ہوا تھا۔ وہ لارڈ کے ہانپنے سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ اپنی بیوی
کا بوجھ اٹھا کر دوڑ نہیں پا رہا۔ اور ٹرومین کے نقطہ نظر سے ایک
ایک لمحہ قیمتی تھا۔ کیونکہ وہ کرسٹائن بچ کر نکل جانے میں کامیاب
ہو گیا تھا۔ اور کسی بھی لمحے ریڈ روٹ کی فوج ان پر حملہ آور
ہو سکتی تھی۔

کمرے سے گزر کر وہ بیرونی راہداری میں سے ہوتے ہوئے
باہر پورچ میں پہنچ گئے۔ جہاں وہی دو کاریں موجود تھیں۔ جو
ٹرومین نے اندر آتے ہوئے دیکھی تھیں۔ اس کی اپنی کار کوٹھی سے
کافی فاصلے پر تھی۔ اس لئے ٹرومین نے ان دونوں میں سے
ایک کار کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور اس کے ساتھ ہی
اس نے ایک کار کے دروازے کو جھٹکے سے کھولا دروازہ
لاک نہ تھا۔ اس لئے کھل گیا۔ ٹرومین نے عقبی دروازہ کھولا
اور پھر کاندھے پر لدی ہوئی لارڈ کی بیوی کو عقبی سیٹ پر ڈا
دیا۔ اس کے ساتھ ہی بے ہوش بچی کو بھی اس نے اسی
اور پھر خود اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ لارڈ
اس کے پیچھے کار تک پہنچا اور پھر وہ بچے سمیت
پر بیٹھ گیا۔ ٹرومین کار میں بیٹھتے ہی اگنیشن میں موجود
تھا۔ شاید ایمرجنسی کے لئے ایسا کیا جاتا تھا۔ پھر جا
ایک لمحہ ضائع کئے بغیر کار سٹارٹ کی اور پھر اُسے

بیوی کو ایک
ٹوٹی ہوئی
ہوئے کمرے
پیر مارا تو
پیچھے جاتی صاف

پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ پھاٹک پورے کا پورا کھلا ہوا تھا۔
کرسٹائن نے اُسے کھولا تو ضرور تھا لیکن جان کے خوف کی
وجہ سے اس میں شاید یہ ہمت نہ رہی تھی کہ وہ کار سے اتر کر
اُسے بند بھی کرتا۔ ٹرومین نے کار باہر نکالی اور اُسے اس
طرف کو لے گیا جدھر اس کی کار موجود تھی۔

"ہیلو ہیلو ——— جنرل کال فار آل روٹرز۔ چیف کرسٹائن
کالنگ۔ ایکس ہاؤس کے قریب موجود تمام روٹرز ایکس
ہاؤس پر حملہ کریں۔ اور وہاں موجود ہر شخص کو گولیوں سے اڑا
دیں" ——— اچانک کار کے ڈیش بورڈ سے کرسٹائن کی
چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور ٹرومین نے یہ کال سنتے ہی
اپنی کار میں جانے کا ارادہ چھوڑ دیا۔ کیونکہ اس کار میں اسے
ان اقدامات کا پتہ چل سکتا تھا جو یہ روٹرز کرتے۔ لیکن دوسرے
لمحے اس نے اپنی کار کے قریب جا کر پوری قوت سے بریک
دیئے۔ اس کے ذہن میں فوراً ہی یہ خیال آ گیا تھا کہ جیسے
ہی انہیں اپنی کار کی گمشدگی کا علم ہو گا۔ وہ پورے دارالحکومت
دوڑ پڑا۔ عکہ پھیلے ہوئے روٹرز کو اطلاع کر دیں گے اور اس کے
پر بیوی کو نکل جانا ناممکن ہو جائے گا۔ جب کہ اس کی کار کا
"تت ——— ہیں ہے۔ اس لئے اپنی کار میں وہ زیادہ محفوظ ہو
لارڈ نے ہانپ

"خاموش رہو لارڈ۔ دوسری کار میں ان کو منتقل کر دو۔ جلدی
نے سرد لہجے۔ ٹرومین نے کار رکتے ہی اچھل کر نیچے اترتے

ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے دوڑ کر اپنی کار کے دروازے کے لاک
کھول دیئے۔ لارڈ نے ہاتھ میں اٹھائے بچے کو لا کر کار میں لٹا
دیا۔ جب کہ ٹرومین نے واپس آ کر اس کی بیوی کو نکالا اور پہلے
کی طرح عقبی سیٹ پر لٹا دیا۔ جب کہ لارڈ نے بچی کو اٹھا کر
دوسری کار میں لٹا دیا۔ اور پھر وہ دونوں ایک بار پھر فرنٹ سیٹ
پر بیٹھ چکے تھے۔ دوسرے لمحے ٹرومین کی کار بجلی کی سی تیزی
سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔ ٹرومین نے اگلے چوک سے
پہلے ہی کار دائیں طرف جاتی ہوئی ایک بائی روڈ کی طرف موڑ
دی۔ اور پھر کافی آگے جا کر وہ ایک بار پھر بائیں ہاتھ جانے والے
کچے راستے پر مڑ گیا۔ انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی اور اپنے
پیچھے دھول کا بادل اڑاتی ہوئی کار آگے بڑھی جا رہی تھی۔ اس
کچے راستے کا اختتام ایک ویران سی عمارت پر ہوا۔ جس کا
پھاٹک بھی ٹوٹا ہوا تھا۔ ٹرومین کار اندر لے گیا۔ اور ایک سائیڈ
پر اس نے کار روک دی۔

"اندر لے آؤ۔ پہلے تمہارے بچوں کی ڈریسنگ کر لیں۔ یہ
میرے دوست کا خفیہ اڈا ہے۔ یہاں ہر چیز موجود ہے" ———
ٹرومین نے کہا۔ اور پھر نیچے اتر کر اس نے لارڈ کی بیوی کو ایک
بار پھر کاندھے پر لادا اور بچے کو بغل میں دبا کر وہ اس ٹوٹی ہوئی
عمارت کے اندرونی طرف بڑھ گیا۔ ایک ٹوٹے ہوئے کمرے
میں پہنچ کر اس نے دیوار کی جڑ میں ایک جگہ زور سے پیر مارا تو
سائیڈ پر فرش ہٹ گیا۔ اب وہاں سیڑھیاں نیچے جاتی صاف

دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ دونوں سیڑھیاں اتر کر ایک بڑے سے
کمرے میں پہنچ گئے۔ ٹرومین نے ایک سائیڈ پر ہاتھ مارا تو اس
کمرے کی چھت کے اندر فکس روشنی دینے والی ٹیوب جل اٹھی۔
کمرے میں دو بیڈز۔ ایک بڑی میز۔ آٹھ دس کرسیوں کے
ساتھ ساتھ دیوار کے ساتھ دو بڑی وارڈ روب الماریاں بھی
موجود تھیں۔ ایک سائیڈ پر پانی ٹھنڈا کر کے سٹور کرنے والی
مشین بھی موجود تھی۔ ٹرومین نے لارڈ کی بیوی کو ایک بیڈ پر لٹایا
اور بچے کو اس کے ساتھ ہی لٹا کر وہ تیزی سے واپس مڑا اور
دوڑتا ہوا واپس سیڑھیاں چڑھ کر اوپر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد
اس کی واپسی ہوئی۔ اور اس نے ایک سیڑھی کے مخصوص حصے
پر پیر مار کر اوپر راستہ بند کر دیا۔

"میں کار کو چھپانے گیا تھا۔ تمہاری بیوی ہوش میں نہیں آ
رہی لارڈ" ـــــ ٹرومین نے لارڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو ویران
شکل بنائے خاموش کھڑا تھا۔

"وہ شدید صدمے کی وجہ سے بے ہوش ہوئی ہے۔ شاید
ہی ہوش میں آئے" ـــــ لارڈ نے خالی خالی سے لہجے میں جواب
دیا۔

"اوہ گھبراؤ نہیں۔ ابھی سب ٹھیک ہو جاتا ہے۔ یہاں میڈیکل
باکس بھی موجود ہے اور پانی بھی" ـــــ ٹرومین نے مسکراتے
ہوئے کہا۔ اور پھر ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں سے
اس نے میڈیکل باکس نکالا۔ پانی والی مشین کے نیچے موجود بالٹی

اس نے پانی سے بھری۔ اور پھر بچوں کے ہاتھوں کی کھلی ہوئی انگلیوں
کی ڈریسنگ میں مصروف ہو گیا۔ لارڈ خاموش کھڑا اسے کام کرتا
دیکھ رہا تھا۔

"وہ گنجا تو کہہ رہا تھا کہ ٹونی مر گیا ہے۔ لیکن خدا کا شکر ہے۔
کہ یہ صرف بے ہوش ہے" ـــــ لارڈ نے لڑکے کی طرف اشارہ
کرتے ہوئے کہا۔ اور ٹرومین نے سر ہلا دیا۔ ٹرومین نے ڈریسنگ
کے بعد ان سب کو طاقت کے انجکشن لگائے اور پھر باکس میں موجود
ڈبہ پانی سے بھر کر اس نے بچوں اور لارڈ کی بیوی کے چہروں پر
پانی کے چھینٹے مارنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد وہ تینوں
کراہتے اور چیختے ہوئے ہوش میں آ گئے۔ دونوں بچے ہوش
میں آتے ہی لاشعوری طور پر چیخنے لگ گئے تھے۔ جب کہ لارڈ
کی بیوی پھٹی پھٹی آنکھوں سے سامنے کھڑے اپنے شوہر کو دیکھ
رہی تھی۔

"مبارک ہو روزی۔ ہم بچ گئے ہیں" ـــــ لارڈ نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"میرے بچے۔ میرے بچے" ـــــ روزی نے یک لخت چیختے
ہوئے کہا۔ اور اچھل کر وہ بیڈ سے اتری اور دوڑتی ہوئی دوسرے
بیڈ پر موجود بچوں سے جا کر لپٹ گئی۔ بچے ماں سے مل کر چیخنے کی
بجائے اب سسکنے لگے تھے۔

"تم جو کوئی بھی ہو۔ بہت عظیم آدمی ہو۔ تم نے میرے بچوں کو
اس ظالم کے ظلم سے بچا کر مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے" ـــــ

لارڈ رابنسن نے ٹرومین سے مخاطب ہو کر انتہائی متشکرانہ لہجے میں کہا
جوہان اور بچوں کے اس ملاپ کو دیکھ کر مسرت بھرے انداز میں
مسکرا رہا تھا۔

"میری نظر میں تم عظیم ترین آدمی ہو لارڈ رابنسن جس نے اپنی
آنکھوں کے سامنے اپنے معصوم بچوں کو اس قدر ہولناک تشدد
ہوتے دیکھ کر برداشت کیا۔ اور اپنے اصولوں سے انحراف گوارا
نہ کیا۔ ویسے آج مجھے ٹاپ پرائز کی صحیح قدر و قیمت کا احساس ہوا
ہے۔ ورنہ پہلے میں یہی سمجھتا تھا۔ کہ یہ انعام بھی دوسرے انعاموں
کی طرح ملی بھگت سے اور سفارش کے زور پر دیا جاتا ہوگا"۔۔۔۔
ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تم مجھے جانتے ہو۔ مگر تم نے اپنا تعارف نہیں کرایا۔ تم
وہاں کیسے پہنچ گئے۔ اور تم نے جس انداز میں وہاں کارروائی کی ہے
اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ تم کوئی سیکرٹ ایجنٹ ہو۔
مگر۔۔۔۔۔"۔۔۔۔ لارڈ رابنسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں سیکرٹ ایجنٹ نہیں ہوں لارڈ رابنسن۔ پہلے ایک مجرم تھا
لیکن اب کم از کم مجرم نہیں ہوں۔ ویسے میرا نام ٹرومین ہے اور
میرا تعلق ایکریمیا سے ہے"۔۔۔۔ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا۔

"ایکریمیا سے اور مجرم تھے۔ مگر اب نہیں ہو۔ کیا مطلب میں
تمہاری کوئی بات بھی نہیں سمجھا"۔۔۔۔ لارڈ رابنسن کے لہجے میں
حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"آپ نے پاکیشیا کے علی عمران صاحب کو فون کیا تھا۔ وہ آپ
کے دوست ہیں۔ بس میرے اب مجرم نہ ہونے کا سہرا بھی عمران
کے ہی سر ہے۔ مختصر طور پر اتنا بتا دیتا ہوں۔ کہ میں بحیثیت مجرم
عمران سے ٹکرایا۔ مجھے زندگی میں پہلی بار شکست ہوئی۔ میں انتقام
میں پاگل ہوگیا۔ اور دوسری بار صرف عمران سے ذاتی انتقام لینے
کے لئے ٹکرایا۔ مگر اس وقت واقعی میرا ذہن حیرت سے قلابازیاں
کھانے لگا جب عمران نے مجھ پر پوری طرح قابو پا لینے کے باوجود
مجھے صرف اس لئے چھوڑ دیا کہ اس کی نظر میں ذاتی انتقام انتہائی
گھٹیا سی بات تھی۔ بس تب سے واقعی میری کایا پلٹ ہوگئی۔
اور میں نے بھی جرائم کی راہ چھوڑ دی۔ اور اب عمران آپ کی
طرح میرا بھی دوست ہے۔ میرے یہاں ویسٹرن کارمن میں
زیر زمین دنیا کے افراد سے گہرے تعلقات ہیں۔ آپ کا فون
ملنے کے بعد عمران نے مجھ سے رابطہ کیا۔ وہ ایک ماہ کے لئے
اس کرسٹائن کو اغوا کرنا چاہتا تھا۔ تاکہ آپ غیر جانبدارانہ انداز
میں ٹاپ پرائز کا اعلان کر سکیں۔ اس نے کرسٹائن کے بارے
میں معلومات حاصل کرنے کا کام میرے ذمہ لگایا۔ میں اتفاق
سے ویسٹرن کارمن کے ایک شہر میں تھا۔ چنانچہ میں وہاں سے
یہاں دارالحکومت میں آیا۔ یہاں ایک ایسا آدمی میرا دوست
ہے جو کرسٹائن کی ریڈ روٹ کا اہم عہدیدار ہے۔ وہاں
اتفاق سے مجھے معلوم ہوا کہ آپ کو آپ کی فیملی سمیت اغوا کر
کے ایکس ہاؤس خاص ٹارچر سیل میں لے جایا گیا ہے۔ اور

کرسٹائن بھی وہاں گیا ہے۔ اور یہ بھی پتہ چل گیا کہ کرسٹائن آپ پر ہولناک تشدد کر کے آخر کار آپ کو ختم کر دے گا۔ چنانچہ میں آپ کو اس کے پنجے سے چھڑانے کے لئے فوراً وہاں پہنچا اور اب نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ بہرحال مجھے افسوس ہے کہ میں اس کرسٹائن کو گولی نہیں مار سکا۔ اور وہ بچ کر نکل جانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ لیکن جس طرح اس نے ان معصوم بچوں پر ہولناک تشدد کیا ہے۔ میں نے حتمی فیصلہ کر لیا ہے کہ میں اسے انتہائی عبرتناک انداز میں ماروں گا وہ انسان ہی نہیں ہے۔ کوئی انسان چاہے وہ کتنا ہی برا اور ظالم کیوں نہ ہو۔ اس طرح معصوم بچوں پر ایسا ہولناک تشدد نہیں کر سکتا۔ چونکہ بچے زخمی تھے اور آپ کی والدہ بے ہوش تھیں۔ اور ہمیں کسی بھی چوک پر اگر اس حالت میں چیک کر لیا جاتا تو پھر ہمارا بچ جانا مشکل ہو جاتا۔ اس لئے مجھے فوری طور پر یہاں آنا پڑا۔ یہ ایک مجرم تنظیم کے چیف کا انتہائی خفیہ اڈہ ہے۔ اور وہ سربراہ جس کا نام والس ہے میرا گہرا دوست ہے۔ اس لئے میں اس کے ساتھ کئی بار اس اڈے میں آتا رہا ہوں۔ یہاں میک اپ کا سامان بھی موجود ہے۔ اس لئے اب میں آپ پر آپ کی والدہ اور بچوں پر میک اپ کر دوں گا۔ اپنا بھی میک اپ کر لوں گا اور پھر ہم اطمینان سے دارالحکومت سے نکل کر دوسرے شہر کے ایک محفوظ ٹھکانے تک پہنچ جائیں گے۔ وہاں سے میں آپ کو فوری طور پر ایکریمیا بھجوانے کا بندوبست کر دوں گا۔ تاکہ جب

تک اس کرسٹائن کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک آپ اس کی گرفت سے مکمل طور پر محفوظ رہ سکیں" ـــــ ٹروین نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ تم واقعی ٹروین ہو۔ اور یقین جانو آج تمہاری باتیں سن کر مجھے اپنے دوست عمران کی عظمت کا صحیح احساس ہوا ہے۔ ورنہ میں اب تک اُسے ایک لاابالی سا آدمی ہی سمجھتا رہا ہوں۔ لیکن یہ کرسٹائن بہت طاقتور آدمی ہے۔ اس کا خاتمہ تو ناممکن ہے اور اب تو وہ غصے کی شدت سے پاگل سا ہو رہا ہو گا۔ اس کی روبوٹ تنظیم تو ویسٹرن کارمن پر چھائی ہوئی ہے" ـــــ لارڈ رابنسن نے کہا۔

"فکر نہ کرو۔ ٹروین جب مقابلے پر اترے گا تو اس کرسٹائن کو بھی آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو جائے گا" ـــــ ٹروین نے کہا۔ اور ایک الماری کی طرف بڑھا۔ پھر جب وہ واپس پلٹا تو اس کے ہاتھ میں جدید میک اپ باکس موجود تھا۔

"عمران صاحب۔ کیا اس عرشیہ ارشاد والی بات وا
اسی طرح ہے جس طرح آپ بتا رہے ہیں یا آپ نے صرف
کو مطمئن کرنے کے لئے اس میں رنگ آمیزی کی ہے" ـــــ
بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے سامنے بیٹھے عمران سے
مخاطب ہو کر کہا۔

" نہیں طاہر۔ جو کچھ میں نے بتایا ہے۔ یہ کیس واقعی ایسا
ہے۔ اور مجھے بے حد مسرت ہے کہ ڈاکٹر زبیری کا تج
کامیاب رہا ہے۔ ویسے اسی دوران سنجیدہ رہ رہ کر او
انتہائی اعلیٰ اخلاق برت برت کر میرا جو حال ہوا۔ اس سے یقی
میرے اپنے ذہن کے خلیات میں لمبی گڑبڑ ہو گئی ہو گی۔ یہ
نہ پوچھو کتنا جبر کرنا پڑا مجھے اپنے آپ پر" ـــــ عمران۔
مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

" ویسے ہے۔ یہ واقعی عجیب و غریب ٹائپ کا کیس۔ کم از کم ایسا
کیس پہلے میری نظروں سے نہیں گزرا" ـــــ بلیک زیرو نے سر
ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہاں بیٹھے بیٹھے صرف حکم چلا کر جو سب کچھ مل جاتا ہے۔ کبھی
تمہیں خود دکان پر جانا پڑے تو کیس بھی نظر آئیں" ـــــ عمران
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" دکان پر کیس ـــــ کیا مطلب" ـــــ بلیک زیرو نے حیران
ہوتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے بھائی۔ بریف کیس۔ لانگ کیس۔ پتلے ہلکے موٹے
سب کیس دکانوں پر ہی بکتے ہیں" ـــــ عمران نے جواب دیا۔
اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"ابھی تک ٹرومین کی طرف سے کوئی کال نہیں آئی حالانکہ میں
سلیمان کو کہہ بھی آیا تھا کہ ٹرومین کی کال آتے ہی وہ مجھے یہاں
سپیشل فون پر ڈائریکٹ کر دے" عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" آپ نے بتایا تو ہے کہ آپ نے اسے کرسٹان کے بارے
میں معلومات حاصل کرنے کے لئے کہا ہے۔ اور میں نے ولسٹران
کارمن کی اس سیکورٹی ایجنسی رپورٹ کی فائل پڑھی ہے۔ وہ تو
واقعی انتہائی طاقتور اور باوسائل تنظیم ہے۔ اس لئے ظاہر ہے۔
اتنی جلدی وہ معلومات کیسے اکٹھی کر سکتا ہے" ـــــ بلیک زیرو
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

لیکن پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا کوئی جواب

دیتا، ایک طرف رکھے ہوئے سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے۔ ٹرومین کی کال آگئی ہے" —— عمران نے چونک کر کہا۔ اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے سپیشل فون کا رسیور اٹھا لیا۔

" یس" —— عمران نے مبہم سے لہجے میں کہا۔

" سلیمان بول رہا ہوں فلیٹ سے" —— دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

" سلیمان۔ کال آئی ہے ٹرومین کی" —— عمران نے اصل لہجے میں کہا۔

" جی ہاں۔ میں ڈائریکٹ کر رہا ہوں" —— دوسری طرف سے سلیمان نے کہا۔ اور چند لمحوں بعد رسیور پر ٹرومین کی آواز سنائی دی۔

" ہیلو ہیلو —— ٹرومین بول رہا ہوں" —— ٹرومین کے لہجے میں ہلکا سا جوش تھا۔

" ٹرومین کو بولتے ہی رہنا چاہیئے۔ تاکہ سچ کا بول بالا ہو۔ تو کچھ پتہ چلا اس وائٹ کرسٹائن کا" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ اس کرسٹائن کا پتہ کرتے کرتے بڑی مشکل سے لارڈ رابنسن اور اس کی فیملی کی زندگیاں بچانے میں کامیاب ہوا ہوں۔ ورنہ وہ کرسٹائن تو سارا مسئلہ ہی ختم کرنے پہ تل گیا تھا" —— دوسری طرف سے ٹرومین نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیا اس نے لارڈ رابنسن کو قتل کرنے کا حکم دے دیا تھا" —— عمران نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

" یہ حکم کیا وہ اسے قتل کر رہا تھا کہ میں پہنچ گیا" —— ٹرومین نے کہا۔

" پھر" —— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔ کیونکہ اسے اب لارڈ رابنسن کی فکر پڑ گئی تھی۔ اس سے پہلے اس کے ذہن میں کم از کم یہ بات نہ تھی۔ کہ وہ لارڈ رابنسن جیسی بین الاقوامی شخصیت کو قتل کرنے کا بھی سوچ سکتا ہے۔

" میں تفصیل بتاتا ہوں" —— دوسری طرف سے ٹرومین نے کہا۔ اور پھر اس نے زیکو سے ملنے سے لے کر لارڈ رابنسن اور اس کی فیملی کو ایکس ہاؤس سے نکال لے جانے کی پوری تفصیل بتا دی۔

" ویری بیڈ۔ اس قدر ظلم کہ معصوم بچوں کی انگلیوں کے ناخن اکھاڑ لئے جائیں۔ اس کا مطلب ہے۔ کہ یہ کرسٹائن سرے سے انسان ہی نہیں ہے۔ وحشی درندہ ہے۔ بلکہ اس سے بھی بدتر ہے۔ درندے بھی معصوم بچوں پر ظلم نہیں کرتے" عمران کے لہجے میں واقعی غصہ عود کر آیا تھا۔

" آپ نے تو صرف سنا ہے عمران صاحب۔ اور میں نے یہ ظلم اپنی آنکھوں سے ہوتے دیکھا ہے۔ اور اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ سب سے پہلے اس کرسٹائن کو عبرتناک

موت ماروں گا۔ میں لارڈ ہارنبن اور اس کی فیملی کو ولیسٹرن کارمن سے نکال لایا ہوں۔ تاکہ کم از کم وہ اس بھیڑیئے سے قطعی طور پر محفوظ ہو جائیں۔ میں نے انہیں ایکریمیا میں اپنے ایک خاص اڈے پر بھجوا دیا ہے۔ اور اب فارغ ہو کر آپ کو فون کر رہا ہوں کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ آپ میرے فون کا انتظار کر رہے ہوں گے۔ اور اب میں واپس ولیسٹرن کارمن جا رہا ہوں۔ اپنے گروپ سمیت۔ تاکہ میں اس کرسٹائن کے خلاف کام کر سکوں" ——— ٹرومین نے جواب دیا۔

" روٹ عام مجرموں کی تنظیم نہیں ہے ٹرومین۔ اس لئے تم اس کے خلاف کامیاب نہ ہو سکو گے۔ تمہاری رپورٹ سننے سے پہلے میں نے اس کرسٹائن کو صرف اغوا کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ تاکہ وہ ٹاپ پرائز کے اعلان پر اثر انداز نہ ہو سکے لیکن اب تمہاری رپورٹ سننے کے بعد میں اس درندے کو زندہ چھوڑ دینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اب نہ صرف اسے ختم ہونا پڑے گا بلکہ اس کی تنظیم کا خاتمہ بھی ضروری ہے۔ جس تنظیم کا باس اس قدر ظالم اور سفاک آدمی ہو۔ اس نے اس تنظیم کی تربیت بھی اسی طرز پر کی ہو گی۔ وہ بھی درندے بنے ہوئے ہوں گے۔ میں خود ولیسٹرن کارمن پہنچ رہا ہوں پھر میں دیکھوں گا کہ یہ درندہ مزید کتنے سانس لے سکتا ہے"۔ عمران کے لہجے میں ایسا تاثر تھا کہ سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کے جسم میں بے اختیار سردی کی لہریں سی دوڑنے لگیں۔

" تو آپ کا مطلب ہے کہ میں اس کے خلاف کام نہ کروں لیکن یہ بات سن لیں عمران صاحب کہ میں اب پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ میں اسے عبرت ناک موت مارنے کا فیصلہ کر چکا ہوں" ——— ٹرومین نے سخت لہجے میں کہا۔

" پیچھے ہٹنا بھی نہیں چاہیئے۔ تم کوئی ایسا پوائنٹ بتا دو جہاں میں تم سے رابطہ قائم کر سکوں۔ پھر مل کر اس کے خلاف کام کریں گے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ آپ کے ساتھ کام کرتے ہوئے مجھے واقعی لطف آئے گا۔ آپ ایسا کریں مجھ سے کوئی کوڈ طے کر لیں۔ اور پھر ولیسٹرن کارمن کے دارالحکومت میں زرشابار کے کاؤنٹر پر وہی کوڈ دہرا دیں۔ آپ کو مجھ تک پہنچا دیا جائے گا" ٹرومین نے کہا۔

" او۔ کے۔ میں پرنس آف ڈھمپ کہوں گا" ——— عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آپ نے اسے پرنس آف ڈھمپ کہہ کر یہ کہنا ہے کہ آپ بلیک ایگل سے ملنا چاہتے ہیں" ——— ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن میرے آنے تک تم حرکت میں نہ آؤ گے سمجھے" ——— عمران نے کہا۔

" او۔ کے۔ میں آپ کا انتظار کروں گا" ——— ٹرومین نے جواب دیا اور عمران نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" تصور سے بھی زیادہ ظالم آدمی ہے یہ کرسٹائن " ـــــــ
عمران کے ریسیور رکھتے ہی بلیک زیرو بول پڑا ۔ اس نے لاؤڈر
پر کرسٹائن کی ساری رپورٹ سنائی تھی ۔

" ہاں ۔ اور ایسے ظالم آدمی کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے ۔
چاہے وہ کتنے بڑے عہدے پر ہی کیوں نہ ہو " ـــــــ عمران نے
اسی طرح سرد لہجے میں کہا ۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے
ٹیلی فون کا ریسیور دوبارہ اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر
دیئے ۔ اس کے چہرے پر اس وقت گہری سنجیدگی طاری تھی ۔

" پی ۔ اے ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ " ـــــــ رابطہ قائم
ہوتے ہی دوسری طرف سے سر سلطان کے پی ۔ اے کی آواز
سنائی دی ۔

" علی عمران بول رہا ہوں سر سلطان سے بات کراؤ " ـــــــ
عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

" یس سر ۔ ہولڈ آن کریں " ـــــــ دوسری طرف سے پی ۔ اے
نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد سر
سلطان کی آواز ریسیور پر ابھری ۔

" سلطان بول رہا ہوں " ـــــــ سر سلطان کے لہجے میں
قدرے حیرت تھی ۔

" سر سلطان ۔ میں عمران بول رہا ہوں ۔ ویسٹرن کارمن کی
سرکاری سیکورٹی ایجنسی ردٹ کے سربراہ کرسٹائن کے متعلق
مجھے رپورٹ ملی ہے ۔ کہ اس نے بین الاقوامی انعام ٹاپ پرائز

کے فیصلوں پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی ۔ چونکہ ٹاپ پرائز کی
بین الاقوامی اہمیت ہی اسی وجہ سے ہے کہ یہ انعام بغیر کسی رنگ و
نسل اور ملک کی تمیز کئے صرف اعلیٰ ترین ریسرچ پر دیئے جاتے
ہیں ۔ اس لئے ان کے فیصلے انتہائی غیر جانبدارانہ طور پر کئے
جاتے ہیں ۔ اس سال سائنس کے ٹاپ پرائز کے لئے انسان کے
ذہنی خلیات پر انقلابی ریسرچ کرنے والے دو ڈاکٹروں کے نام
فائنل کمیٹی کو تجویز ہوئے ۔ ان میں سے ایک ویسٹرن کارمن کے
ڈاکٹر گراہم ہیں اور دوسرے گریٹ لینڈ میں کام کرنے والے
پاکیشیائی شہری ڈاکٹر زبیری ہیں ۔ فائنل کمیٹی آٹھ ممبران اور
ایک چیئرمین پر مشتمل ہے ۔ جن میں سے چار ممبران تو دنیا کے بہت
بڑے سائنسدان ہیں اور سب انہیں جانتے ہیں ۔ لیکن چار ممبران
ایسے ہیں جن کا علم سوائے ٹاپ پرائز سینڈیکیٹ کے خاص لوگوں
کے اور کسی کو نہیں ہے ۔ بہرحال اس کمیٹی کا فیصلہ جب سامنے
آیا تو چار ظاہر ممبران نے ڈاکٹر گراہم کے حق میں اور چار خفیہ
ممبران کا فیصلہ ڈاکٹر زبیری کے حق میں تھا ۔ اس طرح چیئرمین کا
ووٹ فیصلہ کن ہو گیا ۔ ٹاپ پرائز سینڈیکیٹ کے موجودہ چیئرمین
لارڈ رابنسن ہیں جو اپنے والد لارڈ آسن کی وفات کے بعد گزشتہ
سال چیئرمین منتخب ہوئے ہیں ۔ لارڈ رابنسن نوجوان آدمی ہے ۔
لیکن اپنے آباؤ اجداد کے اصولوں پر سختی سے پابند رہنے والا
ہے ۔ بہرحال اس نے ایک رسمی اجلاس میں اپنا ووٹ ڈاکٹر
زبیری کے حق میں دینے کا عندیہ دیا ۔ اگر اس کا ووٹ ڈاکٹر زبیری

کے حق میں چلا جائے تو پھر اس سال سائنس کا ٹاپ پرائز ڈاکٹر
زبیری کو ہی ملے گا۔ مگر ویسٹرن کارمن کے چیف آف روٹ
کرسٹائن کو یہ فیصلہ پسند نہ تھا۔ چنانچہ اس نے لارڈ رابنسن
پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا۔ کہ وہ اپنا ووٹ غیر جانبداری کی بنا پر
ڈاکٹر زبیری کے حق میں دینے کی بجائے اس کے کہنے پر ڈاکٹر
گراہم کے حق میں دے۔ مگر لارڈ رابنسن نے انکار کر دیا۔ اور
چونکہ لارڈ رابنسن آکسفورڈ میں میرا کلاس فیلو رہا ہے۔ اور میرے
اس سے دوستانہ تعلقات بھی ہیں۔ اس لئے اس نے مجھے فون
کیا۔ میں نے اُسے کہا کہ وہ اعلان تک روپوش ہو جائے۔ لیکن
اس کے ساتھ ہی میں نے وہاں موجود اپنے ایک آدمی کو انکوائری
کرنے کے لئے کہا۔ تاکہ صحیح صورت حال سامنے آئے۔ اور
ابھی اس کی طرف سے رپورٹ ملی ہے۔ کہ اس کرسٹائن نے ڈاکٹر
گراہم کے حق میں فیصلہ بدلوانے کے لئے لارڈ رابنسن اس کی
نوجوان بیوی اور دو معصوم بچوں کو روٹ کے کارکنوں سے اغو
کر کے ٹارچر سیل میں پہنچا دیا۔ اور پھر خود سامنے بیٹھ کر اس
نے ماں باپ کے سامنے معصوم بچوں پر غیر انسانی تشدد شروع
کرا دیا۔ دونوں معصوم بچوں کے ناخن آہنی پلاسوں سے اکھاڑے
گئے۔ اور ساتھ ہی اس کرسٹائن نے حکم دے دیا کہ اگر لارڈ
رابنسن اس کے حکم کے مطابق عمل نہ کرے تو پھر بچوں پھر اس کی
بیوی اور آخر میں اس لارڈ رابنسن کو اسی طرح غیر انسانی تشدد
سے ہلاک کر دیا جائے۔ میرا آدمی وہاں پہنچ گیا۔ اور اس نے

ریڈ کر کے لارڈ رابنسن اس کی بیوی اور اس کے معصوم اور زخمی
بچوں کو زبردستی ان کے پنجے سے چھینا اور اپنی جان خطرے میں
ڈال کر انہیں ایکریمیا پہنچا دیا ہے۔ لیکن اس نے کرسٹائن کے
بارے میں جو رپورٹ ——— مجھے دی ہے۔ اس سے میرا
خون کھول اٹھا ہے۔ اور میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اس درندے
کو اب میں کسی قیمت پر زندہ نہ چھوڑوں گا۔ سیاسی یا اخلاقی دباؤ
ایک علیحدہ بات ہے۔ لیکن اس طرح کا بہیمانہ اور غیر انسانی تشدد
کر کے اپنا حکم منوانا علیحدہ بات ہے" ——— عمران نے انتہائی
سنجیدگی اور غصے بھرے لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"عمران بیٹے۔ کیا ایسے درندے بھی دنیا میں موجود ہیں جو
پھول جیسے بچوں پر اس طرح کا تشدد کرتے ہیں۔ میری تو یہ سن
کر ہی روح کانپ اٹھی ہے۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ ایسے آدمی
کو چاہے وہ کسی بھی حیثیت پر ہو زندہ رہنے کا حق نہیں ہے۔
لیکن میں یہ بات نہیں سمجھ سکا کہ تم نے مجھے فون کیوں کیا ہے"
سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا
"آپ کو تفصیل بتانے اور فون کرنے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ
کرسٹائن کی ایک سرکاری حیثیت ہے۔ ایک لحاظ سے وہ
ویسٹرن کارمن کی سیکرٹ سروس کا چیف ہے۔ گو جو کچھ وہ کر رہا
ہے وہ اپنی ذاتی حیثیت سے کر رہا ہے۔ اس نے لارڈ رابنسن
پر یہ ظلم و تشدد بھی اس لئے کیا ہے کہ اُسے یہ معلوم ہو گیا تھا
کہ لارڈ رابنسن نے مجھے فون کر کے مجھ سے مدد مانگی ہے۔ اب

جب کہ میں وہاں جا کر اس کے خلاف کام کروں گا تو لامحالہ یہ بات
سامنے آجائے گی کہ میرا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ اس لئے
کل جب کرسٹائن یا اس کے کارکن اپنے انجام کو پہنچیں گے
تو پھر ایسا نہ ہو کہ ولیسٹرن کارمن اور پاکیشیا کے درمیان کوئی
سرکاری تنازعہ کھڑا ہو جائے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
" اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ واقعی یہ مسئلہ تو انتہائی سنجیدہ ہے۔
ولیسٹرن کارمن اور پاکیشیا کے درمیان انتہائی گہرے دوستانہ
تعلقات کے علاوہ کئی ایسے معاہدے ہیں کہ جن کا خطرہ مول نہیں
لیا جا سکتا۔ لیکن عمران بیٹے یہ ٹاپ پرائز والا کیس سیکرٹ سروس
کا سرکاری کیس تو نہیں بن سکتا۔ تم لامحالہ ذاتی حیثیت سے
وہاں کام کرو گے اور اس حیثیت سے وہاں تمہارے کام کے
نتیجے کا پاکیشیا سرکاری طور پر تو ذمہ دار نہیں ہو سکتا"۔۔۔۔
سر سلطان نے کہا۔
" آپ کی بات درست ہے سر سلطان۔ اس کیس میں میرے
ساتھ سیکرٹ سروس کا کوئی ممبر بھی نہیں جائے گا۔ لیکن میرے
پاس ایسی رپورٹیں موجود ہیں کہ اس کرسٹائن سے ولیسٹرن کار
کے وزیر اعظم اور صدر بھی بے حد تنگ ہیں۔ لیکن وہ اس کے
ہاتھوں بے بس ہیں۔ کیونکہ کرسٹائن نے اسمبلیوں کے ممبرز
اور تمام اعلیٰ حکام کو خرید رکھا ہے۔ یا انہیں بلیک میلنگ کے
ذریعے خوف زدہ کر رکھا ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے۔ اگر ولیسٹرن
کارمن کے صدر یا وزیر اعظم سے بات کی جائے تو ہو سکتا ہے

وہ اس کرسٹائن کو ہٹانے میں دلچسپی ظاہر کریں اور اس کے لئے
پاکیشیا سیکرٹ سروس کو سرکاری طور پر دعوت دیں ۔۔۔ تو پھر
سرکاری طور پر یہ کام کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
" میں تمہارا مقصد سمجھ گیا ہوں۔ لیکن ہو سکتا ہے اس
کرسٹائن نے ان کے فون وغیرہ ٹیپ کر رکھے ہوں۔ لیکن مجھے
یقین ہے کہ صدر کی ہاٹ لائن اس کی چیکنگ میں نہ آتی ہو گی
میں پاکیشیا کے صدر سے بات کرتا ہوں۔ تاکہ وہ ہاٹ لائن
پر ولیسٹرن کارمن کے صدر سے بات کر لیں۔ اگر بفرض محال وہ
سرکاری طور پر کوئی اقدام کرنے سے انکار کر دیں گے تو پھر تمہاری
ذاتی حیثیت سے وہ کسی کام کی نسبت پاکیشیا کو تو گلہ نہ دیں گے"
سر سلطان نے کہا۔
" نہیں سر سلطان۔ میرا یہ مقصد نہیں ہے۔ ایسے معاملات
کو انتہائی اعلیٰ سطح پر نہیں لے جایا جا سکتا۔ اس سے بجائے
بے پناہ پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ ہاٹ لائن پر ہونے
والی تمام گفتگو کو سرکاری طور پر محفوظ رکھا جاتا ہے۔ اور وہ سرکاری
ریکارڈ بن جاتا ہے۔ اور کل کو اگر کسی نے ولیسٹرن کارمن کی کسی عدالت
میں اس گفتگو کو بنیاد بناتے ہوئے صدر ولیسٹرن کارمن کے خلاف
مقدمہ دائر کر دیا تو ولیسٹرن کارمن میں زبردست سیاسی بحران
پیدا ہو جائے گا۔ اس لئے آپ صرف اتنا کریں کہ ولیسٹرن کارمن
کے صدر سے اپنی سرکاری حیثیت میں بات کرتے ہوئے اُسے
کہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو ان سے بات

کرنا چاہتے ہیں۔ اپنا کوئی مخصوص نمبر دیں۔ اور پھر وہ نمبر مجھے فون پر بتا دیں۔ باقی کام میں خود کر لوں گا" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گیا۔ تم واقعی انتہائی گہری باتیں بھی ذہن میں رکھتے ہو۔ خدا حافظ" ـــــ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"اب سر سلطان جیسے گھاگ سفارت کار کو بھی سفارتی بیچید گیاں مجھے پڑھانا پڑتی ہیں" ـــــ عمران نے رسیور رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ جب سے کرسٹائن کی رپورٹ عمران کو ملی تھی۔ عمران کے چہرے پر پہلی بار مسکراہٹ آئی تھی۔ ورنہ اس کے چہرے پر مسلسل چٹانوں جیسی سنجیدگی طاری رہی تھی۔

"آپ کو شاید اللہ میاں نے عقل کا کوئی سپیشل کوٹہ عنایت کر رکھا ہے۔ جس فیلڈ میں بھی آپ سامنے آتے ہیں اس فیلڈ کے بڑے بڑے ماہرین اپنے آپ کو احمق سمجھنے لگ جاتے ہیں" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والا ہے۔ اس لئے سپیشل کوٹہ کسی کو نہیں ملتا۔ صرف مسئلہ یہ ہے کہ میں تولتے وقت ڈنڈی نہیں مارتا۔ جب کہ لوگ چاہے جلدی میں یا جان بوجھ کر ڈنڈی مار جاتے ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ تولنے کا مسئلہ کہاں سے آ گیا" ـــــ بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کہا جاتا ہے۔ کہ بولنے سے پہلے بات کو تول لیا کرو۔ بس اس لئے میں اصل فرق ہے۔ میں ذرا درست طور پر تول لیتا ہوں۔ لوگ جلدی میں ڈنڈی مار جاتے ہیں" ـــــ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ اب آپ نے فیصلہ تو کر ہی لیا ہے کہ آپ کرسٹائن کے خلاف کام کریں گے اور سیکرٹ سروس کو آپ ساتھ نہیں لے جا رہے۔ تو کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ اس میں آپ کے ساتھ جاؤں" ـــــ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر سیکرٹ سروس نہ گئی تو پھر میں غور کروں گا۔ پہلے چیف آف دی سیکرٹ سروس (ٹائن) کا ذہن کے صدر سے تو بات ہو جائے" ـــــ عمران نے جواب دیا۔ اور بلیک زیرو خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ـــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"سلطان بولا نہیں کرتے جناب فرمایا کرتے ہیں۔ جی فرمایئے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بڑی جلدی تم پر چھائی ہوئی سنجیدگی دور ہو گئی ہے" ـــــ دوسری طرف سے سر سلطان نے بھی مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے۔ ابھی میں نے نکاح تو نہیں کیا۔ صرف منگ
اور منگنی کی کوئی قانونی حیثیت یا شرعی حیثیت نہیں۔
عمران نے جواب دیا۔
"کیا مطلب۔ کیا سنجیدگی کے ساتھ ساتھ تمہاری ع
غائب ہو گئی ہے۔ یہ منگنی اور شادی کا ذکر کہاں سے آ
سر سلطان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
"سنجیدگی مؤنث ہے اور مؤنث کے ساتھ منگنی
کا ہی سلسلہ چل سکتا ہے ورنہ تو آپ جانتے ہیں۔ اما
اگر معلوم ہو جائے کہ میں نے مؤنث کے صرف بچے ہی ک
جوتیاں مار مار کر کھوپڑی پلپلی کر دیں گی اور ان کی جوتیاں
ہوتی ہیں۔ کم از کم دس کلو وزن تو ایک جوتی کا ہو گا
کی جوتیاں نہیں ہیں کہ یوں لگتی ہے جیسے چمڑے کی بجا
کی بنی ہوئی ہوں۔ البتہ قیمت دکان دار ہونے کی وصو
ہیں"۔۔۔ عمران کی زبان حسب عادت پوری رفتار سے
اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔
"تم سے خدا سمجھے۔ کہاں کی بات کہاں لے جا کر جوڑ
بہرحال میں نے ویسٹرن کارمن کے صدر صاحب سے
ہے۔ تم انہیں ان کے مخصوص فون پر رنگ کر لو۔ وہ
کال کے منتظر ہیں"۔۔۔ سر سلطان نے ہنستے ہوئے
اور پھر فون نمبر بتا کر انہوں نے رابطہ ختم کر دیا۔ عمران
مسکراتے ہوئے کریڈل پر ہاتھ رکھا اور پھر لائن کٹ

نے سر سلطان کے بتلائے ہوئے نمبروں پر ویسٹرن کارمن
ملانی شروع کر دی۔
یس"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک باوقار بھاری
سنائی دی۔
چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ ایکسٹو سپیکنگ"
ن کا لہجہ مقابل سے بھی زیادہ باوقار تھا۔
اوہ یس۔ میں پریذیڈنٹ آف ویسٹرن کارمن بول رہا
ں۔ ابھی پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان
ون کیا تھا کہ آپ مجھ سے کوئی خاص بات کرنا چاہتے ہیں۔
یئے"۔۔۔ دوسری طرف سے صدر کی پر تجسس آواز
سنائی دی۔
کیا آپ کا فون خصوصی گفتگو کے لئے پوری طرح محفوظ ہے"
ن نے اسی طرح باوقار لہجے میں کہا۔
اوہ یس۔ یہ خصوصی فون ہے۔ آپ بے فکر ہو کر بات
یں"۔۔۔ دوسری طرف سے صدر نے جواب دیتے
نے کہا۔
مسٹر پریذیڈنٹ۔ ویسٹرن کارمن کی سیکورٹی ایجنسی
چیف گرسٹائن اپنی سرکاری حیثیت سے تجاوز کرتے
ئے ایسے معاملات میں ملوث ہو رہے ہیں۔ جن سے ان کا
نہیں ہے۔ مجھے ان کے بارے میں آپ سے بات کرنی
"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں آپ کی بات کا مطلب نہیں سمجھ
آپ پلیز وضاحت سے بات کریں" ——— صدر کے ل
حیرت تھی۔ اور جواب میں عمران نے ٹاپ پیمائز کے د
اس کے اثر انداز ہونے سے لے کر لارڈ ڈرابنسن کے
اور اس کے بچوں پر غیر انسانی تشدد کی تفصیلات ب

"اوہ۔ یہ تو واقعی انتہائی غلط بات ہے ——— ٹاپ
اثر انداز ہونے کا مطلب ہے کہ پوری دنیا میں ولیسٹ
کی بدنامی۔ اور حکومت ولیسٹرن کارمن کبھی اس کی ا
نہیں دے سکتی۔ اور پھر کرسٹائن کا معصوم بچوں
تشدد اور وہ بھی لارڈ ڈرابنسن جیسی بین الاقوامی شخصیت
بچوں پر۔ یہ بات بھی ناقابل برداشت ہے۔ لیکن آپ کو
تفصیلات کیسے مل گئیں" ——— صدر کے لہجے میں بے
حیرت تھی۔

"اس بات کو چھوڑیئے مسٹر پریذیڈنٹ۔ کون سی
ہے جو چھپی رہ سکتی ہے۔ اور جو کچھ میں کہہ رہا ہوں پور
سے کہہ رہا ہوں۔ اور اس کے ناقابل تردید ثبوت بھی
میرا آپ کو کال کرنے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ آپ کے
دو تجویزیں رکھی جائیں۔ ان میں سے جو آپ پسند کریں
عمل درآمد ہو جائے۔ ایک تو یہ کہ لارڈ ڈرابنسن اس کی
اس کے بچوں کو بین الاقوامی پریس کے سامنے لایا جا
اور لارڈ ڈرابنسن ٹاپ پیمائز کے اعلان پر چیف کرس

اقدامات کی پوری تفصیل بین الاقوامی پریس کے سامنے پیش کر
دیں۔ ثبوت کے طور پر ان ٹیلی فون کالوں کا ٹیپ بھی سامنے
لایا جائے۔ جس میں چیف کرسٹائن نے لارڈ ڈرابنسن کو دھمکیاں
دیں اور پھر اپنے ماتحتوں کو انہیں اغوا کرنے کے احکامات
دیئے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ان کا لارڈ ڈرابنسن کے بچوں پر
اپنے سامنے کرائے جانے والے غیر انسانی تشدد کی فلم بھی
پریس کے سامنے پیش کر دی جائے۔ اور فیصلہ دنیا کے
باشعور عوام پر چھوڑ دیا جائے" ——— عمران نے اسی طرح سرد
لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں نہیں جناب ایکسٹو۔ پلیز ایسا اقدام ہرگز مت
کریں۔ اس طرح ولیسٹرن کارمن پوری دنیا میں اس قدر رسوا
ہو جائے گا کہ اس کے شہری کسی کے سامنے سر اٹھانے کے
بھی قابل نہ رہیں گے" ——— صدر کا لہجہ اس بار انتہائی
منت بھرا تھا۔

"دوسرا اقدام یہ ہو سکتا ہے کہ آپ فوری طور پر چیف کرسٹائن
کو ان کے عہدے سے برطرف کر دیں اور پھر ان پر کھلی عدالت
میں مقدمہ چلائیں۔ کہ اس نے ٹاپ پیمائز پر اس طرح اثر انداز
ہونے اور اس قسم کا غیر انسانی تشدد کیوں کیا ہے اور عدالت
میں الزام ثابت ہو جانے پر انہیں عبرت ناک سزا دی جائے۔
اس طرح ولیسٹرن کارمن کی عزت نہ صرف بحال ہو جائے گی۔
بلکہ اس میں بے پناہ اضافہ بھی ہو جائے گا" ——— عمران نے

دوسری تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

" مسٹر ایکسٹو۔ آپ کی دوسری تجویز بے حد مثبت ہے اور ہونا تو ایسے ہی چاہیئے۔ لیکن ہمارے لئے ایسا کرنا نا ممکن ہے۔ کرسٹائن کی طاقت سے آپ واقف نہیں ہیں۔ بہرحال یہ ایک ایسا موضوع ہے۔ جس پر میں مزید کوئی گفتگو نہیں کرنا چاہتا۔ میں کرسٹائن سے بات کروں گا۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ آئندہ ایسے کاموں میں ملوث نہیں ہو گا۔ آپ پلیز اس بات کو مزید نہ اچھالیں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں آپ کے ملک کے صدر صاحب سے بات کر لوں۔ آپ جانتے تو ہوں گے کہ ویسٹرن کارمن اور پاکیشیا کے درمیان کس قدر گہرے دوستانہ تعلقات ہیں"۔۔۔۔ صدر نے آئیں بائیں شائیں کرنے کے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" انہی تعلقات کی بنا پر تو آپ سے بات ہو رہی ہے پریذیڈنٹ۔ ورنہ چیف کرسٹائن کے جرائم کی فہرست تو اتنی طویل ہے کہ اگر دوستانہ تعلقات نہ ہوتے تو اب تک چیف کرسٹائن اپنے جرائم کی سزا بھی بھگت چکا ہوتا۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ چیف کرسٹائن کے خلاف کھل کر کوئی اقدام کیوں نہیں کر سکتے۔ اور میں اس کی تفصیلات یا جواز یا عدم جواز کے بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ لیکن اگر آپ کہیں تو ویسٹرن کارمن کے اس طاقتور شخص کو اس طرح بھی سزا دی جا سکتی ہے کہ حکومت ویسٹرن کارمن پر بھی اس کا کوئی الزام

نہ آئے گا۔ اور آپ بھی ملوث نہ ہوں گے"۔۔۔۔ عمران نے آخر کار اصل بات کر دی۔

" میں آپ کا مطلب سمجھ رہا ہوں مسٹر ایکسٹو۔ اور ذاتی طور پر میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی سے بھی واقف ہوں۔ لیکن اس موضوع پر کچھ کھل کر نہیں کہہ سکتا۔ لیکن اگر ایسا ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ویسٹرن کارمن کی حکومت اور عوام یقیناً سکھ کا سانس لیں گے"۔۔۔۔ صدر نے آخر کار وہ بات گول مول انداز میں کہہ دی جو عمران ان کی زبان سے کہلوانا چاہتا تھا۔

" شکریہ۔ آپ بے فکر رہیں۔ مجھے حکومت اور آپ کی شخصیت کی ذمہ داری اور مستقبل کے بارے میں پورا احساس ہے۔ بہرحال جلد ہی ویسٹرن کارمن کے عوام یہ خوشخبری سن لیں گے۔ گڈ بائی"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" اب مسئلہ طے ہو گیا۔ اب کرسٹائن کے خلاف کوئی بھی اقدام کھل کر کیا جا سکتا ہے۔ اب اس اقدام سے ویسٹرن کارمن اور پاکیشیا کے درمیان کوئی غلط فہمی پیدا نہ ہو گی" عمران نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

" روٹ بے حد فعال اور باوسائل تنظیم ہے۔ اور کرسٹائن

کو معلوم ہو چکا ہے کہ لارڈ رابنسن نے مجھے فون کیا ہے۔ ا
جس ٹائپ کا وہ آدمی ہے وہ لامحالہ مجھ سے واقف ہو گ
اس لئے ہمیں ولیسٹرن کارمن میں بھی بالکل ویسے ہی حا
سے دوچار ہونا پڑے گا۔ جیسے حالات سے ہمارا اس
اسرائیل میں پڑتا ہے۔ چنانچہ اس مشن میں سیکرٹ سرو
بھی میرے ساتھ جائے گی۔ تاکہ فوری اور مؤثر طور پر اقدا
کئے جا سکیں۔ البتہ اس کے تمام اخراجات پاکیشیا کی
کی بجائے لارڈ رابنسن کے ٹاپ پرائز سینڈیکیٹ سے و
کئے جائیں گے"۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے
بھینچ لئے۔

"میں تو سوچ رہا تھا کہ میرا ساتھ جانے کا سکوپ بن
ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے بچوں کی طرح روٹھتے ہو
کہا۔ اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا وعدہ رہا کہ واپسی میں تمہارے لئے کوئی اچھا سا ک
ضرور لاؤں گا"۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اخ
کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ وہ عمران کا طنز اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔

عمران نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑ
اور پھر اس پر ٹائیگر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر د
فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر آن ک

"ہیلو ہیلو۔۔۔ عمران کالنگ اوور"۔۔۔ عمران نے
بار بار کال دینی شروع کر دی۔

"یس سر۔۔۔ ٹائیگر بول رہا ہوں اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر
کی آواز ٹرانسمیٹر سے برآمد ہوئی۔

"ٹائیگر۔ ولیسٹرن کارمن کی زیر زمین دنیا میں سے کسی سے تمہارے
تعلقات ہیں اوور"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ولیسٹرن کارمن۔ جی ہاں وہاں کے لوگ یہاں اکثر آتے جاتے
رہتے ہیں۔ ان میں سے شراب کا ایک سمگلر اور وہاں کی زیر زمین
دنیا کا انتہائی بااثر آدمی ہالیڈے تو میرا بہترین دوست بنا ہوا
ہے۔ اس نے کئی بار مجھے ولیسٹرن کارمن آنے کی دعوت دی
ہے اوور"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس ہالیڈے کا تعلق وہاں کی سرکاری ایجنسی روٹ سے تو
نہیں ہے اوور"۔۔۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"روٹ۔ اوہ نہیں باس۔ ایک بار اس سے گفتگو کے دوران
روٹ کا بھی ذکر آیا تھا۔ تو ہالیڈے نے بتایا تھا کہ روٹ کا چیف
جس کا نام تو اب میرے ذہن میں نہیں رہا۔ وہ اس سے زبردستی
لمبی رقم ماہانہ وصول کرتا ہے۔ جس سے وہ بے حد تنگ ہے۔
لیکن وہ کہہ رہا تھا کہ اسے رقم دیئے بغیر چارہ بھی نہیں ورنہ
ولیسٹرن کارمن میں اس کا دھندہ نہیں چل سکتا۔ وہ تو اس
کے خلاف باتیں کر رہا تھا اوور"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر تم ایسا کرو کہ فوراً ولیسٹرن کارمن چلے جاؤ وہاں
ہالیڈے کے ساتھ مل کر روٹ اس کے سیکشنز اور اگر ہو سکے
تو اس کے چیف جسے وائٹ کرسٹائن کہا جاتا ہے۔ اس کے

ہیڈکوارٹر کے بارے میں تفصیلات حاصل کرو۔ لیکن خیال ر
روٹ کو تمہاری ان سرگرمیوں کی بھنک نہ پڑ جائے۔ ورنہ ت
لاش بھی بہتی بھٹی کی نذر ہو جائے گی۔ اس وقت کرسٹائ
خلاف ایک مشن کے سلسلے میں مجھے ویسٹرن کارمن جانا ہے
میرے وہاں پہنچنے تک تم جس حد تک ممکن ہو سکے کام کر لی
تاکہ ہمارا وہاں پہنچ کر معلومات حاصل کرنے میں وقت ضائع
ہو۔ میں جلد ہی وہاں پہنچ جاؤں گا اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا
"یس باس۔ میں ابھی جو پہلی فلائٹ مل سکتی ہے اس پر
جاتا ہوں۔ آپ وہاں ہالیڈے بار کے ذریعے مجھ سے را
کر سکتے ہیں اوور"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا
اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر رسیور رکھ دیا۔
"طاہر۔ جولیا۔ صفدر۔ اور تنویر کو تیار رہنے کا حکم دے
مجھے پہلے وہاں کے لئے کچھ ضروری انتظامات کرنے پڑیں گے
انتظامات ہوتے ہی یہاں سے ویسٹرن کارمن روانہ ہو ج
گے"۔۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک ز
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کرسٹائن لارڈ رابنسن اور اس کی فیملی کے اس طرح ایکس
ہاؤس سے بچ کر نکل جانے اور ایکس ہاؤس میں موجود ریڈ روٹس
کے تمام افراد کے قتل پر واقعی پاگل سا ہو رہا تھا۔ ریڈ روٹس
پورے دارالحکومت میں پاگلوں کی طرح لارڈ رابنسن اور اسکی فیملی کو
بچا کر لے جانے والے کی تلاش میں مصروف تھے۔ لیکن اس واقعے
کو اٹھارہ گھنٹے گزر چکے تھے۔ اس کے باوجود اب تک کوئی
مثبت اطلاع نہ مل رہی تھی اور جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا
اس کا غصہ تیز ہوتا جا رہا تھا۔ وہ اس وقت بھی اپنے خاص
دفتر میں ٹہل رہا تھا۔ اس کی مٹھیاں بھنچی ہوئی تھیں اور چہرے
پر غصے کی شدت سے وحشت کے سے آثار نمودار ہو چکے تھے۔
ایکس ہاؤس میں جس طرح حملہ آور نے انتہائی تیز رفتار کارروائی
کی تھی۔ اور جس طرح وہ اچانک مین سیل میں ایمرجنسی ڈور کھول

کرا اندر آیا تھا اس سے وقتی طور پر تو کرسٹائن پر اس کا خوف د
ہو گیا تھا۔ اور چونکہ کرسٹائن نے آج تک عملی طور پر کبھی فیلڈ ور
نہ کیا تھا اور نہ اسے کبھی اس کی ضرورت پیش آئی تھی۔ اس لئے
اپنے پاس کوئی ہتھیار رکھنے کا بھی عادی نہ تھا۔ اب تک تو
صرف حکم دیتا اور اس کے حکم کی تعمیل کر دی جاتی تھی۔ لیکن
زندگی میں پہلی بار جب اسے اچانک اس افتاد سے سا
پڑا تو اس نے فوری طور پر وہاں سے فرار ہونے میں ہی عافیت
سمجھی اور وہ اپنی مخصوص کار کے ذریعے نکل آنے میں بھی کا
ہو گیا۔ اور جب وہ اپنے ایک اور محفوظ اڈے پر پہنچ گیا تو
اس نے اس آدمی کو پکڑنے اور لارڈ رابنسن اور اس
بیوی بچوں کی تلاش کے احکامات دیئے۔ لیکن یہ لوگ انتہ
حیرت انگیز طور پر غائب ہو گئے تھے۔ اور اب تک یہ معلو
نہ ہو سکا تھا کہ آخر ایکس ہاؤس پر حملہ کرنے والا کون تھ
اور وہ سب سے پہلے یہی معلوم کرنا چاہتا تھا کہ آخر وہ
ہو سکتا ہے جس نے اس قدر جرات سے کام لیا تھا اور کیو
اس نے اس کی ایک جھلک ہی دیکھی تھی۔ اس جھلک کے
مطابق تو وہ کوئی ایکریمین لگ رہا تھا۔

ابھی وہ اسی سوچ و بچار میں کمرے میں ٹہل رہا تھا کہ
رکھے ہوئے انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی۔ وہ چونک کر مڑا اور
اس نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ اس نے غصے کی شدت سے پھاڑ کھا

والے لہجے میں کہا۔

"کم بول رہا ہوں باس۔ میرے ذہن میں ابھی ایک بات
آئی ہے۔ آپ جب ایکس ہاؤس گئے تھے تو ایون سیکشن کے
انچارج زیکو کا فون آیا تھا۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ ایکریمیا کی
سپیشل ایجنسی بلیک ایگل کا چیف آرنلڈ جسے وہ اپنا دوست
بتا رہا تھا۔ آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ میں نے اسے ٹال دیا کہ
آپ ابھی ایکس ہاؤس میں مصروف ہیں۔ اور اس کے بعد ایکس
ہاؤس میں حملہ کیا گیا۔ اور آپ نے بتایا ہے کہ حملہ آور ایکریمی
تھا۔ اب تک تو یہ بات میرے ذہن سے نکل گئی تھی لیکن اب
جب یاد آئی ہے تو میں نے زیکو کو ہیڈ کوارٹر کال کیا ہے تاکہ
اس سے اس بارے میں مزید معلومات حاصل کی جا سکیں۔ اگر
آپ حکم دیں تو اسے آپ کے دفتر میں ساتھ لے آؤں" ـــــ
کم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ایکریمیا کی سپیشل ایجنسی بلیک ایگل۔ نہیں۔ اس نام کی
کوئی ایجنسی ایکریمیا میں نہیں ہے۔ ٹھیک ہے تم زیکو کو میرے
پاس لے آؤ۔ میں اس سے خود پوچھ گچھ کر دوں گا" ـــــ کرسٹائن
نے تیز لہجے میں کہا اور پھر اس نے کریڈل دبا کر تیزی سے ایک
اور نمبر پریس کر دیا۔

"یس سر ـــــ رالف بول رہا ہوں" ـــــ دوسری طرف
سے ایک اور آواز سنائی دی۔

"چیف بول رہا ہوں رالف۔ تمہاری لائبریری میں ایکریمیا

کی کسی سپیشل ایجنسی بلیک ایگل کا ریکارڈ موجود ہے" ——— کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔

" بلیک ایگل ۔ نہیں سر۔ اس نام کی کوئی ایکریمین سر
ایجنسی نہیں ہے " ——— دوسری طرف سے رالف نے حتمی
میں کہا۔

" تو پھر فوراً معلوم کر کے مجھے بتاؤ۔ کہ ایکریمیا میں بلیک ا
کا نام کون استعمال کرتا ہے " ——— کرسٹائن نے تیز
میں کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔ وہ رالف کو اچھی طرح جانتا
وہ نہ صرف ہیڈ کوارٹر کی لائبریری کا انچارج تھا۔ بلکہ اُس
ان معاملات میں انسائیکلوپیڈیا کا نام بھی دیا جاتا تھا۔ و
بھی اس کی ڈیوٹی میں یہ بات شامل تھی کہ وہ معلومات فر
کرنے والی بین الاقوامی ایجنسیوں سے مسلسل رابطہ ر
بلکہ پوری دنیا کی سیکرٹ سروسز۔ سپیشل ایجنسیوں۔ ا
بڑی بڑی مجرم تنظیموں کے بارے میں معلومات حاصل کر
رہے۔ اس لئے اُسے یقین تھا کہ رالف چند لمحوں میں بلیک
ایگل کے متعلق سب کچھ معلوم کر لے گا۔ اور پھر ہوا بھی ایس
ہی۔ زیادہ سے زیادہ دس منٹ بعد انٹرکام کی گھنٹی بج ا
اور کرسٹائن نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس " ——— کرسٹائن نے اُسی طرح سخت لہجے میں کہا

" رالف بول رہا ہوں باس۔ میں نے معلومات حاصل کر
ہیں۔ ایکریمیا میں بلیک ایگل کا نام ایک مجرم ٹرومین استعما

کرتا ہے۔ ٹرومین کا تعلق ایک بین الاقوامی خفیہ تنظیم بلیک تھنڈر
سے تھا۔ اور بلیک تھنڈر کی طرف سے وہ ایک مشن کے سلسلے
میں پاکیشیا گیا تھا۔ لیکن ناکام رہا۔ اور زخمی ہو کر واپس آیا۔
اس کے بعد بلیک تھنڈر نے اُسے ایک اور پیشہ ور قاتلہ کے
ساتھ دوبارہ پاکیشیا بھیجا۔ لیکن اس بار بھی نتیجہ وہی رہا۔ وہ
پیشہ ور قاتلہ وہاں ماری گئی۔ اور ٹرومین نے وہاں سیکرٹ
سروس کے لئے کام کرنے والے ایک خوف ناک آدمی علی عمران
سے مل کر بلیک تھنڈر کے خلاف بغاوت کر دی۔ بلیک تھنڈر
نے اُس کے قتل کے احکامات جاری کر رکھے ہیں۔ اور اب بلیک
تھنڈر کے ایجنٹ اس کی تلاش میں ہیں۔ لیکن وہ غائب
ہے" ——— رالف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اس کی
رپورٹ سن کر کرسٹائن کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی گئیں۔

" تم نے ایک عام سے مجرم کے بارے میں اس قدر جلد
ایسی تفصیلات کیسے معلوم کر لیں۔ تمہاری کارکردگی نے واقعی
مجھے حیران کر دیا ہے " ——— کرسٹائن نے حیرت اور تحسین سے
بھرے لہجے میں کہا۔

" شکریہ باس۔ آپ کے یہ تعریفی الفاظ میرے لئے بہت
بڑا اعزاز ہیں۔ میں نے ایکریمیا میں موجود ایک ایسے شخص سے
فون پر رابطہ کیا ہے۔ جو اس قسم کی معلومات رکھنے میں مشہور
ہے۔ اس سے مجھے یہ اطلاعات ملی ہیں" ——— دوسری طرف سے
کہا گیا اور کرسٹائن نے سر ہلا دیا۔

"اچھا اب یہ معلوم کر کے مجھے بتاؤ کہ کیا اس ٹرومین کے ایو
سیکشن کے انچارج زیکو سے بھی تعلقات ہیں۔ اور اگر ہیں
کس حیثیت میں ہیں"۔۔۔۔ کرسٹائن نے اُسے ہدایت د
ہوئے کہا۔

"یس باس۔ میں ابھی معلوم کر لیتا ہوں"۔۔۔۔ دوسری
سے جواب دیا گیا۔ اور کرسٹائن نے رسیور رکھ دیا۔ ا
بات کچھ واضح ہوتی جارہی تھی۔ یہ اطلاع تو اُسے مل چکی تھی
لارڈ رابنسن نے علی عمران کو مدد کے لئے فون کیا تھا۔ اور اس
کے بعد یہ شخص ٹرومین سامنے آرہا ہے۔ جس کا تعلق بھی اس
عمران سے ثابت ہو رہا ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ عمران نے
خود سامنے آنے کی بجائے اس ٹرومین کو آگے کیا ہے۔ اور
یہ ٹرومین وہی ہے۔ جس کے متعلق زیکو نے کم سے بات کی تھی
تو پھر وہ اس ٹرومین کو ٹریس کرلے گا۔ اور ایک بار ٹرومین
ہو گیا تو پھر اس لارڈ رابنسن کا بھی پتہ چل جائے گا۔ ابھی وہ ک
یہ بیٹھا باتیں سوچ رہا تھا کہ انٹرکام کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھ
اور کرسٹائن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ کرسٹائن نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"کم بول رہا ہوں باس۔ زیکو ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا ہے۔ م
نے اپنے طور پر اس سے بات کی ہے۔ وہ تو سرے سے اس ک
کال سے ہی مکر رہا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اس نے تو مجھے ک
کال کی ہی نہیں اور نہ ہی وہ کسی بلیک ایگل کے یا اس

چیف کے بارے میں کچھ جانتا ہے"۔۔۔۔ کم نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں خود اس سے بات کر دوں گا۔ لیکن ابھی نہیں۔
ابھی میں ایک ضروری کام میں مصروف ہوں۔ اُسے بٹھاؤ۔ جب
میں فارغ ہوں گا تو اُسے کال کر لوں گا"۔۔۔۔ کرسٹائن نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

پھر تقریباً پانچ منٹ بعد ایک بار پھر انٹرکام کی گھنٹی بج
اٹھی۔ اور کرسٹائن سمجھ گیا کہ اس بار کال رالف کی طرف سے
ہو گی۔ اور اُسے رالف کی کال کا ہی انتظار تھا۔ اس نے ہاتھ
بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ کرسٹائن نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"رالف بول رہا ہوں باس۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ ٹرومین
کے زیکو سے بہت پرانے اور گہرے تعلقات ہیں۔ بلکہ زیکو کا
کاروبار بھی ایکریمیا میں اس ٹرومین کی وجہ سے کامیاب جارہا
ہے۔ اور باس یہ ٹرومین کل زیکو سے ملنے آیا تھا۔ زیکو کے
خاص آدمی سے میری بات ہوئی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ وہ
زیکو کے خاص کمرے میں موجود تھا کہ ٹرومین آیا اور پھر وہ زیکو
سے مل کر چلا گیا"۔۔۔۔ رالف نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ آدمی ٹرومین کو خود پہچانتا ہے"۔۔۔۔ کرسٹائن
نے پوچھا۔

"نہیں باس۔ وہ ٹرومین میک اپ میں تھا۔ البتہ اس نے
خود دروازے پر اس آدمی کو بتایا تھا کہ وہ زیکو سے کہہ دے

کہ ٹرومین ملنے آیا ہے" ـــــ رالف نے جواب دیا۔ اور کرسٹا
نے اوکے کہہ کر ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور رابطہ کاٹ کر
اس نے کم والا بٹن پریس کر دیا۔
" کم بول رہا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے کم کی آواز
سنائی دی۔
" زیکو کو لے کر میرے کمرے میں آجاؤ۔ مگر خیال رکھنا اُسے
قطعی طور پر غیر مسلح ہونا چاہیئے" ـــــ کرسٹائن نے تیز لہجے
میں کہا۔
" یس باس" ـــــ دوسری طرف سے کم نے مؤدبانہ لہجے
میں کہا۔ اور کرسٹائن نے رسیور رکھ کر میز کی دراز کھولی
اور اس کے اندر رکھا ہوا ایک ریوالور نکال کر اس نے اس کا
سیفٹی کیچ ہٹایا اور اُسے اپنے کوٹ کی جیب میں رکھ لیا۔ چند
لمحوں بعد دروازے پر دستک ہوئی۔
" یس ـــــ کم ان" ـــــ کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔
دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور دو آدمی یکے بعد دیگرے اند
داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک کم تھا۔ ہیڈ کوارٹر کا انچارج
وہ چھریرے بدن اور درمیانے قد کا نوجوان تھا۔ جب کہ ا
کے پیچھے آنے والا لمبا تڑنگا نوجوان تھا۔
" یہ زیکو ہے باس۔ الیون سیکشن کا انچارج" ـــــ کم نے
کرسی پر بیٹھے چیف کو مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے
ساتھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ لمبے تڑنگے آدمی نے

زیکو کہا گیا تھا آگے بڑھ کر کم سے بھی زیادہ مؤدبانہ انداز میں
سلام کیا۔
" بیٹھ جاؤ زیکو۔ اور کم تم بھی" ـــــ چیف نے تیز اور درشت
لہجے میں کہا اور وہ دونوں میز کی دوسری طرف موجود کرسیوں
پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئے۔
" زیکو۔ میری ایک بات کان کھول کر سن لو۔ میں اپنے آدمیوں
پر اندھا اعتماد کرتا ہوں۔ لیکن جو آدمی میرے اعتماد کو دھوکہ دینے
کی کوشش کرتے ہیں اُسے عبرت ناک سزا بھی دیتا ہوں۔ اور
یہ بھی سن لو کہ میرے پاس معلومات کے ایسے ذرائع بھی موجود ہیں
کہ پورے ولیسٹرن کارمن میں رینگنے والے کیڑے کی حرکت
اور اڑنے والی مکھی کے پروں کی آواز بھی مجھ تک پہنچ جاتی ہے۔
اس لئے مجھے دھوکہ دینے یا مجھ سے کچھ چھپانے کا مطلب عبرتناک
موت ہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے اب تم مجھے بتاؤ کہ تم نے جس
ایک ایگل کے چیف کے سلسلے میں کم کو فون کیا تھا وہ دراصل
کون تھا" ـــــ کرسٹائن نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔
" میں نے تو کوئی فون نہیں کیا باس۔ میں نے پہلے بھی کم کو بتایا
ہے" ـــــ زیکو نے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن کرسٹائن کو
اس کی آواز میں موجود خوف کی لرزش واضح طور پر محسوس ہوئی
تھی۔
" بلیک تھنڈر کے ٹرومین کو جانتے ہو" ـــــ اچانک کرسٹائن
نے تیز اور سرد لہجے میں کہا۔

"ٹرومین — جج — جی ہاں جانتا ہوں ۔ وہ میرا محسن ہے اور دوست بھی" —— زیکو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا ۔

"ٹرومین اپنے آپ کو بلیک ایگل کہلاتا ہے ۔ اور وہ کل تم بار میں آیا ۔ اور پھر تم نے کم کو فون کیا ۔ کم نے تمہیں بتایا کہ ایکس ہاؤس گیا ہوا ہوں اور تم نے ٹرومین کو بتا دیا ۔ ٹرومین ۔ ایکس ہاؤس پر حملہ کیا اور وہاں سے میرے قیدیوں کو چھڑا کر گیا ۔ اور اب تم کہہ رہے ہو کہ تم نے فون ہی نہیں کیا ۔ حالانکہ اس فون کی ٹیپ بھی میرے پاس موجود ہے ۔ اور تمہارے خاص آدمیوں کے بیانات بھی ۔ اب بولو" —— کرسٹائن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا ۔

"میں معافی چاہتا ہوں چیف ۔ واقعی ٹرومین میرے پاس آیا اور میں نے کم کو فون کیا تھا ۔ میں نے فون سے انکار اس لئے کیا ہے کہ مجھے بھی یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ ایکس ہاؤس پر حملہ آور ہی ہو سکتا ہے ۔ بہرحال میں ہر سزا بھگتنے کے لئے تیار ہوں" زیکو نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔ اور کرسٹائن بے اختیار مسکرا دیا ۔

"تم نے جس طرح سچی بات کر دی ہے اس سے میرا غصہ ختم ہو گیا ہے ۔ لیکن اس کے بعد دوسرا جھوٹ قابل برداشت نہ ہو گا" —— کرسٹائن نے سرد لہجے میں کہا ۔ اور زیکو کا زرد پڑتا ہوا چہرہ تیزی سے کھل اٹھا ۔ جب کہ کم کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔ کیونکہ یہ کرسٹائن کے مزاج کے ب

خلاف بات تھی ۔ بہرحال وہ کیا کہہ سکتا تھا ۔ اس لئے خاموش بیٹھا رہا ۔

"شکریہ چیف ۔ میں اب جھوٹ نہیں بولوں گا" —— زیکو نے کہا ۔

"ٹرومین اس وقت کہاں ہو گا ۔ اگر تم ٹرومین تک میرے آدمیوں کو پہنچا دو تو تمہارے عہدے میں بھی ترقی ہو سکتی ہے ۔ ورنہ ......" —— کرسٹائن نے بھیڑیئے کے سے انداز میں غراتے ہوئے کہا ۔

"باس ۔ ٹرومین اگر دارالحکومت میں ہے تو پھر وہ لازماً زرشا بار کے نیچے موجود تہہ خانے میں ہو گا وہ اس کا خاص خفیہ اڈہ ہے ۔ زرشا بار کا مالک بھی وہ خود ہے" —— زیکو نے جواب دیا ۔

"فون کر کے میرے سامنے معلوم کرو" —— کرسٹائن نے کہا ۔ اور کم نے جلدی سے سیاہ رنگ کے ایک فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کر کے رسیور زیکو کی طرف بڑھا دیا ۔ ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تاکہ آواز سب کو سنائی دیتی رہے ۔

"زرشا بار" —— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

"زیکو بول رہا ہوں ۔ بلیک ایگل سے بات کراؤ" —— زیکو نے تحکمانہ لہجے میں کہا ۔

"یس سر —— ہولڈ آن کریں" —— دوسری طرف سے کہا گیا ۔ اور چند لمحوں بعد رسیور پر ایک بھاری آواز ابھری ۔

"یس بلیک ایگل —— کیا بات ہے زیکو۔ خیریت" —— بھار[ی]
آواز میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"ٹرومین۔ ایک اہم مسئلہ پیش آگیا ہے۔ چیف کو کسی طرح معلو[م]
ہو گیا ہے کہ میں نے کم سے تمہارے متعلق فون کیا تھا۔ اب وہ
بضد ہے کہ میں اُسے تمہارے متعلق تفصیل بتاؤں۔ اور تم جا[نتے]
ہو کہ چیف سے کچھ چھپانا ناممکن ہے۔ اس لئے میں نے تمہیں فو[ن]
کیا ہے کہ اگر تم اگر چاہو تو اپنی حفاظت کا انتظام کر لو" —— زیک[و]
نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"حفاظت کا انتظام۔ وہ کس لئے۔ میرا تمہارے چیف سے ک[یا]
تعلق پیدا ہو گیا۔ وہ تو ایک مسئلہ تھا جس کے لئے میں اس [سے]
ملنا چاہتا تھا۔ اب وہ مسئلہ ہی ختم ہو گیا ہے" —— دوسر[ی]
طرف سے ٹرومین کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ میں خواہ مخواہ ڈر رہا تھا۔ کہ میرے مح[سن]
پر کوئی آنچ نہ آ جائے۔ اوکے۔ گڈ بائی" —— زیکو نے ا[یک]
طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کم۔ اس زرشاباد کو گھیرنے کے احکامات جاری کر دو۔ فو[راً]" ——
کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا اور کم نے سر ہلاتے ہوئے جی[ب]
سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن دبا کر اس [نے]
تیزی سے کسی کو ہدایات دینی شروع کر دیں۔

"ٹرومین کا حلیہ بتاؤ" —— کرسٹائن نے تیز لہجے میں
اور جواب میں زیکو نے حلیہ بتا دیا۔

"کم فوراً اس آدمی کو اغوا کر کے نمبر تھری پوائنٹ پہنچنے کے
احکامات دے دو۔ اسے فار گیس سے پہلے بے ہوش کرنا پھر اغوا
کرنا۔ خاصا تیز آدمی ہے" —— کرسٹائن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔
اور کم نے ایک بار پھر وہی چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور دوبارہ ہدایات
دینے میں مصروف ہو گیا۔

"ہونہہ۔ تو تم نے فون کر کے اس ٹرومین کو ہوشیار کرنے کی
کوشش کی۔ کیوں" —— کرسٹائن کا لہجہ یک لخت بدل گیا
تھا۔ آنکھوں سے شعلے سے نکلنے لگے تھے۔

"نہیں باس میں نے تو ....." —— زیکو نے کرسٹائن کا
لہجہ بدلتے دیکھ کر گھبرا کر وضاحت کرنی شروع ہی کی تھی کہ کرسٹائن
کا کوٹ کی جیب میں موجود ہاتھ باہر آیا اور دوسرے لمحے دھماکے
کے ساتھ ہی زیکو چیخ مار کر کرسی سمیت پیچھے فرش پر الٹ گیا۔
اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"اسے اٹھا کر برقی بھٹی میں ڈال دو اور جیسے ہی یہ ٹرومین پوائنٹ
تھری پر پہنچے مجھے اطلاع دینا" —— کرسٹائن نے ریوالور
میز کی دراز کھول کر اس میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"یس باس" —— کم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور جھک کر
اس نے فرش پر پڑی ہوئی زیکو کی لاش اٹھائی اور بیرونی دروازے
کی طرف بڑھ گیا۔

ٹرومین نے ریسیور کریڈل پر رکھا تو اس کے چہرے
پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ زیکو کی کال اُسے چونکا دینے وا[لی]
تھی۔ اس لئے وہ جلدی سے اٹھا اور ایک الماری کی طرف بڑھ
گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے ایک ماسک نکا[لا]
اور اسے سر اور چہرے پر چڑھا کر اس نے ہاتھوں سے اُسے
تیزی سے تھپتھپانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں تک ایسا کرنے [کے]
بعد وہ مڑا اور ایک سائیڈ پر بنے ہوئے دروازے کی طرف
بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور دوسری طرف موجود تنگ
سی راہداری میں سے گزرتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ یہ اس تہہ خا[نے]
کا ایک خفیہ راستہ تھا۔ جو بار کی عقبی گلی میں کھلتا تھا۔ اور
وہاں سے وہ آسانی سے مین روڈ پر پہنچ سکتا تھا۔ لیکن دروازہ
کھول کر اس نے جیسے ہی عقبی گلی میں قدم رکھا۔ اچانک سائیں

[تیز] آواز کے ساتھ ہی اس کی ناک کے عین اوپر کوئی غبارہ سا پھٹا۔
اور ٹرومین کا ذہن اس طرح تاریک ہو گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا
ہے۔ پھر جیسے اتھاہ تاریکی میں کوئی جگنو چمکتا ہے اس طرح اس
کے تاریک ذہن میں جگنو سا چمکا اور پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی
تیز ہوتی گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں سابقہ منظر کی فلم
[سی] چل اٹھی۔ اور اس نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔ لیکن
دوسرے لمحے بے اختیار اس کے ہونٹ بھنچ سے گئے۔ اس
نے اپنے آپ کو ایک کمرے کے عین درمیان میں کھڑے ہوئے
دیکھا۔ اس کے پیر تو زمین پر ٹکے ہوئے تھے لیکن دونوں ہاتھوں
[میں] زنجیریں تھیں۔ جو اوپر چھت میں لگے ہوئے کنڈوں سے
منسلک تھیں۔ اور اس کے دونوں بازو اوپر کو اٹھے ہوئے تھے۔
اور دونوں بازوؤں پر اس طرح دباؤ تھا جیسے بازوؤں میں موجود
[پس]لیں ٹوٹ رہی ہوں۔ پیروں میں بھی زنجیریں تھیں جو عقب میں
[فر]ش میں فکسڈ کنڈوں سے منسلک تھیں۔ بازوؤں میں درد
کی وجہ وہ سمجھ گیا کہ بے ہوشی کے عالم میں اس کے جسم کا سارا
بوجھ بازوؤں پر ہی رہا ہو گا۔ لیکن ہوش میں آتے ہی وہ سیدھا
ہو کر کھڑا ہو گیا۔ تو بازوؤں پر پڑنے والا دباؤ ختم ہو گیا۔ اس
کے سامنے ایک مقامی نوجوان کھڑا تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں
ایک سرنج تھی جب کہ کاندھے سے مشین گن لٹک رہی تھی۔
"ہوش آ گیا تمہیں۔ اوکے" ——— اس نوجوان نے اس
طرح مسکراتے ہوئے کہا جیسے صدیوں سے ٹرومین کے ہوش

یں آنے کا منتظر رہا ہو۔
" میں کہاں ہوں۔ اور تم کون ہو" ـــــ ٹرومین نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔
" میرا نام رچرڈ ہے۔ اور تم اس وقت ریڈ روٹ کے ہوا
ٹھری پر موجود ہو۔ ابھی چیف یہاں پہنچنے والا ہے" ـــــ ا
نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ
کوئی بات ہوتی۔ سامنے دیوار میں موجود بند دروازہ کھلا
ٹرومین نے کرسٹائن کو اندر آتے دیکھا۔ وہ اس کی ایک
چونکہ ایکس ہاؤس میں دیکھ چکا تھا۔ اس لئے وہ اسے د
ہی پہچان گیا تھا۔ اس کے پیچھے دو مقامی نوجوان تھے جن
ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔
" ہونہہ تو تم ہو ٹرومین۔ عرف بلیک ایگل۔ جسے اس پاکی
علی عمران نے میرے مقابلے پر بھیجا ہے" ـــــ کرسٹائن ۔
اندر آتے ہی زہر خند لہجے میں ٹرومین کو دیکھتے ہوئے کہا
" ٹرومین۔ بلیک ایگل۔ پاکیشیائی عمران۔ یہ کیا بکواس
یہ تم نے مجھے یہاں کیوں باندھ رکھا ہے اور کون ہو تم" ـــــ
ٹرومین نے سخت لہجے میں کہا تو کرسٹائن اس طرح کھلکھ
ہنس پڑا جیسے ٹرومین کی بجائے کسی بچے نے اس سے مضحکہ
قسم کی بات کی ہو۔
" تمہاری آواز میں پہچانتا ہوں مسٹر ٹرومین۔ کیونکہ تمہا
دوست زیکو نے میرے سامنے تمہیں فون کیا تھا اور دو

بات یہ کہ ایکس ہاؤس میں تمہاری جھلک میں دیکھ چکا ہوں۔ اور
پھر مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ تمہارے چہرے پر ماسک تھا۔
جو اتار دیا گیا ہے۔ اس لئے تمہارا اس طرح کا رویہ اب
ایک فضول سی بات ہے۔ مجھے تم نے یہ بتانا ہے کہ لارڈ
ابنسن اس کی بیوی اور بچے اس وقت کہاں ہیں۔ میں انہیں
فوری طور پر واپس حاصل کرنا چاہتا ہوں" ـــــ کرسٹائن
نے انتہائی سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
" وہ ویسٹرن کارمن میں موجود نہیں ہیں۔ اور یہ بھی بتا دوں
کہ میں نے ان سے ایک بات طے کر رکھی ہے۔ اگر میں نے انہیں
روزانہ ٹرانسمیٹر کال پر اوکے کا سگنل نہ دیا تو وہ فوراً
بین الاقوامی پریس کے سامنے آجائیں گے اور پھر پریس میں
تمہاری ان کے ساتھ کی گئی ساری کارروائی مع فلموں اور
ٹیپوں کے آجائے گی۔ اس کا نتیجہ بہرحال تم اچھی طرح سمجھ
سکتے ہو" ـــــ ٹرومین نے سخت لہجے میں کہا۔
" میں روٹ کا چیف ہوں سمجھے۔ تمہاری طرح تھرڈ کلاس مجرم
نہیں ہوں۔ اس لئے یہ تھرڈ ریٹ مجرموں جیسی باتیں میرے
ساتھ آئندہ مت کرنا۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ یہ لوگ کہاں ہیں۔ ایکریمیا
چھوڑ افریقہ میں کیوں نہ ہوں میں انہیں واپس لے آنے کی
طاقت رکھتا ہوں۔ بولو کہاں ہیں وہ۔ ان کا پورا پتہ بتاؤ"
کرسٹائن نے غراتے ہوئے کہا۔
" میں تمہیں اس بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا۔ اس لئے وقت

ضائع مت کرو۔ اور جو تشدد تم مجھ پر کرنا چاہتے ہو۔ اس کا آغاز کر دو"۔۔۔۔ ٹرومین نے انتہائی بے باک لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ دلیر بن رہے ہو۔ ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ تم میں کتنی قوت برداشت ہے"۔۔۔۔ کرسٹائن نے زہر خند لہجے میں اور پھر گردن موڑ کر وہ پہلے سے موجود نوجوان سے مخاطب ہو

"رچرڈ"۔۔۔۔ کرسٹائن نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس چیف"۔۔۔۔ رچرڈ نے فوراً ہی اٹینشن ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"خاردار کوڑا الماری سے نکالو۔ اور اس پر اس وقت تک برساتے رہو جب تک یہ زبان کھولنے پر مجبور نہ ہو جائے۔ اگر تمہارا ہاتھ ایک لمحے کے لئے بھی سست ہوا تو پھر تمہاری بوٹیاں میں اپنے ہاتھوں سے اڑا دوں گا"۔۔۔۔ کرسٹائن نے کہا۔

"یس چیف"۔۔۔۔ رچرڈ نے کہا۔ اور تیزی سے ایک طرف دیوار میں نصب الماری کی طرف بڑھ گیا۔

ٹرومین نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اُسے معلوم تھا کہ یہ درندے جب معصوم بچوں پر ہولناک قسم کا تشدد کرا سکتا ہے تو ہے وہ اس سے رعایت کیوں کرنے لگے گا۔

"ٹھہرو۔ رک جاؤ۔ اگر میں لارڈ رابنسن کا پتہ بتا دوں تو کیا مجھے چھوڑ دو گے"۔۔۔۔ ٹرومین نے تیز لہجے میں کہا۔

"چھوڑنے والی بات تو ناممکن ہے ٹرومین۔ تم نے کرسٹائن

کے ہاتھوں سے شکار چھیننے کی گستاخی کی ہے۔ اور اس گستاخی کی سزا موت ہے۔ لیکن تمہاری موت آسان کر دینے پر غور کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ کرسٹائن نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری بات سن لو چیف صاحب۔ تم چاہے جس قدر بھی طاقتور ہو۔ لیکن اس جگہ تک نہیں پہنچ سکتے جہاں لارڈ رابنسن موجود ہے۔ اور میں نے درست کہا ہے کہ اگر میں نے اوکے کا سگنل نہ دیا تو واقعی لارڈ رابنسن بین الاقوامی پولیس کانفرنس طلب کر لے گا۔ اور چونکہ مجھے براہ راست اس لارڈ رابنسن اس کے ٹاپ پرائم یا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں نے تو اس عمران سے بھاری رقم وصول کر کے یہ کارروائی کی ہے۔ میرا مقصد صرف روپیہ کمانا ہے۔ اور وہ میں نے کما لیا۔ اب اگر تم مجھ سے معاہدہ کر لو کہ تم مجھے چھوڑ دو تو میں اس لارڈ رابنسن کو اس کے بیوی بچوں سمیت خود تمہارے حوالے کر سکتا ہوں۔ اس کے بعد وہ عمران جانے اور تم جانو"۔۔۔۔ ٹرومین نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ معاہدہ ہو گیا۔ بولو کہاں ہیں وہ"۔۔۔۔ کرسٹائن نے فوراً ہی رضامندی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"اس طرح نہیں۔ مجھے اس گرفت سے آزاد کرو۔ میں تمہارے اور تمہارے آدمیوں سمیت چل کر اس جگہ کی نشاندہی کر دوں گا۔ اور یہ بھی سن لو کہ لارڈ رابنسن ایکریمیا نہیں گیا یہیں دارالحکومت کے

ایک خفیہ مقام پر موجود ہے" ____ ٹرومین نے کہا۔ اور کرسٹائن
اس کی آخری بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔
" ویری گڈ۔ یہاں ہیں تو پھر تو اور بھی اچھا ہے۔ لیکن سنو ٹرومین
جب تک لارڈ رابنسن برآمد نہیں ہوتا تم رہا نہیں ہو سکتے۔ البتہ
وعدہ رہا کہ جیسے ہی وہ برآمد ہوا تمہیں رہا کر دیا جائے گا۔ اگر تم
میرے وعدے پر اعتماد کر سکتے ہو تو کر لو۔ ورنہ دوسری صورت میں
جب خاردار ہنٹر تمہارے جسم کی بوٹیاں اڑائے گا تو تم خود ہی وہ
جگہ بتا دو گے۔ اس طرح معاہدے کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔ بولو
کیا چاہتے ہو" ____ کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔
" اوکے۔ معاہدہ ہو گیا۔ مجھے تم پر اعتماد ہے۔ لارڈ رابنسن
کروگل قصبے سے پچیس کلو میٹر مشرق کی طرف زرعی فارم ایورگرین
میں موجود ہے" ____ ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" اوکے۔ میں چیک کر لوں۔ اس کے بعد معاہدے پر عمل درآمد ہو
گا۔ تب تک تم ایسے ہی رہو گے" ____ کرسٹائن نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی سے واپس دروازے کی طرف
مڑ گیا۔ اس کے پیچھے آنے والے دونوں مسلح افراد بھی چلے گئے۔ لیکن
وہ رچرڈ ویسے ہی وہاں موجود رہا۔
" مسٹر رچرڈ۔ کیا تم مجھے شراب نہیں پلا سکتے۔ بہت پیاس
لگی ہوئی ہے۔ اب تو تمہارے باس سے میرا معاہدہ ہو گیا" ____
ٹرومین نے رچرڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور رچرڈ طنزیہ انداز میں
ہنس پڑا۔

" ٹھیک ہے پلا دیتا ہوں۔ معاہدہ تو جو ہے سو ہے" ____
رچرڈ نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر جیسے ہی اس
کے عقب میں دروازہ بند ہوا۔ ٹرومین نے جلدی سے اپنے بائیں ہاتھ
سے اوپر زنجیر کو پکڑا۔ اور اپنے جسم کو اتنا اونچا کر لیا جتنا نیچے پیروں
میں موجود زنجیریں اُسے اجازت دے سکتی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی
اس نے دایاں ہاتھ تیزی سے بائیں ہاتھ کی طرف کیا چونکہ وہ کچھ اوپر
کو اٹھ گیا تھا۔ اور اس کا وزن بھی صرف بائیں ہاتھ والی زنجیر پر تھا۔
اس لئے دائیں ہاتھ والی زنجیر خاصی ڈھیلی ہو چکی تھی۔ اس نے تیزی سے
دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی طرف بڑھایا۔ اور اس کے لبوں پر مسکراہٹ
آ گئی۔ کیونکہ اس ترکیب سے اس کا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی کلائی پر
پر اس جگہ پہنچ گیا جہاں وہ بیلٹ اس کی کلائی میں بندھی ہوئی تھی جس
سے زنجیر منسلک تھی۔ دوسرے لمحے ٹٹول کر اس نے جلدی سے
اس کا بکل کھول دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا دایاں ہاتھ زنجیر
کی گرفت سے آزاد ہو گیا۔ چونکہ اس کا سارا وزن بائیں ہاتھ پر
تھا۔ اس لئے ہاتھ آزاد ہوتے ہی اس کے جسم کو جھٹکا لگا اور اس
کے قدم زمین پر جم گئے۔ لیکن اب چونکہ اس کا دایاں ہاتھ آزاد ہو
چکا تھا۔ اس لئے اس نے بجلی کی سی تیزی سے دائیں ہاتھ سے بائیں
کلائی پر بندھی ہوئی بیلٹ کا بکل کھولنا شروع کر دیا۔ جیسے ہی بکل
کھلا اس نے دونوں ہاتھوں ایک بار پھر بلند کئے اور تیزی سے
لٹکتی ہوئی زنجیروں کی بیلٹس کو دونوں ہاتھوں میں اس طرح پکڑ لیا۔
کہ آنے والے کو فوری طور پر محسوس نہ ہو سکے کہ اس کے ہاتھ

آزاد ہو چکے ہیں۔ زنجیریں چونکہ جھول رہی تھیں۔ اس لئے اسے چند
انہیں پکڑنے میں صرف ہو گئے۔ لیکن جیسے ہی زنجیریں اس کی گرفت
آئیں اُسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور رچرڈ ہاتھ میں بوتل اٹھا
اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک نظر ٹرومین پہ ڈالی اور پھر مطمئن ا
میں آگے بڑھ آیا۔ چونکہ ٹرومین کے ہاتھ اُسی طرح سر سے بلند تھے
اس کے ہاتھوں میں بلیٹس پکڑی ہوئی تھیں۔ اور شاید رچرڈ کے
میں بھی نہ تھا کہ اس طرح بندھا ہوا ٹرومین کس طرح اپنے ہاتھ
آزاد کرا سکتا ہے اور وہ بھی اتنے کم وقت میں۔

"واہ۔ یہ تو بڑی قیمتی شراب ہے۔ شکریہ"۔۔۔۔۔ ٹرومین
مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے سوچا شاید یہ تمہاری زندگی کی آخری شراب
اس لئے قیمتی ہی پلا دوں"۔۔۔۔۔ رچرڈ نے بوتل کا ڈھکن کھول
ٹرومین کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اور پھر ٹرومین کے قریب پہ
اس نے بوتل والا ہاتھ اٹھایا۔ اور بوتل کو ٹرومین کے منہ کی طرف
لیکن دوسرے لمحے ٹرومین کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت
آئے۔ اور رچرڈ کے حلق سے بھنچی بھنچی سی چیخ نکلی اور اس کے
اس کا جسم یک لخت ڈھیلا پڑ کر ٹرومین کے ہاتھوں میں لٹک
رہ گیا۔ ٹرومین نے پوری قوت سے دونوں ہاتھوں سے اس
چہرے کو دونوں سائیڈوں سے جکڑ لیا تھا۔ اور یہ ضرب اس
اچانک اور زوردار تھی کہ رچرڈ کا چہرہ بھی تھوڑا سا پچک گیا
اس کی ناک اور منہ سے خون نکلنے لگا تھا۔ ٹرومین نے ہاتھ علیح

اور رچرڈ بے ہوش ہو کر وہیں اس کے قدموں میں ہی گر گیا۔ شراب کی
بوتل پہلے ہی رچرڈ کے ہاتھوں سے گر کر فرش پہ ٹوٹ چکی تھی ٹرومین
نے ایسا اس لئے کیا تھا کہ رچرڈ ضرب کھا کر اگر دور جا گرتا تو جب
تک ٹرومین اپنے پیروں پہ بندھی ہوئی بلیٹس کھولتا۔ رچرڈ اس پہ
فائر کھول سکتا تھا۔ لیکن اب رچرڈ اس کے سامنے قدموں میں فرش
پہ ڈھیر ہوا پڑا تھا۔ ٹرومین تیزی سے جھکا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے
اس نے اپنے دونوں پیروں میں بندھی ہوئی بلیٹس کھول ڈالیں۔
اب وہ آزاد ہو چکا تھا۔ آزاد ہوتے ہی وہ رچرڈ پہ جھک گیا۔
لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔
رچرڈ مر چکا تھا۔ ٹرومین کے اس کے چہرے اور سر کے دونوں اطراف
میں پوری قوت سے پڑنے والے جھٹکوں نے شاید اس کا دماغ ہی
پھاڑ دیا تھا۔ اس کی ناک اور منہ سے خون نکل کر فرش پہ بہہ کر
خشک ہو چکا تھا۔ ٹرومین نے جلدی سے اس کے کاندھے سے
مشین گن اتاری۔ اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے
جان بوجھ کر ایک دور دراز کے قصبے کا پتہ کرسٹائن کو دے
دیا تھا۔ اور اُسے معلوم تھا کہ کرسٹائن کے نزدیک لارڈ رابنسن
کی اہمیت اس قدر ہے کہ وہ خود اُسے پکڑنے کے لئے ساتھ
جائے گا۔ وہ اس اہم کام کو صرف اپنے آدمیوں پہ نہ چھوڑ سکتا
تھا۔ اور ٹرومین نے صرف اپنے آپ کو آزاد کرانے کا موقع حاصل
کرنے کے لئے یہ چکر چلایا تھا۔ ورنہ لارڈ رابنسن واقعی ایکریمیا
پہنچ چکا تھا۔ ٹرومین نے مشین گن سنبھالی اور دروازہ کر اس کمرے

دوسری طرف موجود راہداری میں پہنچ گیا۔ راہداری کی دوسری طرف
ایک برآمدہ سا نظر آ رہا تھا۔ لیکن کوٹھی پر جس قسم کی خاموشی طاری تھی
اس سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہاں رچرڈ کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود
نہیں ہے۔ اور واقعی اس نے پوری کوٹھی چھان ماری۔ لیکن وہاں
کوئی آدمی نہ تھا۔ ٹرومین کو معلوم تھا کہ جب کرسٹائن کو وہاں
لارڈ رابنسن نہ ملے گا تو وہ پاگلوں کی طرح اس پر ٹوٹ پڑنے کے
لئے دوڑ پڑے گا۔ لیکن ٹرومین کوٹھی کے اندر رہ کر اس کا انتظار
نہ کر سکتا تھا۔ کیونکہ اس طرح وہ پھنس بھی سکتا تھا۔ چنانچہ وہ
تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی
کھولی۔ اور پھر باہر آ گیا۔ ادھر ادھر دیکھنے کے بعد اُسے معلوم
گیا کہ وہ اس وقت آک ویل کالونی میں ہے۔ یہ کالونی دارالحکومت
کے شمال مشرقی کونے میں تھی۔ ٹرومین کی نظریں سامنے والی کوٹھی
جم گئیں۔ دوسرے لمحے اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی۔ و
تیزی سے اس کوٹھی کے گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ کوٹھی نو تعمیر ش
تھی۔ اور اس کے گیٹ پر کرائے کے لئے خالی ہے کا خاص نشا
موجود تھا۔ ٹرومین کوٹھی کی سائیڈ سے ہوتا ہوا اس کے عقبی طرف
آ گیا۔ اور چند لمحوں بعد وہ اس کی عقبی دیوار پھلانگ کر اندر پہنچ
تھا۔ کوٹھی چونکہ خالی تھی۔ اس لئے وہ اطمینان سے چلتا ہوا آ
بڑھتا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کوٹھی کی دوسری منزل کے اس
کمرے میں پہنچ چکا تھا۔ جس کی کھڑکی سامنے والی کوٹھی کے عین
پڑتی تھی۔ اور جس میں سے اس کوٹھی کا کھلا حصہ صاف نظر بھی آتا

اور مشین گن کی رینج میں بھی تھا۔ ٹرومین نے اب اس کرسٹائن کو
ہلاک کرنے کا حتمی فیصلہ کر لیا تھا۔ اور یہی فیصلہ کر کے ہی وہ اس
کوٹھی میں آیا تھا۔ اس نے کھڑکی کا پٹ تھوڑا سا کھولا اور پھر
سامنے والی کوٹھی کا اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد اس نے ایک
سائیڈ پر پڑی ہوئی کرسی اٹھائی اور اُسے کھڑکی کے ساتھ اس طرح
رکھا کہ اس پر بیٹھ کر وہ خود تو کھڑکی کے پٹ کی آڑ میں ہو جائے تاکہ
باہر سے نظر نہ آ سکے۔ لیکن کوٹھی کا کھلا حصہ اس کی نظروں کے سامنے
بھی رہے۔ اور وہ مشین گن سے وہاں کسی بھی آدمی کو آسانی سے ہٹ
بھی کر سکے۔ یہاں سے اُسے نہ صرف کوٹھی کا اندرونی حصہ بلکہ پھاٹک
کے باہر سڑک بھی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ وہ کرسی پر بیٹھ کر
کرسٹائن کی واپسی کا انتظار کرنے لگا۔ پھر اُسے وہاں بیٹھے تقریباً
ایک گھنٹہ گزرا تھا۔ کہ اس نے سیاہ رنگ کی کار کوٹھی کے
پھاٹک کے سامنے رکتے ہوئے دیکھی اور وہ چونک کر سیدھا ہو
گیا۔ کار کی ساخت بتا رہی تھی کہ وہ بلٹ پروف ہے۔ اس پر
ریڈ روٹ کا مخصوص نشان بھی موجود تھا۔ کار کا دروازہ کھلا اور
اس میں سے ایک مقامی نوجوان نکلا اور پھر تیزی سے کھلی کھڑکی
میں سے اندر چلا گیا۔ اور ٹرومین کے ہونٹ یہ دیکھ کر بھنچ گئے۔
کہ وہ نوجوان اندر جا کر پھاٹک کھولنے کی بجائے تقریباً دوڑتا ہوا
برآمدے کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ اور اُسی لمحے جیسے بجلی کا جھماکا سا
ہوتا ہے۔ اس طرح ٹرومین کے ذہن میں بھی جھماکا سا ہوا۔ اور وہ
بے اختیار کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اب اسے اپنے آپ پر غصہ آ

رہا تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ بلٹ پروف کار باہر کیوں رک گئی ہے۔
اور نوجوان پھاٹک کھولنے کی بجائے اندر کیوں گیا ہے۔ حماقت
اس سے یہ ہوئی تھی کہ اس نے کھڑکی سے باہر نکلتے وقت اُسے
دوبارہ اس طرح ایڈجسٹ نہ کیا تھا کہ وہ باہر سے بھی بند نظر آئے
گو جب وہ پھاٹک کے پاس پہنچا تھا۔ تو یہ چھوٹی کھڑکی لاک نہ
تھی بلکہ ویسے ہی بند تھی۔ یقیناً پہلے پھاٹک کھولا گیا ہو گا۔ پھر کار
باہر لے جا کر پھاٹک اندر سے بند کر کے پھاٹک بند کرنے والے
نے اس کھڑکی سے باہر آ کر اُسے بند کیا ہو گا۔ لیکن ٹرومین سے
حماقت یہ ہوئی تھی کہ باہر آنے کے بعد اس نے کھڑکی کے پٹ
کو دوبارہ اس طرح بند نہ کیا تھا جیسے وہ پہلے بند تھا۔ وہ ویسے
ہی کھلی رہ گئی تھی۔ اور ظاہر ہے کہ سٹائن کھڑکی کو اس طرح کھلی
دیکھ کر مشکوک ہو گیا ہو گا۔ اس لئے بجائے خود اندر جانے یا کار
لے جانے کے اس نے اس نوجوان کو اندر کی صورت حال چیک کرنے
کے لئے بھیجا ہو گا۔ اور پھر رچرڈ کی لاش سامنے آتے ہی کار
نے فوراً وہاں سے نکل جانا تھا۔ کار بلٹ پروف تھی۔ اس کے
ٹائروں پر بھی فولادی کور چڑھے ہوئے تھے۔ اس لئے وہ یہاں ا
برسٹ فائر بھی نہ کر سکتا تھا۔ چنانچہ اب آخری صورت یہی رہ گئی تھی کہ
وہ نیچے جائے اور جا کر خود کار کا دروازہ کھول کر اندر موجود افراد کو فائر
کر کے ڈھیر کر دے۔ چنانچہ وہ تیزی سے اٹھ کر نیچے جانے کے
دوڑ پڑا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ عقبی دیوار پھلانگ کر عقبی طرف
سے سائیڈ گلی میں سے ہوتا ہوا سڑک پر پہنچا تو اس کے حلق سے

ایک طویل سانس نکل گیا۔ کیونکہ اُسے دور جاتی ہوئی کار صاف دکھائی
دے رہی تھی۔ اُسے اس وقت واقعی اپنی حماقت پر بے طرح غصہ
آ رہا تھا۔ کہ اس کی معمولی سی حماقت کی وجہ سے کرسٹائن کو قتل
کرنے کا ایک سنہری موقع اس کے ہاتھوں سے نکل گیا ہے۔
بہرحال اب فوری طور پر کچھ نہ ہو سکتا تھا۔ اس لئے اس نے
مشین گن کو کوٹھی کے اندر اچھالا اور پھر تیزی سے سائیڈ گلیوں
میں سے ہوتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ اُسے معلوم تھا کہ ابھی تھوڑی دیر
میں ریڈ روٹ کے افراد تک اس کا حلیہ قد و قامت اور لباس
کی تفصیلات پہنچ جائیں گی۔ اور پورے دارالحکومت میں اس
کی بھرپور انداز میں تلاش شروع ہو جائے گی۔ لیکن آک ویل کالونی
میں ہی اس کے دوست ہالیڈے کی بار موجود تھی۔ اور اگر وہ
صحیح سلامت ہالیڈے بار تک پہنچ جاتا تو پھر کرسٹائن کے
لئے اُسے تلاش کرنا ناممکن ہو جاتا۔ اس لئے وہ اب تیزی سے
چلتا ہوا ہالیڈے بار کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔

ٹائیگر جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا۔ کمرے میں
موجود ایک بھاری جسم اور لمبے قد کا آدمی بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔
اس آدمی کے چہرے پر زخموں کے کافی نشانات موجود تھے
جن کی وجہ سے اس کا چہرہ دیکھنے والوں کو خاصا خوفناک نظر
آتا تھا۔ لیکن اس وقت اس کے چہرے پر ایسی مسرت موجود تھی
کہ چہرہ خوفناک کی بجائے دلکش سا نظر آ رہا تھا۔ یہ ہالیڈے تھا
ٹائیگر کا دوست۔

"میں سوچ بھی نہ سکتا تھا۔ کہ میرا دوست کوبرا اس طرح اچانک
یہاں ویسٹرن کارمن بھی آسکتا ہے۔ خوش آمدید کوبرے خوش
آمدید" ۔۔۔ ہالیڈے نے بڑے پرجوش انداز میں آگے بڑھتے
ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے واقعی انتہائی پرجوش انداز میں
ٹائیگر سے مصافحہ کیا۔

"میں نے بھی سوچا کہ ہالیڈے ہر بار گلہ ہی کرتا رہتا ہے۔ کہ میں
اس کی دعوت قبول نہیں کرتا۔ اس لئے ویسٹرن کارمن کی سیر
ہی سہی" ۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہت شکریہ کوبرے۔ یقین کرو۔ ویسٹرن کارمن کا سارا
حسن میں تمہارے قدموں میں ڈال دوں گا۔ بیٹھو" ۔۔۔ ہالیڈے
نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور پھر ٹائیگر کو صوفے پر بٹھا کر وہ تیزی سے
ایک الماری کی طرف بڑھا۔ اور اس نے اس الماری میں سے
شراب کی ایک بوتل اور دو جام اٹھائے اور واپس پلٹ پڑا۔

"تو تمہیں یہ بھی یاد نہیں رہا۔ کہ میں شراب نہیں پیا کرتا"۔
ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں۔ اوہ واقعی۔ مگر یار کوبرے آخر تم شراب کیوں
نہیں پیتے۔ میں تو حیران ہوتا ہوں۔ کہ کوئی آدمی شراب پئے بغیر
بھی زندہ رہ سکتا ہے" ۔۔۔ ہالیڈے نے منہ بناتے ہوئے
کہا۔

"دیکھ لو۔ شراب کبھی نہیں پیتا اور زندہ ہوں۔ تمہیں تو معلوم
ہے کہ میں جو وعدہ کر لوں اسے ہر صورت میں پورا کرتا ہوں۔
بس ایک بار نشے کی جھونک میں ہی ایک نیک آدمی سے وعدہ
کر بیٹھا تھا۔ کہ آئندہ شراب نہیں پیوں گا۔ اور پھر میں نے
واقعی شراب کو ہاتھ نہیں لگایا" ۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"تمہارے اسی کردار نے تو مجھے تمہارا گرویدہ بنا رکھا ہے۔

بہر حال ٹھیک ہے۔ میں تمہارے لئے لائم جوس منگواتا ہوں"
ہالیڈے نے کہا۔ اور پھر اس نے بوتل میز پر رکھ کر میز پر پڑے
ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن دبا کر اپنے کسی
آدمی کو لائم جوس لانے کی ہدایت کی اور رسیور رکھ کر وہ ٹائیگر
کے سامنے دوسرے صوفے پر آکر بیٹھ گیا۔

"مجھے تو اجازت ہے"۔۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے میز
پر پڑی ہوئی شراب کی بوتل اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں بالکل۔ میں نے یہ وعدہ نہیں کر رکھا کہ کسی اور کو بھی پینے
نہ دوں گا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ہالیڈے
کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"شکر ہے۔ ورنہ مجھے تمہاری دوستی سے ہاتھ دھونے ہی پڑتے۔
کیونکہ کم از کم میں تو شراب کے بغیر زندہ رہنے کا تصور بھی نہیں
کر سکتا"۔۔۔۔ ہالیڈے نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور ٹائیگر بھی ہنس
پڑا۔

ہالیڈے نے بوتل کھولی اور پھر اسے منہ سے لگا لیا۔ چند
لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ٹرے میں لائم
جوس کا گلاس رکھے اندر داخل ہوا۔ اور اس نے ہالیڈے کے
اشارے پر گلاس ٹائیگر کے سامنے رکھا اور پھر واپس چلا گیا
ٹائیگر نے گلاس اٹھایا اور چسکیاں لینی شروع کر دیں۔

"اب تم مجھے تفصیل سے بتادو کہ یہاں ویسٹرن کارمن میں تم
کون کون سی تفریح کرنا پسند کرو گے۔ تاکہ میں اس کا تفصیلی

پروگرام سیٹ کر لوں"۔۔۔۔ ہالیڈے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تفریح بھی ہوتی رہے گی۔ لیکن پہلے کام"۔۔۔۔ ٹائیگر نے لائم
جوس کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"کام۔۔۔۔ کیسا کام"۔۔۔۔ ہالیڈے نے چونک کر پوچھا۔

"ارادہ تو میرا یہاں آنے کا بن گیا تھا۔ لیکن پھر ایک ایشیائی
پارٹی سے کام بھی مل گیا۔ میں نے سوچا کہ چلو دونوں ہی کام ہو جائیں
گے۔ اپنے دوست ہالیڈے کی فرمائش بھی پوری ہو جائے گی اور
کام بھی ہو جائے گا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
اور ہالیڈے نے سر ہلا دیا۔

"میری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آرہی کہ آخر تمہیں یہاں ویسٹرن
کارمن کے لئے کون سا ایسا کام مل سکتا ہے۔ تمہارے متعلق
صرف اتنا معلوم ہے۔ کہ تم کسی ایک تنظیم سے متعلق نہیں ہو۔
اور فری لانسر کے طور پر کام کرتے ہو۔ لیکن پاکیشیا کی کسی پارٹی
کو یہاں ویسٹرن کارمن کے لئے تمہیں کام دینے کی بات میری
سمجھ میں نہیں آرہی"۔۔۔۔ ہالیڈے ٹائیگر کی بات سن کر ذہنی طور
پر اس طرح الجھ گیا تھا کہ اس کی گفتگو میں بھی الجھاؤ سا پیدا ہو گیا
تھا۔

"مجھے ایک پارٹی نے یہ کام دیا ہے کہ میں یہاں ریڈ روٹ اور
اس کے چیف کے بارے میں جس قدر تفصیلات حاصل کر سکوں
کر کے اسے دوں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
اور ہالیڈے ٹائیگر کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"ریڈ روٹ کے بارے میں۔ لیکن کیوں۔ وہ تو سرکاری ایجنسی
ہے۔ کوئی مجرم تنظیم تو نہیں ہے" ـــــ ہالیڈے کی آنکھیں حیرت
سے پھیل گئی تھیں۔

"میرے دوست ہالیڈے تم ابھی زیر زمین دنیا کے انتہائی
محدود سرکل میں کام کرتے ہو۔ یہ دنیا بے حد وسیع ہے۔ اس
قدر وسیع کہ شاید تم اس کی وسعت کا تصور بھی نہ کر سکو۔ یہاں
روپیہ کمانے کے کروڑوں انداز ہیں۔ روپیہ صرف اس طرح نہیں
کمایا جاتا کہ سمگلنگ کر لی۔ قتل کر لئے۔ دنگا فساد اور بدمعاشی
کی۔ یہ سب چھوٹے دائرے کے کام ہیں۔ یہاں معلومات فروخت
کرنے والے بین الاقوامی ادارے قائم ہو چکے ہیں۔ جو پوری
دنیا کی سیکرٹ سروسز اور مجرم تنظیموں کو ایک دوسرے کے
بارے میں صرف معلومات فروخت کر کے لاکھوں کروڑوں ڈالر
معاوضہ لے لیتے ہیں۔ ایسے ہی ایک بین الاقوامی ادارے نے
میری خدمات حاصل کی ہیں۔ تاکہ میں ریڈ روٹ کے بارے
میں تفصیلات حاصل کر کے انہیں دوں۔ اور تمہیں شاید یقین
نہ آئے کہ میں نے ان سے اس کام کا معاوضہ بیس لاکھ ڈالر
طے کیا ہے۔ چنانچہ میں یہاں آگیا ہوں۔ اگر تم اس کام میں میری
مدد کرو تو انتہائی خلوص کے ساتھ آدھا معاوضہ تمہارا ہو گا۔
دس لاکھ ڈالر" ـــــ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بیس لاکھ ڈالر صرف معلومات اکٹھی کرنے کے۔ کمال ہے۔ یہ
تو بہت ہی خطیر رقم ہے۔ میں تو دو سال تک بھرپور بزنس

کروں تب بھی اتنی رقم نہیں کما سکتا" ـــــ ہالیڈے کی آنکھوں میں
اور چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تمہارا دوست کوبرا۔ تو اس سے بھی زیادہ معاوضہ حاصل
کرتا رہتا ہے۔ ہاں اب کھل کر مجھے بتاؤ دس لاکھ ڈالر حاصل
کرنے ہیں یا نہیں۔ میں کام کے معاملے میں صاف اور سیدھی بات
کرنے کا عادی ہوں" ـــــ ٹائیگر نے کہا۔

"لیکن تم مجھ سے کس قسم کی امداد چاہتے ہو" ـــــ ہالیڈے
نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"صرف اتنا کہ تم یہاں ریڈ روٹ کے چیف اس کے بڑے
بڑے سیکشنز ان کے انچارجوں کے بارے میں مجھے تفصیلات
مہیا کر دو ـــــ لیکن یہ کام زیادہ سے زیادہ ایک یا دو روز میں
ہو جانا چاہیئے۔ اس کے لئے میں تمہیں ایک راستہ بھی بتا سکتا
ہوں۔ ہر ملک میں نجی پیمانے پر معلومات مہیا کرنے والے لوگ
ہوتے ہیں۔ تم چونکہ یہاں کے رہنے والے ہو اس لئے لازماً کسی
ایسے آدمی کو جانتے ہو گے۔ اسے اس کی قیمت ادا کر دی جائے
گی اور معلومات ہمیں مل جائیں گی۔ اگر تم کام کرنے سے انکار
کر دو گے تو پھر میں خود ہی کسی ایسے آدمی کو ڈھونڈھ لوں گا۔ اور
یہ بھی بتا دوں کہ اس کا معاوضہ تمہارے دس لاکھ ڈالرز سے
علیحدہ ہو گا۔ جتنا بھی مناسب ہو" ـــــ ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ واقعی۔ تم بہت حیرت انگیز آدمی ہو۔ میں تو اب تک تمہیں
بس عام سا آدمی ہی سمجھ رہا تھا۔ لیکن آج پہلی بار مجھے احساس ہو

رہا ہے۔ کہ تم انتہائی گہرے ہو۔ ٹھیک ہے۔ میں ایسے آدمی کو جانتا
ہوں۔ اس کا نام انتھونی الیگزینڈر ہے۔ ریڈ روٹ کا پہلا سربراہ
وہی تھا۔ کرسٹائن اس کا نائب تھا۔ کرسٹائن بے حد شاطر اور
عیار آدمی ہے۔ جب کہ الیگزینڈر سیدھا سادھا سا آدمی ہے۔
اس لئے کرسٹائن نے سازش کر کے سارے سیکشن چیفس کو اپنے
ساتھ ملا لیا۔ اور الیگزینڈر پر ایسا الزام لگا دیا کہ حکومت نے
الیگزینڈر کو سربراہی سے ہٹا دیا۔ لیکن چونکہ اس کی خدمات بہت
تھیں اس لئے کورٹ مارشل نے اُسے موت کی سزا کی بجائے صرف
دو سال قید کی سزا دی۔ کرسٹائن اس کی جگہ سربراہ بن گیا۔
پھر کرسٹائن الیگزینڈر سے جیل میں ملا۔ اور الیگزینڈر نے اس
سے معاہدہ کر لیا۔ کہ اگر وہ اس کی سزا معاف کرا دے تو وہ
ساری عمر خاموش رہے گا۔ چنانچہ چھ ماہ بعد کرسٹائن نے
اس کی باقی سزا معاف کرا دی اور اب الیگزینڈر ایک چھوٹی سی
بار چلاتا ہے۔ اور ہر قسم کے کام سے الگ تھلگ رہتا ہے
چونکہ اس نے آج تک کرسٹائن کے کسی معاملے میں مداخلت
نہیں کی اس لئے کرسٹائن بھی اُسے کچھ نہیں کہتا وہ ریڈ روٹ
کے بارے میں مکمل معلومات رکھتا ہے۔ اگر اُسے یہ یقین دلا
دیا جائے کہ اس کی دی ہوئی معلومات خفیہ رہیں گی اور اُسے
بھاری معاوضہ دیا جائے۔ تو پوری تفصیلات اس سے مل سکتی
ہیں"۔۔۔۔۔ ہالیڈے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"کتنی رقم اندازاً اُسے دینی ہو گی"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"پچاس ہزار ڈالر میرے خیال میں اتنی بڑی رقم ہے کہ اُسے
منہ کھولنا ہی پڑے گا۔ لیکن کیا تم اس قدر بھاری رقمیں ساتھ
لے آئے ہو"۔۔۔۔۔ ہالیڈے نے کہا۔
"مجھے رقم ساتھ لے آنے کی ضرورت نہیں رہتی ہالیڈے۔
میں ہر جگہ آسانی سے بھاری رقم حاصل کر سکتا ہوں۔ یہاں
ویسٹرن کارمن میں کوئی ایسا جوا خانہ ہے۔ جہاں انتہائی بھاری
رقموں کا جوا ہوتا ہو"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔
"اوہ تو تم شارپنگ کرو گے۔ لیکن یہاں شارپنگ کو ناقابل
معافی جرم سمجھا جاتا ہے"۔۔۔۔۔ ہالیڈے نے جواب دیا۔
"میں صاف ہاتھ سے کھیل کا عادی ہوں ہالیڈے۔ نہ شارپنگ
کرتا ہوں نہ کسی دوسرے کو اس کی اجازت دیتا ہوں۔ اس
کے باوجود قسمت ہمیشہ میرے ساتھ رہتی ہے۔ سنو اگر تم میرے
ساتھ کسی ایسے جوئے خانے میں چلو جہاں بھاری جوا ہوتا ہو تو
میں پچاس ہزار ڈالر الیگزینڈر کے لئے اور دس لاکھ ڈالر
تمہارے لئے جیت سکتا ہوں"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔
"لیکن تم تو کہتے ہو۔ کہ تمہیں کسی پارٹی نے بیس لاکھ ڈالر دیئے
ہیں جن میں سے تم دس لاکھ ڈالر مجھے دو گے۔ مگر اب تم جوئے
کے بارے میں بات کر رہے ہو"۔۔۔۔۔ ہالیڈے نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔ اور ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔
"میری دونوں باتیں درست ہیں۔ مجھے واقعی بیس لاکھ ڈالر
ملے ہیں۔ لیکن میں اپنی رقم میں سے کسی کو حصہ دار نہیں بنایا کرتا

یہ اخراجات ہمیشہ میں اوپر سے ہی پورے کیا کرتا ہوں" ـــــ ٹائیگر نے کہا۔

" اوکے ٹھیک ہے ۔ یہ تمہارا کام ہے ۔ یہاں موریٹی کا جوا مشہور ہے ۔ وہاں پوری دنیا کے بڑے بڑے سرمایہ دار جوا ہیں ۔ لیکن موریٹی کے جوا خانے میں شارپننگ کی سزا موت ہے اور اس معاملے میں وہ کسی کا لحاظ نہیں کرتا" ـــــ ہالیڈے نے کہا۔

" تم فکر نہ کرو ۔ تم مجھے وہاں لے چلو ۔ اور وہاں میرا تعارف ایک ایشیائی پرنس کے طور پر کرانا ۔ اس کے بعد تم خود دیکھ کہ میری قسمت کس طرح میرا ساتھ دیتی ہے ۔ اور یہ بھی سن مجھے جوئے والی رقم سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی ۔ اور میں عا پر جوا کھیلتا بھی نہیں ہوں ۔ اس لئے جو کچھ جیتوں گا وہ س تمہارا ہو گا ۔ اگر قسمت ساتھ دے گئی تو ہو سکتا ہے بیس پچ لاکھ ڈالر ہی جیت جاؤں ۔ بہرحال دس لاکھ پچاس ہزار ڈ تو گارنٹی ہے" ـــــ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں موریٹی کو فون کر کے بات کر لیتا ہوں" ہالیڈے نے کہا اور اٹھ کر اس نے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا ۔ اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر د

" موریٹی سپیکنگ" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

" ہالیڈے بول رہا ہوں موریٹی" ـــــ ہالیڈے نے کہا

" اوہ ہالیڈے ۔ خیریت ۔ آج کیسے یاد آیا ہوں میں" ـــــ دوسری طرف سے اس بار نرم لہجے میں کہا گیا۔

" تمہیں معلوم تو ہے ۔ بزنس کے سلسلے میں میں ایشیا کے ملکوں میں آتا جاتا رہتا ہوں" ـــــ ہالیڈے نے کہا۔

" ہاں ۔ کیا کوئی وہاں مسئلہ بن گیا ہے" ـــــ موریٹی نے کہا۔

" ارے نہیں ۔ میرے لئے وہاں کیا مسئلہ بننا ہے ۔ وہاں میرے بہت اچھے دوست موجود ہیں ۔ جن میں سے ایک پرنس بھی ہے ۔ وہاں کی کسی ریاست کا پرنس ہے ۔ انتہائی مالدار آدمی ہے ۔ اور جوا کھیلنے کا بے حد شوقین ہے ۔ آدمی بھی قسمت کا دھنی ہے ۔ قسمت ساتھ دے جائے تو کروڑوں جیت جاتا ہے ۔ اور جب ہارنے پر آئے تو کروڑوں ہار جاتا ہے ۔ لیکن کھیل انتہائی صاف ستھرا کھیلتا ہے ۔ اس کی میں گارنٹی دیتا ہوں ۔ آج کل وہ میرا مہمان ہے ۔ اور اس کی ضد ہے کہ وہ یہاں اعلیٰ پائے کا جوا کھیلے گا ۔ اس لئے اگر تمہارے جوئے خانے میں اعلیٰ پیمانے پر کھیلنے والی کوئی پارٹی ہو تو مجھے بتاؤ" ہالیڈے نے کہا۔

" اوہ گڈ شو ۔ مجھے پرنس سے مل کر بے حد مسرت ہو گی ۔ اچھے وقت تمہارا فون آ گیا ہے ۔ گریٹ لینڈ کے تین لارڈز کا ایک گروپ دو روز سے یہاں موجود ہے ۔ بڑا صاف ستھرا کھیل کھیلتے ہیں ۔ اور مسلسل جیت رہے ہیں ۔ کل بھی وہ پانچ لاکھ

لاکھ ڈالر جیت کر گئے ہیں۔ اگر تم کہو تو تمہارے پرنس کو ان
کھلوا دوں"۔۔۔ مورٹی نے کہا۔

"ضرور ضرور پرنس بھی ایسی ہی پارٹیاں چاہتا ہے۔ کب آ
گے وہ"۔۔۔ ہالیڈے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آدھے گھنٹے بعد انہوں نے آنا ہے۔ تم بھی پرنس سمیت
آجاؤ۔ میں تعارف کرا دوں گا۔ اس کے بعد تمہارے پرنس
کی قسمت"۔۔۔ مورٹی نے کہا۔ اور ہالیڈے نے اوکے
کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"سوچ لو کوبرے۔ ایسا نہ ہو کہ تم سب کچھ ہار جاؤ"۔۔۔
ہالیڈے نے رسیور رکھتے ہوئے کہا۔

"تم فکر ہی نہ کرو۔ البتہ کچھ تھوڑی سی رقم ادھار دے دو
تاکہ میں کھیل کا آغاز کر سکوں"۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے
کہا اور ہالیڈے نے سر ہلا دیا۔ اس نے انٹر کام کا رسیور
اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس"۔۔۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"مارجر۔ دس ہزار ڈالر مجھے دے جاؤ یہاں دفتر میں"۔۔۔
ہالیڈے نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک
نوجوان اندر آیا۔ اور اس نے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی لاکر
ہالیڈے کو دے دی۔ اور ہالیڈے نے وہ گڈی ٹائیگر کی
طرف بڑھا دی۔ ٹائیگر نے شکریہ کہہ کر اُسے کوٹ کی جیب
میں رکھ لیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ کار میں بیٹھے مورٹی کے جوئے خانے کی
طرف بڑھے جا رہے تھے۔ مورٹی چھوٹے قد اور بھاری جسم کا
آدمی تھا۔ ٹائیگر نے اس سے اپنا تعارف پرنس شان کے
نام سے کرایا اور پھر مورٹی اُسے اپنے ساتھ لے کر ایک تہہ
خانے میں آ گیا۔ یہاں واقعی جوئے کی دو بڑی میزیں موجود تھیں۔
جہاں انتہائی اعلیٰ سوسائٹی سے تعلق رکھنے والے افراد جوا
کھیلنے میں مصروف تھے۔ ایک سائیڈ پر دو تین لارڈز ٹائپ
آدمی بیٹھے ہوئے شراب پینے میں مصروف تھے۔ مورٹی ٹائیگر اور
ہالیڈے کو لئے ان کی طرف بڑھتا گیا۔

"ہیلو لارڈ۔ یہ ایشیا کے پرنس شان ہیں۔ اور پرنس شان
یہ گریٹ لینڈ کے معزز لارڈ بلومر ہیں۔ اور مجھے فخر ہے کہ یہ معزز
حضرات جب بھی ویسٹرن کارمن آتے ہیں۔ مجھے میزبانی کا شرف
ضرور بخشتے ہیں۔ صاف ستھرا کھیلتے ہیں۔ اور ہار جیت کی پرواہ
انہیں نہیں ہے۔ اور حضرات۔ پرنس شان بھی ایسا ہی کھیلتے
ہیں۔ میں نے انہیں آج خصوصی طور پر آپ معزز حضرات سے
کھیلنے کی دعوت دی ہے"۔۔۔ مورٹی نے باقاعدہ تعارف
کراتے ہوئے کہا۔ اور ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے ان تینوں
سے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا۔

"اوہ پرنس۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہو گی کہ ہمیں کسی پرنس سے
کھیلنے کا موقع مل رہا ہے۔ مگر پرنس ہم ہزاروں ڈالرز سے
کم نہیں کھیلتے"۔۔۔ لارڈ بلومر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پرنس بھی لاکھوں ڈالرز سے کم کے جوئے کو جوا ہی نہیں سمجھتا لارڈ، بچوں کا کھیل سمجھتا ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور ان تینوں کے چہرے بے اختیار چمک اٹھے۔ مورٹی نے بلومر اور ان کے ساتھیوں کا تعارف لارڈز کے طور پر کرایا تھا اور انہوں نے لباس بھی لارڈز جیسے ہی پہن رکھے تھے۔ لیکن ٹائیگر انہیں دیکھتے ہی پہچان گیا تھا۔ یہ دنیا کا مشہور لارڈز گروپ تھا۔ تاش کے کھیل میں ماہر ترین افراد کا گروپ۔ جو واقعی لارڈز کی طرح رہتے تھے۔ اور لارڈز کے روپ میں بڑے بڑے ملکوں میں جوا کھیلتے تھے۔ بلومر ان کا لیڈر تھا اور ٹائیگر جانتا تھا کہ یہ پیشہ ور شاربر ہیں۔ لیکن شارپنگ میں ان کی مہارت اس قدر ہے کہ اچھے اچھے شاربر ان کی شارپنگ کو نہیں سمجھ سکتے۔ اس لئے سب یہی سمجھتے ہیں کہ وہ بڑا صاف ستھرا کھیلتے ہیں۔ لیکن ٹائیگر ان کی شارپنگ کو اچھی طرح جانتا تھا۔ شارپنگ میں بھی وہ عمران کا ہی شاگرد تھا۔ اور عمران نے اُسے شارپنگ کے ایسے ایسے گر سکھائے تھے۔ کہ وہ گیم کو اب باقاعدہ سائنسی انداز میں کھیل سکتا تھا۔ ایکریمیا میں ایک بار وہ اس گروپ کے ساتھ کھیل بھی چکا تھا۔ لیکن وہاں چونکہ اس کا میک اپ دوسرا تھا اس لئے ظاہر ہے وہ اسے پہچان نہ سکتے تھے۔ البتہ عمران نے اُسے یہ تنبیہہ ضرور کی تھی کہ وہ اس شارپنگ کو صرف مجبوری کی حالت میں استعمال کر سکتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ ٹائیگر سوائے اشد ضرورت کے کبھی جوا نہ کھیلتا تھا۔ اور یہاں

ہالیڈے اور اس الیگزینڈر کو دینے کے لئے چونکہ بھاری رقم کی ضرورت تھی۔ اس لئے اس نے تاش کھیلنے کا فیصلہ کیا تھا۔ تاکہ کنویں کی مٹی کنویں کو ہی پوری ہو جائے۔

تھوڑی دیر بعد ان کے لئے علیحدہ میز لگا دی گئی۔ چونکہ جوئے خانے میں موجود سب افراد کو یہ علم ہو چکا تھا کہ ایشیا کا پرنس اور گریٹ لینڈ کے لارڈز کے درمیان گیم ہو رہی ہے۔ اس لئے وہ سب اپنا اپنا کھیل چھوڑ کر ان کے گرد اکٹھے ہو گئے تھے۔ ان سب کے چہروں پر تجسس اور اشتیاق موجود تھا۔ مورٹی اور ہالیڈے بھی وہاں موجود تھے۔ پھر پہلی گیم میں جس طرح ٹائیگر بالکل اناڑیوں کے سے انداز میں کھیل کر پانچ ہزار ڈالر ہار گیا تھا اس سے لارڈ اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر تو چمک کا اضافہ ہونا ہی تھا البتہ ہالیڈے کا چہرہ لٹک گیا تھا۔ لیکن دوسری گیم میں ٹائیگر بیس ہزار ڈالر جیت گیا۔ تو ہالیڈے کے لٹکتے ہوئے چہرے پر امید بھری مسکراہٹ رینگنے لگی۔ لیکن تیسری گیم میں پانسہ پھر پلٹ گیا۔ اس بار ٹائیگر دس ہزار ڈالر ہار گیا تھا۔ چوتھی گیم میں وہ ایک بار پھر پانچ ہزار ڈالر ہار گیا تھا۔ لیکن پانچویں گیم میں جب ٹائیگر یک لخت ساٹھ ہزار ڈالر جیتا تو لارڈ اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر قدرے غصے اور جھنجھلاہٹ کے آثار نمودار ہو گئے۔

"پرنس۔ یہ چھوٹی چھوٹی گیموں میں لطف نہیں آ رہا۔ لمبی گیم ہونی چاہیئے"۔۔۔ لارڈ بلومر کے ایک ساتھی نے کہا۔

"مثلاً کس قدر لمبی"۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسی گیم جس میں ہار جیت کم از کم ایک لاکھ ڈالر کی تو ہو"۔۔۔۔ دوسرے ساتھی نے کہا۔

"او کے ٹھیک ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔ اور پتے بانٹ شروع کر دیئے۔ اور اس کے بعد ٹائیگر نے بلائنڈ کھیلنا شروع کر دیا۔ پہلے دو راؤنڈ تو ان چاروں نے بھی اس کے مقابلے میں بلائنڈ کھیلے۔ مگر پھر انہوں نے پتے اٹھا لیئے۔ اور اس کے ساتھ ہی ان تینوں کی آنکھوں میں بجلی کی سی چمک ایک لمحے کے لئے ابھری اور ٹائیگر زیر لب مسکرا دیا۔ وہ اُسی طرح مسلسل بلائنڈ کھیلتا۔ ظاہر ہے اس کے مقابل تینوں کھلاڑی چونکہ پتے دیکھ چکے تھے اس لئے انہیں ٹائیگر سے دوگنی رقم سامنے کرنی پڑ رہی تھی چنانچہ اب ٹائیگر اگر سو ڈالر کا نوٹ آگے بڑھاتا تو ان تینوں کو باری باری دو دو سو ڈالر مقابل میں لانے پڑتے اور ٹائیگر ہر بار رقم دوگنی کرتا جا رہا تھا چنانچہ دیکھنے والوں کے سانس رکنے لگے گیم تو قع سے بڑی ہوتی جا رہی تھی۔ اور اب درمیان میں بڑے نوٹوں کا اتنا بڑا ڈھیر لگ چکا تھا۔ کہ دیکھنے والوں کی آنکھوں میں چمک آتی جا رہی تھی۔ جب ٹائیگر نے اپنے پاس موجود آخری رقم بھی داؤ میں ڈال دی تو اس نے شو کا کہہ دیا۔ اور دوسرے لمحے ہال میں موجود افراد کی بے اختیار چیخیں نکل گئیں۔ کیونکہ ٹائیگر مسلسل بلائنڈ کھیلنے کے باوجود جیت چکا تھا۔ حالانکہ ان تینوں کے پاس ایسے پتے موجود تھے۔ کہ انہیں اپنے جیتنے کا مکمل یقین تھا۔

"یہ شارپنگ ہے۔ صریحاً شارپنگ"۔۔۔۔ اچانک لارڈ

بلومر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے لارڈ بلومر"۔۔۔۔ ٹائیگر نے ڈھیر کو اپنی طرف کھسکاتے ہوئے کہا۔

"تم نے اس طرح پتے بانٹے ہیں کہ ہم تینوں کو بھی جیتنے والے پتے دے دیئے اور خود ہم سب سے بڑے پتے رکھ لئے۔ یہی وجہ تھی کہ تم بلائنڈ کھیلتے رہے ہو"۔۔۔۔ لارڈ بلومر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر یہ بات ہے تو میری طرف سے اجازت ہے کہ اس بار تم خود پتے بانٹو"۔۔۔۔ ٹائیگر نے بڑے فراخ دلانہ لہجے میں کہا۔ حالانکہ اصول کے مطابق چونکہ وہ جیت گیا تھا۔ اس لئے پتے اُسے بانٹنے تھے۔ لیکن ٹائیگر نے بڑے بے نیازانہ انداز میں لارڈ بلومر کو آفر کر دی تھی۔ اور اس کی اس آفر نے سب کے منہ بند کر دیئے تھے۔ ٹائیگر جو بانٹنے کے لئے پتے اکٹھے کر چکا تھا۔ اس نے پتے لارڈ بلومر کے سامنے رکھ دیئے۔ لارڈ بلومر نے پتے اٹھائے اور انہیں پھینٹنا شروع کر دیا۔ ٹائیگر بڑے بے نیازانہ انداز میں بیٹھا مسکرا رہا تھا۔ لیکن اس کی تیز نظریں لارڈ بلومر کے ہاتھوں پر جمی ہوئی تھیں۔ لارڈ بلومر کے ہاتھ گو حیرت انگیز رفتار سے پتے پھینٹ رہے تھے لیکن اس کی ساری حرکات ٹائیگر کی نظروں میں تھیں۔ اور جب لارڈ بلومر نے پتے پھینٹنے بند کر کے ٹائیگر کی طرف گڈی بڑھائی تاکہ وہ اسے کاٹے تو ٹائیگر نے بڑے اطمینان سے اس میں سے چند پتے اٹھائے

اور نیچے رکھ دیئے۔ لارڈ بلومر کے چہرے پر پراسرار سی مسکراہ
ابھر آئی۔ ٹائیگر اس کی مسکراہٹ کا مطلب بخوبی جانتا تھا ک
بلومر کی ٹائیگر کی گڈی کاٹنے کے باوجود شارپنگ مکمل ہو چکی
لیکن وہ لارڈ بلومر نہ جانتا تھا کہ ٹائیگر عمران کا شاگرد تھا۔ چنا
اُسے معلوم ہی نہ ہو سکا۔ کہ ٹائیگر کی انگلیوں نے گڈی کاٹتے د
کیا فنکاری دکھا دی ہے اور ایک پتہ جسے نیچے آنا چاہیئے
اب اوپر پہنچ چکا ہے۔ ٹائیگر نے واقعی کسی شعبدہ باز کے
انداز میں سب کی نظروں کے سامنے یہ فنکاری کی تھی۔ اور ٹا
کو معلوم تھا کہ اس ایک پتے کی فنکاری سے ساری باز
مکمل طور پر اس کے حق میں چلی گئی تھی۔ پتے بانٹ دیئے گئے۔ ٹ
ٹائیگر نے اپنے سامنے پڑے ہوئے پتوں کو ہاتھ بھی نہ لگایا
ایک بار پھر بلائنڈ کھیلنا شروع کر دیا۔ اور ایک بار پھر میز
درمیان بڑے نوٹوں کا اونچا ڈھیر لگنے لگ گیا۔ اس بار چو
لارڈ بلومر اور اس کے ساتھی اپنی جگہ پر مکمل طور پر مطمئن
اس لئے وہ بھی مسلسل کھیلتے چلے جا رہے تھے۔ اور لمحہ بہ لمح
نوٹوں کا ڈھیر بلند ہوتا جا رہا تھا۔ ٹائیگر کے پاس موجود جب
ختم ہو گئے تو ٹائیگر نے مورنی ٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔
"مسٹر مورٹی۔ کیا میرا چیک کیش ہو سکتا ہے۔ گارنٹی م
ہالیڈے دے سکتے ہیں۔ صرف ایک لاکھ ڈالر کا چیک
ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ مورٹی نے ہالیڈے کی طرف
تو ہالیڈے نے مجبوراً سر ہلا دیا۔ ظاہر ہے وہ اب پیچھے

ہٹ سکتا تھا۔ اور مورٹی نے ایک آدمی کو اشارہ کیا۔ تو چند لمحوں
میں ایک لاکھ ڈالر کے نوٹ ٹائیگر کے سامنے رکھ دیئے گئے۔ اور
اس بار ٹائیگر نے اکٹھے ایک لاکھ ڈالر اٹھا کر درمیان میں پھینک
دیئے۔

"اوہ۔ اتنا بڑا داؤ" ـــــ لارڈ بلومر کے منہ سے بے اختیار
نکلا۔

"پرنس تو ایسے ہی کھیلتا ہے" ـــــ ٹائیگر نے مسکراتے
ہوئے کہا۔ نتیجہ یہ کہ تینوں لارڈز کو بھی مارٹی سے مقابل میں ڈالنے
کے لئے دو دو لاکھ ڈالر لینے پڑے۔ اسی طرح ان تینوں کی طرف
سے چھ لاکھ ڈالر درمیان میں آ گئے اور اس کے ساتھ ہی لارڈ بلومر
نے شو کا اعلان کر دیا۔

"ایک منٹ لارڈ بلومر" ـــــ ٹائیگر نے کہا اور وہ سب
چونک کر ٹائیگر کی طرف دیکھنے لگے۔

"آپ نے دیکھ لیا ہے کہ میں نے ابھی تک اپنے پتوں کو ہاتھ
بھی نہیں لگایا۔ پتے بھی آپ نے خود ہی بانٹے ہیں۔ اس لئے اب
اس گیم کا جو بھی نتیجہ ہو۔ کم از کم آپ کی طرف سے یہ نہیں کہا
جائے گا۔ کہ میں نے شارپنگ کی ہے۔ آپ سے چونکہ پہلی بار
کھیل ہو رہا ہے۔ اس لئے آپ مجھے نہیں جانتے۔ اور میں نے
بھی آپ کی طرف سے اپنی توہین کو معاف کر دیا ہے۔ لیکن میں
دوبارہ یہ توہین برداشت نہ کر سکوں گا۔ آج تک کسی نے یہ
جرات نہیں کی کہ پرنس شان پر شارپنگ کا الزام لگا سکے"

ٹائیگر کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"ٹھیک ہے۔ اس بار ایسا نہ ہو گا" ___ لارڈ بلومر نے
چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے اُسے اپنی جیت کا مکمل یقین
تھا۔ لیکن دوسرے لمحے ان تینوں کے چہرے بُری طرح زرد پڑ
گئے۔ جب ٹائیگر کے پتے حیرت انگیز طور پر ان سے بڑے نکلے
اور ہالیڈے اور مورٹی کے ساتھ ساتھ وہاں موجود سب اف
کے حلق سے بے اختیار حیرت بھری چیخیں نکل گئیں۔

"مسٹر ہالیڈے۔ یہ رقم اٹھالیں۔ ان میں سے مسٹر مور
کو ان کے ایک لاکھ ڈالر دے دیں۔ اور باقی آپ رکھ لیں
پرنس صرف شوق کے لئے کھیلتا ہے۔ اس کے لئے رقم کو ک
اہمیت نہیں رکھتی" ___ ٹائیگر نے کہا اور کرسی سے اٹھ
ہوا۔

"پرنس۔ آپ واقعی قسمت کے دھنی ہیں۔ ہماری طرف
مبارکباد قبول فرمائیں۔ ہمیں یقین ہے کہ کل بھی آپ سے
کا موقع ملے گا" ___ لارڈ بلومر نے چند لمحے خاموش ر
کے بعد کہا۔

"اگر ہمارا کل موڈ ہوا تو ضرور کھیلیں گے۔ بہرحال آپ
ظرفی کا شکریہ" ___ ٹائیگر نے کہا۔ اور پھر ہالیڈے
مورٹی کے ساتھ چلتا ہوا مورٹی کے مخصوص دفتر میں آ گیا۔

"کمال ہے پرنس۔ کمال ہے۔ مجھے بھی جوا خانہ چلاتے ک
سال گزر گئے ہیں۔ لیکن تم جیسا آدمی پہلے میں نے کبھی نہیں د

مورٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر مورٹی آپ کبھی ایشیا آئیں تو میں آپ کو دکھاؤں گا۔
کہ وہاں پرنس کیسے کھیلتے ہیں۔ یہ ساری رقم تو ایک راؤنڈ
میں کھیلی جاتی ہے" ___ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور
مورٹی نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے وہ ایشیائی پرنسوں کی دولت
سے واقعی بے حد مرعوب ہو گیا ہو۔ ہالیڈے کا تو چہرہ دیکھنے
والا تھا۔ مورٹی کے ایک لاکھ ڈالر نکال دینے کے باوجود یہ
رقم پچاس لاکھ ڈالر رہ گئی تھی۔ پچاس لاکھ ڈالر جو شاید ہالیڈے
جیسے آدمی کے لئے بھی ناقابل یقین رقم تھی۔

"پرنس۔ یہ پچاس لاکھ ڈالرز ہیں۔ یہ لیجئے" ___ ہالیڈے
نے رقم کی گڈیاں ٹائیگر کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں ہالیڈے۔ میرے لئے اتنی رقم کی کوئی اہمیت
نہیں ہے۔ میں نے پہلے ہی یہ آپ کو دے دی ہے۔ مجھے تو صرف
گیم کا لطف حاصل کرنا تھا۔ وہ میں نے کر لیا۔ اس کے مالک
اب آپ ہیں" ___ ٹائیگر نے بڑی بے نیازی سے رقم کو ہاتھ
سے واپس ہالیڈے کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔ ہالیڈے
کے ساتھ ساتھ مورٹی کا منہ بھی حیرت کی شدت سے کھل گیا۔

"پپ ___ پپ ___ پچاس لاکھ ڈالر۔ اور میں لے لوں" ___
ہالیڈے نے بُری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ میری طرف سے تحفے کے طور پر قبول کرو۔ اچھا مسٹر
مورٹی آپ کا شکریہ۔ اب اجازت" ___ ٹائیگر نے اٹھتے

ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ نہیں پرنس۔ میں آپ کی کوئی خدمت نہیں کر سکا۔ بیٹھیے۔ میں کچھ منگواتا ہوں۔ آپ واقعی میری زندگی کے حیرت انگیز آدمی ہیں۔ آج سے آپ بھی مجھے ہالیڈے کی طرح اپنا دوست سمجھیں۔ یہ میرے لئے اعزاز ہوگا"۔۔۔۔ موریٹی نے کہا۔

"شکریہ۔ آپ سے دوستی میرے لئے بھی اعزاز ہوگی۔ لیکن اب اجازت دیجئے۔ کل پھر سہی"۔۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایک بار پھر ہالیڈے بار کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

"کوبرے۔ کیا واقعی تم پرنس تو نہیں ہو۔ جو صرف شغل کے طور پر زیر زمین دنیا میں آ گئے ہو"۔۔۔۔ ہالیڈے نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔ اور ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے نہیں ہالیڈے۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ البتہ ایک پرنس میرا استاد ضرور ہے۔ اگر موقعہ ملا تو میں تمہیں اس سے ضرور ملواؤں گا۔ اس کے بعد تمہیں پتہ چلے گا کہ پرنس کیسے ہوتے ہیں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"استاد۔۔۔۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ ہالیڈے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اسے کسی غلط معنی میں نہ لے جانا۔ پرنس آف ڈھمپ مارشل آرٹ میں میرا استاد ہے۔ دنیا بھر میں مارشل آرٹ کا سب سے بڑا ماہر ہے۔ حیرت انگیز آدمی ہے۔ حالانکہ

ریاست ڈھمپ کا پرنس ہے۔ لیکن عام آدمیوں کی طرح رہتا ہے۔ بے حد شگفتہ مزاج آدمی ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔ کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ استاد کے لفظ سے ہالیڈے کے ذہن میں فوراً ہی شاپینگ کا خیال آیا ہوگا۔ اس لئے اس نے اسے مارشل آرٹ کی طرف موڑ دیا تھا۔

"مارشل آرٹ کا ماہر۔ اچھا۔ پھر تو ضرور ملوں گا۔ کیا وہ وہاں پاکیشیا میں رہتا ہے یا اپنی ریاست میں"۔۔۔۔ ہالیڈے نے کہا۔

"دونوں جگہ رہتا ہے۔ اور سنو۔ اب تم سیدھے اس ایگمزینڈر کے پاس چلو۔ تاکہ کام پہلے ہو جائے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں اسے وہاں اپنی بار میں ملوا لوں گا۔ وہ میرا اچھا دوست بھی ہے"۔۔۔۔ ہالیڈے نے کہا اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ واپس بار میں پہنچ چکے تھے۔ البتہ راستے میں ہالیڈے نے ایک بنک کے سامنے کار روکی تھی اور پھر وہ خود ہی رقم لے کر اندر چلا گیا تھا۔ جب کہ ٹائیگر کار میں ہی بیٹھا رہا تھا۔ اس طرح ہالیڈے نے رقم بار پہنچنے سے پہلے پہلے اپنے اکاؤنٹ میں جمع کرا دی تھی۔

"باس۔ آپ کے دوست بلیک ایگل آئے ہیں"۔۔۔۔ بار میں داخل ہوتے ہی ایک آدمی نے آگے بڑھ کر ہالیڈے سے کہا۔ اور ہالیڈے بے اختیار چونک پڑا۔

"بلیک ایگل اور یہاں میری بار میں۔ کمال ہے۔ آج کا دن تو حیرتوں کا دن ہے" ـــــ ہالیڈے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے اپنے دفتر کی طرف بڑھنے لگا۔

"یہ بلیک ایگل صاحب کون ہیں" ـــــ ٹائیگر نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔

"ایکریمیا کا ایک بہت بڑا آدمی ہے۔ اصل نام تو ٹرومین ہے لیکن عام طور پر بلیک ایگل کہلاتا ہے" ـــــ ہالیڈے نے جواب دیا تو ٹائیگر ٹرومین کا نام سن کر بُری طرح چونک پڑا۔ کیونکہ وہ ٹرومین کو اچھی طرح جانتا تھا۔ دو بار پاکیشیا میں اس سے ٹکراؤ ہو چکا تھا۔ لیکن اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ اب ٹرومین جرائم کی راہ چھوڑ چکا ہے اور اب خود اسی بلیک کھنڈر کے خلاف کام کر رہا ہے۔ جس کا وہ پہلے ایجنٹ تھا۔ اور یہ بات چونکہ اُسے عمران نے خود بتائی تھی اس لئے ظاہر ہے ٹائیگر کو اس پر مکمل یقین تھا۔

"ہیلو ٹرومین۔ خوش آمدید۔ آج تو مجھے واقعی مسرت سے ناچنا پڑے گا۔ کہ ٹرومین جیسی شخصیت میری اس چھوٹی سی بار میں خود چل کر آ گئی ہے" ـــــ ہالیڈے نے دفتر میں داخل ہوتے ہی کہا اور صوفے پر بیٹھا ہوا ٹرومین اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ ہالیڈے کے پیچھے ٹائیگر کو اندر آتے دیکھ کر چونک پڑا اور اس کا چہرہ یک لخت پتھر کی طرح سخت ہو گیا۔ ٹائیگر اس وقت چونکہ کوبرے کے مخصوص میک اپ

میں تھا۔ جو وہ صرف زیر زمین دنیا میں خاص خاص موقعوں پر کرتا تھا اس لئے ٹرومین ظاہر ہے اُسے پہچان نہ سکا تھا۔

"یہ کوبرا ہے۔ میرا گہرا دوست۔ اس کا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ اور کوبرے یہ میرا عظیم دوست ٹرومین عرف بلیک ایگل ہے" ـــــ ہالیڈے نے انتہائی مسرت بھرے انداز میں ان دونوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ اس نے ٹرومین کے بدلتے ہوئے چہرے پر غور ہی نہ کیا تھا۔

"پاکیشیا سے" ـــــ ٹرومین پاکیشیا کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ اور اس کے چہرے پر قدرے تعجب کے آثار پھیل گئے۔

"آپ سے دوبارہ مل کر بے حد مسرت ہوئی ہے مسٹر ٹرومین" ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دوبارہ ـــ کیا مطلب۔ کیا آپ مجھ سے پہلے مل چکے ہیں" ٹرومین نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ ایک بار نہیں کئی بار۔ ابھی میں ہالیڈے سے اپنے استاد پرنس آف ڈھمپ کا ذکر کر رہا تھا" ـــــ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور اس بار ٹرومین بے اختیار اچھل پڑا۔

"پرنس آف ڈھمپ کا شاگرد۔ کیا مطلب۔ اوہ کہیں تم ٹائیگر تو نہیں ہو۔ مگر......" ـــــ ٹرومین نے حیرت بھرے انداز میں لیکن بغور ٹائیگر کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اور ہالیڈے ان دونوں کو اس طرح باتیں کرتے دیکھ کر ہونق بنا

کھڑا تھا۔

"جس طرح آپ کے ساتھ عرف لگا ہوا ہے۔ اس طرح میرے بھی کئی عرف ہیں" ——— ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ اچھا۔ اوہ ویری گڈ۔ حقیقت یہ ہے کہ مجھے پہلے ہالیڈے پر غصہ آ رہا تھا کہ اس نے اجنبی کے سامنے میرا اصل نام لے دیا تھا۔ لیکن اب تو یہ مسئلہ بھی ختم ہو گیا۔ لیکن تم اور یہاں ولسٹرن کارمن میں" ——— ٹرومین کے لہجے میں بے تکلفی آ گئی تھی اور اس بار اس نے مصافحہ کے لئے بھی ہا بڑھا دیا تھا۔

"ہاں۔ پرنس کے ہی ایک ضروری کام آیا تھا" ——— ٹائیگ نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ آپ دونوں صاحبان پہلے سے اس طرح داقد ہیں۔ ویسے آج واقعی میری زندگی کا سب سے حیرت انگیز ہے۔ مجھے تو اس طرح مسلسل حیرت کے جھٹکے لگ ر ہیں کہ شاید میرا اعصابی توازن ہی درہم برہم ہو جائے" ——— ہالیڈے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مسٹر ٹرومین میرے استاد پرنس آف ڈھمپ کے د ہیں۔ اور ان کی وجہ سے ہماری واقفیت بھی ہے" ——— ٹ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"یقین جانو اب تو مجھے تمہارے استاد پرنس سے ملنے شدید خواہش پیدا ہو رہی ہے" ——— ہالیڈے نے ک

اور ٹرومین بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ ہے بھی ایسی ہی شخصیت ہالیڈے۔ بہرحال مجھے خوشی ہوئی ہے کہ مسٹر کوبرے سے اس طرح اچانک ملاقات ہو گئی ہے" ——— ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ ٹرومین کہ کیا پینا پسند کرو گے کیونکہ میرا تو شراب پیتا نہیں اس کے لئے تو لامحالہ جوس ہی منگوانا پڑے گا" ——— ہالیڈے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فی الحال پینے پلانے کا کام ملتوی سمجھو۔ میں کافی دیر سے تمہارا شدت سے انتظار کر رہا تھا۔ مجھے فوری طور پر میک اپ باکس اور نیا لباس چاہئے۔ اور دوسری بات یہ کہ اپنے آدمیوں کو کہہ دو کہ اگر ریڈ روٹ یہاں میرے متعلق معلوم کرنے آئیں تو انہیں یہ پتہ نہیں چلنا چاہئے کہ میں یہاں ہوں" ——— ٹرومین نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ریڈ روٹ۔ کیا مطلب۔ کیا اس بار تمہارا ٹکراؤ بھی ریڈ روٹ سے ہو گیا ہے۔ کمال ہے۔ شاید اس ریڈ روٹ کی شامت تو نہیں آ گئی۔ کہ سب ہی اس کے خلاف ہوتے جا رہے ہیں" ——— ہالیڈے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سب۔ کیا مطلب" ——— ٹرومین نے چونک کر پوچھا۔

"میری یہاں آمد بھی کچھ اسی سلسلے میں ہے۔ اس لئے ہالیڈے حیران ہو رہا ہے" ——— ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں سمجھ گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ پرنس نے تمہیں

یہاں بھیجا ہے" ـــــ ٹروین نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"پرنس نے ۔ کیا مطلب" ـــــ ہالیڈے چونک پڑا ۔ کیونکہ ٹائیگر تو اسے کسی پارٹی کی کہانی سنا چکا تھا ۔

"جس پارٹی کی بات میں نے کی تھی ۔ اس کی ٹپ پرنس نے ہی دی تھی" ـــــ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور ہالیڈے اس طرح سر ہلانے لگا۔ جیسے بات کو ایڈجسٹ کرنے کی کوشش کر رہا ہو ۔

"ہالیڈے جو میں نے کہا ہے پہلے وہ کرو ۔ باقی باتیں بعد میں ہوتی رہیں گے" ـــــ ٹروین نے کہا ۔

"اچھا ٹھیک ہے ۔ میں ابھی بندوبست کرتا ہوں" ـــــ ہالیڈے نے کہا ۔ اور اٹھ کر کمرے کے بیرونی دروازے کی طر بڑھ گیا ۔

"کیا تمہیں واقعی عمران نے اس ریڈ روٹ کے مقابلے کے لئے بھیجا ہے ۔ حالانکہ مجھے تو اس نے کہا تھا کہ وہ خود آ رہا ہے" ہالیڈے کے جاتے ہی ٹروین نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا

"ہاں عمران صاحب نے مجھے یہاں ریڈ روٹ اور خاص پر کرسٹائن اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلوما حاصل کرنے کے لئے بھیجا ہے ۔ تاکہ یہاں آتے ہی وہ کام کا [illegible] سے آغاز کر سکیں" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیا اور ٹروین نے [illegible] ہلا دیا ۔

"کام تو ختم بھی ہو جاتا ۔ اگر مجھ سے ایک حماقت نہ ہو جاتی

ٹروین نے کہا ۔

"کیا مطلب" ـــــ ٹائیگر نے حیران ہو کر کہا ۔ اور جواب میں ٹروین نے اُسے مختصر طور پر اب تک گزرنے والے تمام واقعات بتا دیئے ۔

"کیا باس کا مقصد صرف اس کرسٹائن کو ہلاک کرنا ہے ۔ یا اس کے پورے ریڈ روٹ نظام کو تباہ کرنا ہے" ـــــ ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا ۔

"نظام تو بے حد وسیع اور پیچیدہ ہے ۔ اور پھر سرکاری سیٹ اپ ہے ۔ اس لئے پورے نظام کا تو خاتمہ ممکن ہی نہیں ہے ۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے اگر اس کرسٹائن کو ہلاک کر دیا جائے تو ظاہر ہے اس کی جگہ جو بھی لے گا وہ اس قدر ظالم اور سنگدل بہرحال نہ ہو گا ۔ اور نہ ہی اتنا بااثر ہو گا ۔ کہ وہ ٹاپ پرائز ٹرسٹ پر اس طرح اثر انداز ہونے کی کوشش کرے گا" ـــــ ٹروین نے جواب دیا ۔

"ہالیڈے نے مجھے بتایا ہے کہ کرسٹائن سے پہلے ریڈ روٹ کا سربراہ انتھونی الیگزینڈر تھا ۔ اور کرسٹائن اس کا نائب تھا ۔ پھر کرسٹائن نے اس کے خلاف سازش کی اور اس پر الزامات لگا کر اُسے علیحدہ کرا کر وہ خود چیف بن بیٹھا ہے ۔ میں نے ہالیڈے سے کہا ہے کہ وہ اس الیگزینڈر سے مجھے ریڈ روٹ کے بارے میں پوری تفصیلات معلوم کر دے ۔ ہالیڈے کے مطابق وہ اچھا آدمی ہے ۔ اگر اُسے کرسٹائن کی جگہ دوبارہ ایڈجسٹ کرا دیا جائے

تو وہ خود اس روٹ کو اس کے صحیح قانونی مقام پر لے آئے گا۔ صرف اتنا کریں کہ اس کرسٹائن کا خاتمہ کر دیں۔ کیا خیال ہے ٹائیگر نے کہا۔

"اس کا خاتمہ ہی تو کٹھن مسئلہ ہے۔ وہ بے حد پراسرار اور باخبر آدمی ہے" ——— ٹرومین نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے ہالیڈے واپس آیا۔ اس نے ہاتھ میں جدید تر میک اپ باکس اور ٹرومین کے سائز کے مطابق نیا سوٹ موجود تھا۔

"ادھر ڈریسنگ روم ہے۔ اور میں نے سب کو اچھی طرح دیا ہے۔ کوئی روٹ کو تمہاری یہاں موجودگی کی اطلاع نہ دے ہالیڈے نے کہا اور ٹرومین نے سر ہلاتے ہوئے اس کے ہاتھ میک اپ باکس اور سوٹ لیا اور پھر ڈریسنگ روم کی طر بڑھ گیا۔

"اس الیگزینڈر کو بلواؤ۔ تاکہ میں اپنا کام مکمل کر سکوں" ——— ٹرومین کے جاتے ہی ٹائیگر نے ہالیڈے سے مخاطب ہو کر ک

"میں نے اسے فون کر دیا ہے۔ وہ ایک گھنٹے بعد آ رہا ہالیڈے نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبا سر ہلا دیا۔

"یہ سب ہو کیا رہا ہے کم۔ کیا روٹ کی اتنی بڑی تنظیم ایک عام سے م کے سامنے بے بس ہو کر رہ گئی ہے" ——— کرسٹائن نے تہائی غصیلے لہجے میں میز پر مکہ مارتے ہوئے سامنے کھڑے کم سے طب ہو کر کہا۔

"باس۔ پورے دارالحکومت کی مکمل ناکہ بندی کر لی گئی ہے۔ ہر ر ہر بار۔ ہوٹل۔ دفتر کی مکمل تلاشی لی جا رہی ہے۔ جلد ہی آپ ش خبری سنیں گے" ——— کم نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب ے ہوئے کہا۔

"مجھے یہ ٹرومین ایک گھنٹے کے اندر اندر زندہ یا مردہ ہر صورت چاہیے۔ سمجھے۔ ورنہ میں تمہیں تمہارے پورے سیکشن سمیت ں سے اڑا دوں گا۔ گٹ آؤٹ" ——— کرسٹائن نے حلق ل چیختے ہوئے کہا اور کم خاموشی سے سر جھکائے واپس مڑا۔

اور کمرے سے باہر نکل گیا۔
" ہونہہ ۔ اتنی بڑی تنظیم اور ایک مجرم نہیں پکڑا جا رہا ۔ نانسنس
احمق ۔ نااہل ۔ میں ان سب کو گولیوں سے اڑا دوں گا ۔ مفت کی
تنخواہیں لے رہے ہیں ۔ خواہ مخواہ ادارے پر بوجھ بنے ہوئے ہیں "
کرسٹائن غصے کی شدت سے مسلسل بڑبڑاتا رہا ۔ پھر کم کو گئے
ہوتے دس منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور
کرسٹائن نے چونک کر رسیور اٹھا لیا ۔
" یس " ۔۔۔۔ کرسٹائن نے تیز اور درشت لہجے میں کہا ۔
" کم بول رہا ہوں باس ۔ ایک اطلاع ملی ہے باس ۔ کہ یہاں
کے ایک مقامی بدمعاش ہالیڈے بار کے مالک ہالیڈے کے
ساتھ موریٹی کے جوئے خانے میں ایک ایشیائی بزنس گیا ہے
اور وہاں سے پچاس لاکھ ڈالر سے بھی زائد رقم کما کر لایا ہے ۔ اور
اس وقت ہالیڈے بار میں موجود ہے ۔ دوسری بات یہ کہ
ہالیڈے نے انتھونی الیگزینڈر کو فون کر کے فوری طور پر اپنی بار
آنے کے لئے کہا ہے ۔ اور اسے کہا ہے کہ روٹ کے بارے
چند معلومات حاصل کرنے کے لئے وہ اسے پچاس ہزار ڈالر
سکتا ہے ۔ اور الیگزینڈر بار میں پہنچنے والا ہے ۔ اور سب
بات یہ ہے کہ ہالیڈے بار پوائنٹ کھری والے علاقے میں
جہاں سے ٹرڈین فرار ہوا ہے " ۔۔۔۔ کم نے تفصیل بتاتے
کہا ۔
" اوہ خاصی اہم اطلاع ہے ۔ لیکن تم نے مجھے فون کیوں کیا

وہاں چھاپہ مارو احمق آدمی " ۔۔۔۔ کرسٹائن نے دانت پیسنے کے سے
انداز میں کہا ۔
" باس ۔ ہالیڈے بلیو کارڈ ہولڈر ہے " ۔۔۔۔ کم نے جواب
دیا ۔
" اوہ بلیو کارڈ ہولڈر ۔ ٹھیک ہے ۔ اب اس چھاپے کی قیادت
میں خود کروں گا " ۔۔۔۔ کرسٹائن نے چونک کر کہا ۔
" باس ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں وہاں بے ہوش کر دینے
والی گیس پہلے پھیلا دوں ۔ اس کے بعد آپ وہاں جائیں " ۔۔۔۔ کم
نے ڈرتے ڈرتے کہا ۔
" ہاں ٹھیک ہے ۔ یہ زیادہ اچھی تجویز ہے ۔ لیکن سنو کم ۔ ایسا کرو
کہ وہاں پہلے ایسے انتظامات کراؤ کہ وہاں اس بات کا حتمی طور پر
علم ہو جائے کہ وہ ٹرڈین وہاں موجود ہے ۔ اور اس انتھونی الیگزینڈر
کی بات چیت بھی ٹیپ کراؤ ۔ اگر وہ واقعی روٹ کے متعلق معلومات
فروخت کرتا ہے تو یہ ٹیپ اسے فائرنگ اسکواڈ تک لے جانے
میں کافی معاون ثابت ہو گا ۔ چھاپہ تو کسی وقت بھی مارا جا سکتا ہے
کیا سمجھے " ۔۔۔۔ کرسٹائن نے اچانک ایک خیال کے آتے ہی
پوچھا ۔
" یس باس ۔ لیکن کیا بات چیت مکمل ہوتے ہی چھاپہ مار دیا جائے
یا اس کے بعد آپ اجازت دیں گے ۔ تب ۔ اس لئے پوچھ رہا ہوں
باس کہ وہ بلیو کارڈ ہولڈر ہے " ۔۔۔۔ کم نے کہا ۔
" نہیں ۔ پہلے مجھے مکمل رپورٹ دو گے ۔ ٹیپ بھی بھجواؤ گے ۔ تاکہ

میں پوری طرح تسلی کر لوں۔ اس کے بعد میں تمہیں اجازت دے سکتا
ہوں۔ میں کسی بلیو کارڈ ہولڈر کے خلاف صرف شک کی بنا پر کوئی
کارروائی نہیں کرنا چاہتا۔ یہ میرے اصول کے خلاف ہے۔ البتہ
میرے فیصلے تک تم وہاں کی انتہائی سخت نگرانی جاری رکھو گے"
کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔ اور دوسری طرف سے کرنے
جیسے ہی یس سر کہا۔ اس نے ریسیور رکھ دیا۔

"بلیو کارڈ ہولڈر۔ لیکن کس رینک کا۔ یہ تو چیک کر لوں"___
کرسٹائن نے ریسیور رکھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ اور پھر ٹیلی فون
کا ریسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ بلیو ہاؤس"___ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز
سنائی دی۔

"چیک۔ میں چیف بول رہا ہوں"___ کرسٹائن نے اس با
قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"یس باس"___ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ
یک لخت نرم پڑ گیا۔

"چیک کر کے بتاؤ کہ ہالیڈے بار کا مالک ہالیڈے کس رینک
کا بلیو کارڈ ہولڈر ہے"___ کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"___ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور کرسٹا
نے ریسیور رکھ دیا۔

کرسٹائن نے پورے ملک کے بڑے بڑے سمگلروں پیشہ
مجرموں اور بڑے بڑے کاروباری اداروں پر اپنا خصوصی ٹیکس لگا

تھا۔ وہ ان سے ماہانہ بنیادوں پر بھاری رقومات حاصل کرتا تھا۔ یہ
رقومات اس کے ذاتی اکاؤنٹس میں جمع ہو جاتی تھیں اور ان رقومات
کی وصولی اور ان کا حساب وکتاب رکھنے کے لئے اس نے ایک علیحدہ
شعبہ بنا رکھا تھا۔ جس کا انچارج چیک تھا۔ اور جس عمارت میں یہ سیکشن
قائم تھا۔ اس کا نام بلیو ہاؤس تھا۔ جن لوگوں سے کرسٹائن رقومات
وصول کرتا تھا۔ انہیں اس نے باقاعدہ بلیو کارڈ ایشو کر رکھے تھے اور
روٹ کو یہ سختی سے ہدایت تھی کہ بلیو کارڈ ہولڈرز کو اس کی اجازت کے
بغیر کچھ نہ کہا جائے۔ اور نہ ہی ان کے کسی کام میں مداخلت کی جائے۔
یہی وجہ تھی کہ کرم نے اطلاع ملنے کے باوجود ہالیڈے پر براہ راست
چھاپہ مارنے کی بجائے کرسٹائن کو باقاعدہ اطلاع دی تھی۔ چونکہ ایسے
افراد کی تعداد بے شمار تھی۔ اس لئے کرم کے پاس تو ان کی لسٹیں موجود
تھیں۔ مگر کرسٹائن کو تو سب نام زبانی یاد نہ تھے اور پھر رقومات
کے لحاظ سے اس نے بلیو کارڈ ہولڈرز کو تین اقسام میں تقسیم کر
رکھا تھا۔ اے کیٹیگری میں وہ بلیو کارڈ ہولڈر آتے تھے جو ماہانہ پچاس
لاکھ ڈالرز سے زیادہ ٹیکس ادا کرتے تھے۔ بی کیٹیگری میں بیس
لاکھ سے چالیس لاکھ روپے ادا کرنے والے اور سی کیٹیگری میں
پانچ لاکھ سے انیس لاکھ ڈالر ماہانہ ادا کرنے والے آتے تھے۔ ان
لوگوں کا تحفظ بھی ان کی کیٹیگری کے حساب سے ہی ہوتا تھا۔ یہی
وجہ تھی کہ کرسٹائن یہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ کہ یہ ہالیڈے کس
کیٹیگری میں آتا ہے۔ تاکہ اگر اس کے خلاف براہ راست کوئی کارروائی
کرنی بھی پڑ جائے تو وہ اس کی حیثیت کے مطابق کارروائی کرے۔

چند لمحوں بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرسٹائن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس" ـــــ کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔

"جیک بول رہا ہوں باس۔ بلیو ہاؤس سے" ـــــ دوسری طرف سے جیک کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے" ـــــ کرسٹائن نے کہا۔

"ہالینڈرے بی کیٹیگری کا بلیو کارڈ ہولڈر ہے۔ وہ تیس لاکھ ڈالر سالانہ ادا کرتا ہے اور باقاعدگی سے ادائیگی کرتا ہے" ـــــ جیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہوں۔ ٹھیک ہے" ـــــ کرسٹائن نے کہا اور رسیور رکھ

"تیس لاکھ ڈالر۔ ٹھیک ہے۔ اب اُسے یا تو موت قبول کرنی ہوگی یا پھر پچاس لاکھ ڈالر ادا کرنے ہوں گے" ـــــ کرسٹائن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

پھر تقریباً دو گھنٹوں بعد دروازے پر دستک ہوئی۔ تو کرسٹائن چونک پڑا۔

"یس۔ کم ان" ـــــ کرسٹائن نے کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا تو کم اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ٹیپ ریکارڈر اور ایک فائل تھی۔

"یہ رپورٹ ہے باس۔ اور یہ ہے اس گفتگو کا ٹیپ۔ جو اس انتھونی الیگزینڈر اور دوسرے لوگوں کے درمیان ہوئی" کم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر ٹیپ ریکارڈر اس نے میز پر ر

جیب سے ایک ٹیپ نکال کر کرسٹائن کے سامنے رکھی اور ساتھ ہی دوسرے ہاتھ میں موجود فائل بھی سامنے رکھ دی۔

"نگرانی ہو رہی ہے" ـــــ کرسٹائن نے فائل اٹھاتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ہم نے سپیشل وی۔ ڈی فون کے ذریعے یہ رپورٹ تیار کی ہے" ـــــ کم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔کے۔ جاؤ۔ میں اب تمہیں خود فون پر ہدایات دوں گا" کرسٹائن نے کہا۔ اور فائل کھول لی۔ کم واپس چلا گیا تھا فائل میں چیکنگ کی تفصیلات دی گئی تھیں۔ اور فائل کے مطابق ہالینڈرے کے نیچے تہہ خانے میں موجود ایک دفتر میں ٹرومین عرف بلیک ایگل۔ ٹائیگر عرف کوبرا۔ ہالینڈرے اور انتھونی الیگزینڈر موجود تھے۔ فائل میں وی۔ ڈی فون کے ذریعے حاصل کی گئیں ان کی تصویریں بھی موجود تھیں۔ ان میں سے انتھونی الیگزینڈر کی تصویر وہ اچھی طرح پہچانتا تھا۔ جب کہ باقی افراد اس کے لئے اجنبی تھے۔ البتہ جس تصویر کے نیچے ہالینڈرے لکھا ہوا تھا وہ مقامی آدمی لگتی۔ جب کہ ٹرومین عرف بلیک ایگل ایکریمی تھا۔ لیکن نہ ہی اس کا چہرہ ویسا تھا اور نہ لباس۔ جیسا کہ وہ پوائنٹ تھری پہ تھا۔ لیکن صرف کرسٹائن جانتا تھا کہ پوائنٹ تھری پہ بھی اسی ماسک میک اپ چیک کیا گیا تھا۔ اس لئے لازماً وہ میک اپ میں ہوگا۔ فائل میں درج تھا کہ ان کی شناختیں ان کے درمیان ہونے والی گفتگو سے کی گئی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ان کے درمیان ہونے

والی تمام گفتگو بھی لفظ بلفظ درج تھی۔ کرسٹائن یہ گفتگو پڑھتا
اور جیسے جیسے وہ پڑھتا گیا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین غ
اثرات نمودار ہوتے گئے۔ گفتگو کے مطابق اس ٹائیگر عرف کوبر
کا تعلق پاکیشیا کے علی عمران سے تھا۔ اس نے اسے وہاں ریڈ
اور کرسٹائن کے بارے میں تفصیلات حاصل کرنے کے لئے
تھا۔ جب کہ اس ٹرومین کی پشت پر بھی عمران تھا۔ اور ٹائیگر عر
کوبرے نے یہ بھی بتایا تھا کہ عمران بھی یہاں آنے والا ہے۔
اسی بار کے ذریعے ہی اس سے رابطہ کرے گا۔ الیگزینڈر نے
انہیں کرسٹائن اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں مکمل
تفصیلات دی تھیں۔ اور ان کے درمیان یہ بات بھی طے ہو گ
کہ کرسٹائن کو ہلاک کر کے اس کی جگہ انتھونی الیگزینڈر کو د
جانے کی کوشش کی جائے گی۔ اس کے لئے نئے وزیر مملکت
استعمال کیا جائے گا۔ نیا وزیر مملکت اس ہالینڈرے کا دو
رشتے دار بھی تھا۔ لیکن سب سے اہم بات یہ تھی کہ دوران گفت
ٹرومین نے اس جگہ کا بھی اشارہ دے دیا تھا جہاں لارڈ را
اور اس کی فیملی کو رکھا گیا تھا۔

کرسٹائن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند
پھر ٹیپ اٹھا کر اس نے ریکارڈر میں لگائی اور اس کا بٹن آن
دوسرے لمحے ریکارڈر سے مختلف آوازیں ابھرنے لگیں۔ یہ و
تھی جو وہ پہلے فائل میں پڑھ چکا تھا۔ لیکن اس کے باوجود وہ خ
بیٹھا پوری ٹیپ سنتا رہا۔ جب ٹیپ ختم ہو گئی تو اس نے ہاتھ

اسے آف کیا اور پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا۔ اور
نمبر پریس کر دیا۔

"یس باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے کم کی آواز سنائی دی۔

"کم۔ تم نے یہ تفصیلات حاصل کر کے بہت بڑا کارنامہ سر
انجام دیا ہے۔ اس طرح میرے خلاف ہونے والی ایک بھیانک
سازش کا پتہ چل گیا ہے۔ اب تم نے دو کام کرنے ہیں۔
ایک تو فوری طور پر ہالینڈرے بار میں چھاپہ مارو۔ چونکہ یہ لوگ انتہائی
خطرناک ہیں۔ اس لئے پہلے تم نے انہیں بے ہوش کرنا ہے۔ اس
کے بعد اس ٹرومین اور ٹائیگر دونوں کو اغوا کر کے اس بار انہیں
ریڈ ہاؤس کے سپیشل روم میں رکھنا۔ تاکہ یہ وہاں حرکت کرنے
سے بھی معذور رہیں۔ اور سنو۔ چونکہ ہالینڈرے بلیو کارڈ ہولڈر
ہے۔ اس لئے اُسے ان کے اغوا کا علم نہیں ہونا چاہئے۔ اور بار
میں بھی کسی اور کو علم نہ ہو۔ ورنہ بلیو کارڈ پر ان کا اعتماد ختم ہو جائے
گا۔ اور میں اسے برداشت نہیں کر سکتا۔ ایسی پلاننگ بنانا کہ
کام بھی ہو جائے اور کسی کو اصل صورت حال کا علم بھی نہ ہو سکے۔
اس الیگزینڈر کو بھی اس کی رہائش گاہ سے اغوا کر کے وہاں پہنچا
دو۔ ریڈ ہاؤس پر نگرانی سخت کر دینا۔ تاکہ یہ لوگ کسی طرح بھی وہاں
سے فرار نہ ہو سکیں۔ ایکریمیا میں اپنے سپیشل سیکشن کو ہدایات
دے دو کہ وہ فائل میں درج اشارے کے مطابق اسی عمارت پر
ریڈ کریں جہاں لارڈ رابنسن اس کی بیوی اور بچے موجود ہیں۔ اور
انہیں وہاں سے اغوا کر کے سپیشل جہاز پر یہاں لے آئیں۔ انہیں

بھی تم نے دہیں زیر دہاؤس میں رکھنا ہے۔ اور آخری بات یہ کہ
اڈے پر خود ہی طور پر نگرانی کراؤ۔ عمران اکیلا یا اس کے ساتھی جن
نے پاکیشیا سے آنا ہے۔ جیسے ہی ہوائی اڈے پر اتریں انہیں
اغوا کر کے تم نے زیر دہاؤس پہنچا دینا ہے۔ لیکن یہ خیال رکھ
یہ لوگ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ اس لئے انتہائی ہوشیا
سے ان پر ہاتھ ڈالنا۔ جب یہ سب اکٹھے ہو جائیں تب مجھے اطلا
دینا۔ تاکہ میں اکٹھا ہی ان سب کا شکار کھیل سکوں" ——
کرسٹائن نے بھیڑیئے کے سے انداز میں غراتے ہوئے ک
"یس باس۔ مگر عمران اور اس کے ساتھی کب آئیں گے۔ ہ
ہے وہ دو چار دس دن بعد آئیں پھر" —— کم نے جواب د
"ٹھیک ہے۔ اگر لارڈ رابنسن کی زیر دہاؤس آمد تک وہ
جائیں تو ٹھیک ورنہ لارڈ رابنسن کے زیر دہاؤس پہنچ جانے
مجھے اطلاع دینا۔ لیکن سنو۔ ان میں سے کسی بھی ہدایت کے بر
میں اگر تم سے یا تمہارے آدمیوں سے کوئی کوتاہی ہوئی تو پھر
انجام بہتر طور پر سمجھ سکتے ہو" —— کرسٹائن نے غراتے ہ
کہا۔

"بے فکر رہیں باس۔ کوئی کوتاہی نہ ہوگی۔ یہ سارے کا
ہمارے لئے کوئی مشکل نہیں ہیں" —— کم نے جواب دے
ہوئے کہا۔ اور کرسٹائن نے اوکے کہتے ہوئے رسیو
دیا۔

"میں ان سب کا عبرتناک حشر کر دوں گا۔ انہیں میری طا

کا اندازہ ہی نہیں ہے" —— کرسٹائن نے غصیلے انداز میں
میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ
اس دوران خود جا کر وزیر اعظم سے ملنا چاہتا تھا۔ تاکہ اُسے
مجبور کر کے اس وزیر مملکت کو اس کے عہدے سے برطرف کرا
دے اُسے یقین تھا وزیر اعظم کو اُس کی بات ماننے پر مجبور ہونا
ہی پڑے گا وہ چاہتا تو وزیر اعظم سے فون پر بھی بات کر سکتا
تھا۔ لیکن اُسے معلوم تھا کہ وزیر اعظم کی ہر فون کال سرکاری
طور پر ریکارڈ کے طور پر رکھی جاتی ہے۔ اس لئے وہ خود ذاتی طور
پر مل کر ان سے بات کرنا چاہتا تھا۔ تاکہ کوئی بات ریکارڈ پر
نہ آ سکے۔

"یہ کرسٹائن کیا اس قدر طاقتور ہے کہ وہاں صدر اور وزیراعظم تک اس کے خلاف ایکشن نہیں لے سکتے" ـــــ جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو ساتھ والی سیٹ پر نشست سے سر ٹکائے آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اس وقت جہاز میں تھے۔ اور یہ جہاز پاکیشیا سے ویسٹرن کارمن کی طرف پرواز کر رہا تھا۔ جولیا اور عمران کی سیٹیں اکٹھی تھیں جب کہ تنویر اور صفدر ان کی عقبی سیٹوں پر موجود تھے۔ وہ سب اصل چہروں میں تھے۔ اور عمران جب سے جہاز میں سوار ہوا تھا مسلسل سیٹ سے سر لگائے اونگھنے میں مصروف تھا۔

"اس کی ویسٹرن کارمن میں بالکل وہی حیثیت ہے جو یہاں پاکیشیا میں تمہارے باس کی ہے۔ کیا پاکیشیا کا صدر اور وزیراعظم تمہارے باس کے خلاف ایکشن لے سکتے ہیں" ـــــ عمران نے

آنکھیں کھول کر سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ لیکن چیف تو اس طرح کی حرکتیں نہیں کرتا جیسی طرح کی یہ کر رہا ہے" ـــــ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ویسٹرن کارمن والوں کو بھی کرسٹائن کی حرکتوں کا پتہ نہ چلتا ہو گا۔ جس طرح تمہیں نہیں چلتا۔ یہ تو مجھے معلوم ہے کہ وہ کیا کیا کرتا رہتا ہے" ـــــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ـــــ کیا کرتا رہتا ہے چیف" ـــــ جولیا کے لہجے میں غصہ ظاہر ہونے لگا تھا۔

"حرکت بلکہ حرکتیں" ـــــ عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ ہمارا چیف ایسا نہیں ہے۔ اور سنو آئندہ میرے سامنے چیف پر کوئی الزام تراشی نہ کرنا ورنہ......" ـــــ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"ورنہ کیا ـــــ ذرا وضاحت سے بات کیا کرو۔ میں اب تمہاری طرح عقلمند نہیں ہوں کہ صرف اشارے سے ہی ساری بات سمجھ جایا کروں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں گولی مار دوں گی۔ سمجھے" ـــــ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے گولی مارنے سے تمہارا چیف تو حرکتیں بند نہیں کر سکتا۔ اگر تم نے حرکت بند ہی کرانی ہے تو چیف کو گولی مار دو۔ بلکہ گولی ہی کیا توپ سے اڑا دو" ـــــ عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"تم باز نہیں آؤ گے" ـــــ جولیا کا غصہ اور تیز ہو گیا تھا۔

"میں تو باز بلکہ عقاب اور اگر تم کہو تو شاہین بھی بن سکتا ہوں۔ لیکن مسئلہ تو تمہارے باس کا ہے۔ وہ تو ویسے کا ویسے ہی رہے گا۔ میرا مطلب ہے چوہا" ـــــ عمران نے جواب دیا اور جولیا یک لخت ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"صفدر۔ تم ادھر آجاؤ۔ ورنہ یہ شخص میرے ہاتھوں مارا جائے گا" ـــــ جولیا نے مڑ کر اپنے پیچھے بیٹھے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور صفدر مسکراتا ہوا اٹھا اور عمران کے ساتھ آ کر بیٹھ گیا جب کہ جولیا اس کی سیٹ پر بیٹھ گئی اور تنویر کا چہرہ یک لخت مسرت سے کھل اٹھا۔

"بالکل بالکل۔ تنویر کے ساتھ بیٹھا کرو۔ تاکہ کند ہم جنس باہم جنس پرواز والا محاورہ درست ہو جاتے" ـــــ عمران نے پیچھے مڑ کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو۔ تنویر درست کہتا ہے۔ تم واقعی احمق ہو" ـــــ جولیا نے بھناتے ہوئے لہجے میں کہا اور تنویر کے چہرے پر مسرت کا آبشار سا بہنے لگا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

"عمران صاحب" ـــــ صفدر نے شاید موضوع بدلنے کی غرض سے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی آپ بھی فرمائیے" ـــــ عمران نے کہا اور صفدر ہنس دیا۔

"آخر آپ مرچیں کیوں چبا رہے ہیں" ـــــ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چبائی کہاں ہے۔ ابھی تو چبانے کی کوشش ہی کر رہا تھا" عمران نے جواب دیا اور صفدر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ چیف نے اس بار ہمیں مشن کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے وہ واقعی حیرت انگیز ہے۔ کسی ملک کی سیکورٹی ایجنسی کے چیف کے خلاف مشن میرے خیال میں ایک نئی بات ہے" ـــــ صفدر نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کیوں نئی بات کیوں ہے۔ کیا تمہارے چیف کے خلاف مشن نہیں آتے رہتے" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ براہِ راست چیف کے خلاف نہیں ہوتے۔ پورے ادارے کے خلاف ہوتے ہیں" ـــــ صفدر نے کہا۔

"اب میں کیا کر سکتا ہوں۔ جب تمہارا چیف ہی تم پر اعتماد نہیں کرتا" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں" ـــــ صفدر نے چونک کر کہا۔ اور عمران نے کن انکھیوں سے دیکھ لیا تھا کہ اس کی بات سن کر تنویر اور جولیا دونوں آگے کو جھک آئے تھے۔

"کیا تم میں حوصلہ ہے کہ تم اصل بات سن سکو" ـــــ عمران اور زیادہ سنجیدہ ہو گیا تھا۔

"آپ بتائیں تو سہی" ـــــ صفدر نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"گزشتہ دنوں بین الاقوامی طور پر پوری دنیا کے سیکرٹ سروسز کے چیفس کی ایک خفیہ میٹنگ ہوئی ہے۔ جس میں تمہارا چیف اور کرسٹائن بھی شامل تھے۔ چونکہ سارے چیف تھے۔ اس لئے تمہارے چیف کو مجبوراً نقاب ہٹانا پڑا تھا۔ اور پھر کرسٹائن صاحب سے حماقت ہو گئی۔ کہ اس نے سب کے سامنے تمہارے چیف کی اصلیت ظاہر کر دی۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ ہم کرسٹائن کو اس کے سچ بولنے کی سزا دینے جا رہے ہیں۔ میں نے تو جانے سے ہی انکار کر دیا تھا۔ لیکن اب کیا کروں تمہارے چیف نے اتنی بڑی رقم کا چیک بھیج دیا ہے کہ مجبوراً مجھے ساتھ جانا پڑا۔ ویسے ہے یہ بڑی گھٹیا سی بات کہ کسی کو اس کے سچ کی سزا دی جائے"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن وہ اصلیت کیا تھی"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"سوری۔ میں یہ نہیں بتا سکتا، ورنہ وہ مرچ صاحبہ اور تیز ہو جائیں گی"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ سیدھی طرح بتاؤ کیا بات ہے"۔۔۔۔ جولیا نے عقب سے غراتے ہوئے کہا۔

"جسے عقلمندی کا دعویٰ ہے اس سے پوچھ لو"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کی عادت ہے بکواس کرنے کی۔ خواہ مخواہ سسپنس پھیلا رہا ہے"۔۔۔۔ تنویر نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کی بات سن کر اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ اس مشن کی اصلیت وہ نہیں ہے جو ہمیں بتائی گئی ہے۔ باس نے ہمیں تو صرف اتنا بتایا ہے کہ کرسٹائن بے حد ظالم اور سفاک آدمی ہے۔ اور اس نے بین الاقوامی ٹاپ پرائز کے غیر جانبدارانہ فیصلوں پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے اسے اس سے باز رہنے کے لئے ہمیں وہاں بھیجا جا رہا ہے۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ میں ذاتی طور پر اس بات سے مطمئن نہیں ہوا تھا۔ کیونکہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جس میں ہماری مداخلت ضروری ہو۔ اور میں چیف کی فطرت کو اچھی طرح سمجھتا ہوں وہ غیر ضروری طور پر کسی کے معاملات میں مداخلت نہیں کرتا۔ اس لئے میرے ذہن میں مسلسل کھٹک موجود تھی۔ اب آپ کی بات سن کر مجھے احساس ہو رہا ہے کہ اصل بات کچھ اور ہے۔ آپ پلیز ہمیں بتائیں کہ اصل چکر کیا ہے"۔۔۔۔ صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اصل بات تو میں نے بتا دی ہے۔ کہ سارا چکر اصلیت کا ہے۔ اب تم یقین کرو یا نہ کرو تمہاری مرضی"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کیسی اصلیت۔ کچھ وضاحت بھی تو کریں"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"کمال ہے۔ تم نے اب مجھے بھی مروانا ہے۔ بیچارہ کرسٹائن اس اصلیت کی وضاحت کے چکر میں ہی تو پھنسا ہے"۔۔۔۔

عمران بھلا اتنی آسانی سے کہاں قابو میں آنے والا تھا۔

"یہ نہیں بتائے گا صفدر۔ میں ویسٹرن کارمن کے ایئرپورٹ پہنچ کر چیف سے خود بات کر لوں گی"۔۔۔ جولیا نے بھناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کر کے دیکھ لینا۔ میرا کیا ہے۔ مجھے ایک اور بھاری مالیت کا چیک مل جائے گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"چیک مل جائے گا۔ کیوں"۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"اب کرسٹان مشن کے لئے کیوں ملا ہے"۔۔۔ عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ صفدر کی پیشانی پر بھی سوچ کی لکیریں پھیلی ہوئی تھیں۔ مگر عمران نے ایک بار پھر آنکھیں بند کر کے نشست سے سر ٹکا دیا تھا جیسے اُسے کسی سے کوئی غرض ہی نہ ہو۔

پھر واقعی ویسٹرن کارمن کے ایئرپورٹ پر جہاز کے اترنے تک ان کے درمیان کوئی بات چیت نہ ہوئی۔ کاغذات اور سامان کی چیکنگ کے بعد وہ جیسے ہی پبلک گیلری میں پہنچے۔ جولیا تیزی سے اس کاؤنٹر کی طرف بڑھنے لگی جہاں سے فارن کالز کی جاتی تھیں۔

"مس جولیا۔ کیا آپ سب کے سامنے بات کریں گی"۔۔۔ اچانک صفدر نے کہا۔ اور جولیا چونک کر رک گئی۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ ہوٹل سے بات کر لوں گی"۔۔۔ جولیا

نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ کا نام علی عمران ہے"۔۔۔ اچانک ایک مقامی نوجوان نے عمران کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"آپ کو پسند ہو تو آپ رکھ لیں۔ مجھے اس نام نے آج تک کوئی خاص فائدہ تو نہیں پہنچایا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور نوجوان بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا تعلق ہالیڈے بار سے ہے۔ چیف ہالیڈے کے دوست مسٹر کوبرا نے مجھے یہاں بھیجا ہے۔ گو انہوں نے مجھے آپ کا قد و قامت وغیرہ بتایا تھا۔ کیونکہ ان کا خیال تھا کہ شاید آپ اصل نام سے یہاں نہ آئیں۔ لیکن امیگریشن پر میں آپ کے کاغذات میں اصل نام دیکھ چکا ہوں"۔۔۔ نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوبرا۔ اوہ۔ تو یہاں ویسٹرن کارمن میں بھی کوبرے ہوتے ہیں۔ پھر تو اچھا ہوا کہ میں بین ساتھ لے آیا ہوں"۔۔۔ عمران نے کن انکھیوں سے ساتھ کھڑی جولیا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"بین۔۔۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"۔۔۔ نوجوان نے چونک کر کہا۔

"نہ ہی سمجھو تو اچھا ہے۔ جو سمجھے اُسے ہی اس کے سامنے سر ہلانا پڑتا ہے اور پٹاری میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند بھی ہونا پڑتا ہے۔ بہرحال فرمایئے۔ کوبرے صاحب نے کیا پھنکارا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

اور نوجوان کے چہرے پر تو اُسی طرح حیرت اور الجھن کے تاثرات
موجود رہے۔ جب کہ صفدر کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگ
اب وہ بے چارہ ویسٹرن کارمن کا رٹنے والا سانپ کے آگے
بین بجانے کے اور پٹاری میں قید ہونے کا کیا مطلب سمجھ سکتا تھا
" انہوں نے کہا ہے کہ آپ کی آمد کے متعلق یہاں ریڈ رو
کو مکمل اطلاعات مل چکی ہیں۔ اور انہوں نے باقاعدہ شہر میں
جگہ جگہ چیکنگ شروع کر رکھی ہے۔ اور وہ لوگ ذرا سا شک
پڑنے پر فائر کھول دیتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے مجھے بھ
ہے تاکہ میں آپ کو یہاں ایئرپورٹ سے قریب ہی ایک عمارت
میں پہنچا دوں۔ تاکہ چیف ہالینڈ سے جب آپ کے اور آپ
ساتھیوں کے کاغذات تیار کرا لیں تو تب آپ شہر میں جائیں
نوجوان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
" اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ آؤ......"۔۔۔۔ ع
نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ ریڈ روٹ کی کارروائی کو جانتا
وہ واقعی مشکوک افراد کو گولی مارنے سے بھی دریغ نہ کرتے
گے۔ اور چونکہ ٹائیگر کو یہ معلوم نہ تھا کہ عمران کے ساتھ کو
کون آ رہا ہے۔ اور عمران کس میک اپ میں ہو گا۔ اس لئے
پہلے سے کاغذات تیار نہ کرا سکتا تھا۔ اس لئے اس نے
حفاظت کے طور پر یہ طریقہ استعمال کیا ہو گا۔ آئیے"۔
نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
" یہ کوبرا کون ہے"۔۔۔۔ جولیا نے اس نوجوان کے پی

چلتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
" سانپ کی ایک قسم ہوتی ہے۔ بے حد زہریلا خیال کیا جاتا
ہے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو جولیا
کے بے اختیار ہونٹ بھنچ گئے۔ لیکن چونکہ انہیں ساتھ لے
جانے والا نوجوان بالکل قریب تھا۔ اس لئے وہ صرف ہونٹ
ہی کاٹتی رہ گئی۔
ایئرپورٹ سے نکل کر وہ پیدل ہی ایک سڑک پر چل پڑے۔
اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک سرخ رنگ کی عمارت کے گیٹ پر
پہنچ گئے۔ نوجوان نے کال بیل دی تو کال بیل کے نیچے موجود باریک
جالی دار حصے میں ایک کرخت سی آواز نکلی۔
" کون ہے گیٹ پر"۔۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ خاصا سخت تھا۔
" میں مٹھو کھتی ہوں۔ چیف ہالینڈ کے دوست کوبرے کے
مہمان میرے ساتھ ہیں"۔۔۔۔ نوجوان جس نے اپنا نام مٹھو کھتی
بتایا تھا۔ اونچی آواز میں کہا۔
" او۔ کے"۔۔۔۔ جالی دار حصے میں سے آواز سنائی دی۔
اور اس کے ساتھ ہی پھاٹک کی ایک سائیڈ پر بنی ہوئی چھوٹی
کھڑکی خود بخود کھل گئی اور مٹھو کھتی انہیں ساتھ لئے اندر داخل
ہوا۔ یہ ایک خاصی بڑی عمارت تھی۔ برآمدے میں دو مقامی آدمی
کھڑے تھے۔ ان کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔
لیکن انہوں نے نہ ہی کوئی تعرض کیا اور نہ کسی قسم کی کوئی مداخلت
کی وہ خاموش اپنی جگہ لاتعلق سے بنے کھڑے رہے۔ مٹھو کھتی

انہیں ساتھ لے کر ایک کمرے میں آیا۔ جہاں صوفے موجود تھے

"میں باس کو اطلاع کر دوں" ——— ٹموکھی نے انہیں صوفوں پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور خود درمیانی میز پر رکھے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہالیڈے بار" ——— رسیور میں سے ایک آواز نکلی چونکہ عمران فون کے قریب تھا۔ اس لئے رسیور سے نکلنے والی آواز اس تک بخوبی پہنچ رہی تھی۔

"ٹموکھی بول رہا ہوں۔ چیف سے بات کرائیں۔ ان کے دو کوبرے کے مہمان ریڈ ہاؤس میں پہنچ گئے ہیں" ——— ٹموکھی نے کہا۔ اور پھر چند لمحوں بعد رسیور پر ایک اور آواز ابھری

"یس ہالیڈے سپیکنگ۔ کیا مہمان اصلی ہیں" ——— بولنے والے کا لہجہ کھردرا تھا۔

"یس چیف۔ وہ اصلی ناموں سے ہی آئے ہیں۔ میں نے ان کے کاغذات چیک کئے۔ ان میں سے ایک کا نام علی عمران دوسرے کا نام صفدر تیسرے کا تنویر اور ان کی ساتھی عورت کا نام جولیانا فٹز واٹر ہے" ——— ٹموکھی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"او کے۔ ان کی خاطر مدارت کرو۔ میں کوبرے کے ساتھ وہاں آ رہا ہوں۔ یہاں شہر میں چیکنگ اور بھی سخت کر دی گئی" دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور ٹموکھی نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"چیف اپنے دوست کے ساتھ آ رہے ہیں۔ آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے" ——— ٹموکھی نے رسیور رکھ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف مڑتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کوئی ایسا مشروب پلا دو جس سے کوبرے کا زہر اثر نہ کر سکے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹموکھی بُری طرح چونک پڑا۔

"زہر اثر نہ کرے ——— کیا مطلب" ——— ٹموکھی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر ٹموکھی۔ شراب کے علاوہ اور کوئی سا مشروب پلوا دیں" عمران کے بولنے سے پہلے صفدر بول پڑا۔ اور ٹموکھی سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر کی طرف چل پڑا۔ تھوڑی دیر بعد سنہرے رنگ کے مشروب کے گلاس انہیں پیش کر دیئے گئے۔

"یہ ویسٹرن کارمن کے لوگوں کا سب سے پسندیدہ مشروب ہے۔ اس کا نام گولڈن نائس ہے" ——— ٹموکھی نے مشروب لانے والے آدمی کے ساتھ اندر آتے ہوئے کہا۔ اور ان سب نے سر ہلاتے ہوئے مشروب پینا شروع کر دیا۔ واقعی مشروب بے حد خوش ذائقہ اور لذیذ تھا۔ گلاس ختم کر کے انہوں نے میزوں پر رکھے ہی تھے کہ یک لخت انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے پیٹ سے کوئی گولہ سا اٹھا اور سیدھا دماغ میں جا کر ایک دھماکے سے پھٹ گیا ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی ان کے ذہن یک لخت تاریک پڑ گئے۔ عمران کے ذہن پر

تاریکی آنے سے پہلے سامنے کھڑے ٹموتھی کا چہرہ نقش سا ہوگ
تھا۔ جس پر عجیب سی پراسرار طنزیہ اور فاتحانہ سی مسکراہ
طاری تھی جیسے اس نے کوئی بڑا کارنامہ سرانجام دے دیا
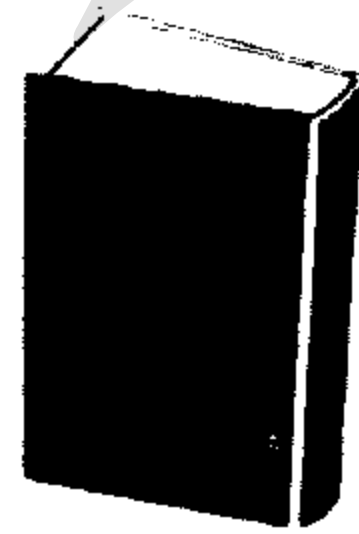
"میرا خیال ہے ہمیں اس کرسٹائن کو زیادہ مہلت
نہیں دینا چاہئے" ـــــ اچانک خاموش بیٹھے ٹرومین نے
سامنے بیٹھے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ ہالیڈے
اس وقت وہاں موجود نہ تھا۔ وہ انتھونی الیگزینڈر کو خفیہ را
سے باہر پہنچانے گیا ہوا تھا۔ الیگزینڈر سے ان کی بات چی
انتہائی فائدہ مند ثابت ہوئی تھی۔ الیگزینڈر نے انہیں نہ
صرف کرسٹائن کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں پوری تفص
بتادی تھیں۔ بلکہ اندر کا نقشہ بنا کر بھی دے دیا تھا۔ اس
ساتھ ساتھ یہ بات بھی طے ہو گئی تھی کہ کرسٹائن کے خا

کے بعد الیگزینڈر کو دوبارہ اس کے عہدے پر بحال کرا دیا جائے
گا۔ اور اس کی ذمہ داری ہالیڈے نے اپنے سر لی تھی۔ کیونکہ
وہ بھی کرسٹائن سے بے حد تنگ تھا۔ اُسے ہر ماہ ایک خطیر
رقم ٹیکس کے طور پر کرسٹائن کو دینی پڑتی تھی۔ حکومت کا ایک
وزیر اس کا دور کا رشتہ دار تھا۔ اور بقول ہالیڈے وہ سیاسی
طور پر اس قدر طاقتور ہے کہ وزیراعظم پر دباؤ ڈال کر الیگزینڈر کو
بحال کرا سکتا ہے۔ بہرحال یہ بعد کی باتیں تھیں۔ اصل مسئلہ
کرسٹائن سے نمٹنے کا تھا۔ چنانچہ ہالیڈے اور الیگزینڈر کے
جاتے ہی ٹرومین نے کرسٹائن کے خلاف فوری طور پر حرکت میں
آنے کی بات کر دی تھی۔

"جب کہ میرا خیال ہے کہ عمران صاحب کو آنے دیں۔ وہ شاید
آج ہی پہنچ جائیں۔ اس کے بعد ان کے مشورے سے آگے
بڑھا جائے تو زیادہ بہتر ہے" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"عمران آتا رہے گا۔ اگر ہم عمران سے پہلے ہی مقصد میں کامیاب
ہو گئے تو عمران کو یہاں آکر بھاگ دوڑ نہ کرنی پڑے گی" ـــــ
ٹرومین اپنی فطرت کے عین مطابق فوری طور پر کام کرنے
کے لئے بے چین تھا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ اگر آج رات تک عمران صاحب نہ آئے
تو پھر رات کو ہیڈکوارٹر پر ریڈ کر دیں گے" ـــــ ٹائیگر نے کہا
اور ٹرومین نے سر ہلا دیا۔ وہ سامنے رکھے نقشے کو بہت غور سے

دیکھ رہا تھا ۔۔۔ وہ اور ٹائیگر ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے اور ا
کرسٹائن تک پہنچنے کے مختلف راستوں اور طریقہ کار پر بحث
کرتے رہے ۔ آخر کار وہ ایک مشترکہ لائحہ عمل پر متفق ہو گئے
" یہ ہالیڈے واپس نہیں آیا " ۔۔۔ اچانک ٹرومین نے
چونک کر کہا ۔
" ہاں اب تک اُسے آجانا چاہیئے " ۔۔۔ ٹائیگر نے کہا
اُسے بھی ابھی ہالیڈے کا خیال آیا تھا ۔ پھر اس سے پہلے کہ
موضوع پر مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور ہالیڈے ا
داخل ہوا ۔
" اتنی دیر لگا دی ۔ ہم پریشان ہو رہے تھے " ۔۔۔ ٹائیگر
نے کہا ۔
" میں الیگزینڈر کو اس کی رہائش گاہ پر چھوڑنے گیا تھا
ضروری باتیں کرنی تھیں ۔ بہرحال اب کیا پروگرام ہے ۔ آپ
لوگوں کا " ۔۔۔ ہالیڈے نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا ۔
" پروگرام کیا ہونا ہے ۔ بس کرسٹائن کا خاتمہ کرنا ہے
آج رات ہم یہ مشن مکمل کرلیں گے " ۔۔۔ ٹرومین نے سر ہلا
ہوئے کہا ۔ اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی
پر رکھے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی ۔ اور ہالیڈے نے چونک
کر رسیور اٹھا لیا ۔
" باس ۔ جانسن بول رہا ہوں ۔ ریڈ روٹ بار کے گرد پھیلے
ہوتے ہیں ۔ اور انتہائی سخت نگرانی کی جا رہی ہے ۔ وہ عقبی

بھی موجود ہیں ۔ اور خفیہ دہانے کے پاس بھی " ۔۔۔ جانسن کی
متوحش سی آواز سنائی دی ۔
" اوہ اوہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ ریڈ روٹ کو یہاں کا علم
ہو گیا ہے ۔ ویری بیڈ ۔ فوراً چیک کر کے بتاؤ کہ سپیشل وے
کی کیا پوزیشن ہے ۔ جلدی بتاؤ " ۔۔۔ ہالیڈے نے چیختے
ہوئے کہا ۔
" یس باس " ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا ۔ اور ہالیڈے
نے رسیور رکھ دیا ۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار
نمایاں ہو گئے تھے ۔ ٹرومین اور ٹائیگر دونوں کی آنکھوں سے
الجھن ظاہر ہونے لگی تھی ۔
" مجھے فوراً یہاں سے نکلنا چاہیئے ۔ یہ لوگ کسی بھی وقت ریڈ
کر سکتے ہیں ۔ یہ میری ہی تلاش میں ہوں گے " ۔۔۔ ٹرومین نے
صوفے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا ۔ ٹرومین کے اٹھتے
ہی ٹائیگر بھی اٹھ کھڑا ہوا ۔
" ایک منٹ بلیک ایگل ۔ ایک مخصوص راستہ ایسا ہے
جس کا سوائے اس جانسن اور میرے کسی اور کو علم نہیں ہے ۔
مجھے یقین ہے کہ ریڈ روٹ وہاں موجود نہ ہوں گے " ۔۔۔ ہالیڈے
نے کہا ۔ اور پھر چند لمحوں بعد ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج
اٹھی ۔ ہالیڈے نے رسیور اٹھا لیا ۔
" باس ۔ سپیشل وے محفوظ ہے ۔ میں نے چیک کر لیا ہے "
جانسن کی آواز سنائی دی ۔

" اور کے۔ ہم اس راستے سے جا رہے ہیں۔ تم بار کا خیال رکھنا"۔۔۔۔ ہالیڈے نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور ریسیور رکھ کر وہ ٹرومین اور ٹائیگر کی طرف مڑا۔

" آؤ میرے ساتھ"۔۔۔۔ اس نے کہا اور تیزی سے سا یہ بنے ہوئے ایک اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ظاہر ان دونوں نے اس کی پیروی کرنی تھی۔ دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ ہالیڈے نے اس کی دائیں طرف کی دیو کی جڑ میں ایک مخصوص جگہ پر زور سے پیر مارا تو کمرے کے فرش کا ایک کونا کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اٹھ گیا وہاں سے سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ سیڑھیاں اتر کر وہ ایک اور دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔ ہالیڈے نے مخصوص انداز میں اسے کھولا تو دوسری طرف ایک تنگ سی سرنگ جاتی ہوئی دکھائی دی۔ سرنگ میں گہرا اندھیرا تھا۔ لیکن ہالیڈ اس سرنگ میں چلتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ سرنگ کچھ زیادہ طو نہ تھی۔ اس لئے جلد ہی اس کا اختتام ہو گیا۔ دوسری طرف دی تھی۔ لیکن ہالیڈے نے نجانے اندھیرے میں کیا کیا کہ دی درمیان سے کھل گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی روشنی سی دوسر طرف سے آنے لگی۔ اس راستے کو کراس کر کے وہ ایک اور کمرے میں پہنچ گئے۔ جس کے ایک کونے سے سیڑھیاں اوپر کو جا رہی تھیں۔ سیڑھیاں چڑھ کر وہ ایک بڑے اور صاف ستھرے کمرے میں پہنچ گئے۔

" ہم بار سے کچھ فاصلے پر ایک کوٹھی میں ہیں۔ یہ کوٹھی بھی میری ملکیت ہے۔ اب وہ لوگ یہاں تک نہیں پہنچ سکتے"۔۔۔۔ ہالیڈے نے اس راستے کو بند کرتے ہوئے کہا۔ جس سے گزر کر وہ یہاں پہنچے تھے۔

" تمہارا وہ آدمی جانسن نہ بتا دے کہیں"۔۔۔۔ ٹرومین نے کہا۔

" نہیں۔ وہ مر تو سکتا ہے لیکن زبان نہیں کھولے گا۔ اس کی طرف سے قطعی طور پر بے فکر رہو"۔۔۔۔ ہالیڈے نے کہا۔ اور پھر وہ تینوں اس کمرے سے نکل کر ایک راہداری سے گزرتے ہوئے اس کوٹھی کے بیرونی برآمدے میں پہنچ گئے۔ برآمدے کے ساتھ پورچ میں نیلے رنگ کی ایک کار موجود تھی۔

" اب میں آپ کو اپنے ایک خاص اڈے پر لے چلتا ہوں۔ وہ ہر لحاظ سے محفوظ بھی ہے۔ اور وہاں ضرورت کا تمام سامان اور اسلحہ بھی موجود ہے"۔۔۔۔ ہالیڈے نے کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ اور ٹرومین اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔

ہالیڈے نے سٹیئرنگ سنبھالا۔ جب کہ دونوں عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے۔ دوسرے لمحے کار سٹارٹ ہو کر تیزی سے بند پھاٹک کی طرف بڑھتی گئی۔ پھاٹک کے سامنے کار روک کر ہالیڈے نے نیچے اتر کر پھاٹک کھولا اور پھر کار میں بیٹھ کر اسے باہر نکال لایا۔ باہر اسے روک کر وہ ایک بار پھر نیچے اترا اور پھاٹک بند کر کے دوبارہ سٹیئرنگ پر آ بیٹھا۔ چونکہ

کار کے شیشے کلرڈ تھے۔ اس لئے ٹرومین اور ٹائیگر اطمینان
سے بیٹھے ہوئے تھے۔ ویسے بھی ٹرومین چونکہ نئے میک اپ
میں تھا۔ اس لئے وہ مطمئن تھا۔ اور ظاہر ہے ریڈ روٹ والے
ٹائیگر کو تو جانتے تک نہ تھے۔ اس لئے ٹائیگر کو بھی کسی قسم
کوئی خطرہ محسوس نہ ہو رہا تھا۔

کار سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی گئی۔ پھر جیسے ہی وہ
چوک پر پہنچے۔ ہالیڈے کو کار روکنی پڑی۔ کیونکہ وہاں ٹریفک
پولیس والے کاریں روک کر ان کے کاغذات چیک کر رہے
تھے۔ اور کاریں ایک قطار کی صورت میں آگے بڑھ رہی تھیں
ہالیڈے نے کار قطار میں لگا دی تھی۔ ظاہر ہے صرف کاغذات
کی چیکنگ سے انہیں کوئی خطرہ محسوس نہ ہو سکتا تھا اور یہ
چیکنگ بھی ٹریفک پولیس کر رہی تھی۔ چند لمحوں بعد ان کا نمبر
آ گیا۔ ہالیڈے نے کار کے ڈیش بورڈ سے ایک لفافہ
نکال کر چیکنگ کرنے والوں کو تھما دیا۔ آفیسر نے لفافہ لیتے ہوئے
اندر جھانک کر دیکھا۔ اور پھر لفافہ لے کر پیچھے ہٹ گیا۔ چند
لمحوں بعد اس نے لفافہ واپس ہالیڈے کو دے دیا۔

"آپ جا سکتے ہیں"۔۔۔ آفیسر نے سپاٹ لہجے میں
کہا اور ہالیڈے نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کار آگے
بڑھا دی۔ لفافہ اس نے واپس ڈیش بورڈ میں رکھ دیا تھا
مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک رہائشی کالونی
میں داخل ہوئے اور ہالیڈے نے کار ایک کوٹھی کے پھاٹک

کے سامنے روک دی۔ پھاٹک پر تالا لگا ہوا تھا۔ ہالیڈے نیچے اترا۔
اور اس نے جا کر نہ صرف تالا کھولا بلکہ پھاٹک کو بھی دھکیل کر کھول دیا۔
پھر وہ کار اندر لے گیا۔ پورچ میں کار روک کر وہ نیچے اترا اور آ کر
اس نے پھاٹک بند کر دیا۔ ٹرومین اور ٹائیگر بھی کار سے نیچے اتر
آئے۔ کوٹھی خالی پڑی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ہالیڈے نے انہیں
ساری کوٹھی دکھلا دی۔ وہاں واقعی نہ صرف ضرورت کا تمام سامان
موجود تھا بلکہ وہاں ایک الماری میں جدید اسلحہ بھی موجود تھا۔

"آپ لوگ یہاں بے فکر ہو کر رہ سکتے ہیں۔ پورے ویسٹرن
کارمن میں سوائے میرے اور کسی کو اس اڈے کا علم نہیں ہے۔
مجھے اب واپس جانا ہے تاکہ میں بار کا خیال رکھ سکوں"۔۔۔
ہالیڈے نے کہا۔

"یہاں کوئی کار وغیرہ بھی ہے"۔۔۔ ٹرومین نے پوچھا۔

"ہاں۔ گیراج میں موجود ہے۔ چابیاں اس کے اندر ہوں گی"
ہالیڈے نے جواب دیا۔ اور ٹرومین نے اثبات میں سر ہلا دیا
پھر ہالیڈے ان سے مصافحہ کر کے واپس چلا گیا۔ ٹائیگر نے جا
کر پھاٹک بند کیا اور پھر وہ ٹرومین کے ساتھ آ کر کمرے میں
بیٹھ گیا۔

"ان لوگوں کو میرے بار میں پہنچنے کا علم کیسے ہوا ہو گا۔ میرا خیال
ہے اس الیگزینڈر کی وجہ سے انہیں معلوم ہوا ہے"۔۔۔
ٹرومین نے کہا۔

"اوہ۔ واقعی تمہارا آئیڈیا درست ہو سکتا ہے۔ الیگزینڈر

کے واپس جاتے ہی انہوں نے گھیرا ڈالا ہے۔ ورنہ وہ پہلے بھی آ سکتے تھے۔ اس کا مطلب ہے کہ الیگزینڈر نے غداری کی ہے۔ اور ایسی صورت میں تو وہ ہالیڈے پر بھی تشدد کر کے یہاں کا پتہ معلوم کر سکتے ہیں"۔۔۔ ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ ہالیڈے کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ ان معاملات میں انتہائی با اصول آدمی ہے"۔۔۔ ٹرومین نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر الیگزینڈر نے مخبری کی ہے تو پھر انہیں اس تہہ خانے کا بھی علم ہونا چاہیئے تھا۔ اس صورت میں وہ فوراً یہاں آ جاتے۔ صرف نگرانی کرنے اور گھیرنے کا کیا مطلب ہوا"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ واقعی یہ بات بھی سوچنے کی ہے۔ اور میرا خیال ہے۔ اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ہالیڈے اس کرسٹائن کو بھاری رقم ادا کرتا ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ کرسٹائن نے پہلے اچھی طرح چیکنگ کرنے کا حکم دیا ہو۔ اس کے بعد چھاپہ مارنے کا کہا ہو"۔۔۔ ٹرومین نے کہا۔ اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اور ابھی ٹرومین کا فقرہ ختم ہوئے چند سیکنڈ ہی گزرے تھے کہ باہر سے انہیں ایسی آواز سنائی دی۔ جیسے برآمدے میں کوئی پٹاخہ چلا ہو۔ وہ دونوں اضطراری طور پر اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"یہ کیسی آواز تھی"۔۔۔ ٹرومین نے کہا۔ اور تیزی سے دروازے کی طرف لپکا۔ ظاہر ہے ٹائیگر بھی اس کے پیچھے ہی چلا تھا۔ لیکن دوسرے لمحے ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھوم گیا ہو۔ اس نے سر کو جھٹکا دے کر سنبھلنے کی کوشش کی ہی تھی کہ یک لخت ذہن پر تاریکی نے جھپٹا مارا اور اس کے ساتھ ہی اس کے تمام احساسات تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔

عمران کے تاریکی میں ڈوبے ہوئے ذہن میں روشنی کی
ایک کرن سی پھوٹی اور پھر آہستہ آہستہ روشنی پورے ذہن پر
پھیلتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بھی ایک جھٹکے
سے کھل گئیں۔ چند لمحوں تک وہ نیم بے ہوشی کے عالم میں پڑا
رہا پھر اس کا شعور بیدار ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی
سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ پھر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگ گئیں
کیونکہ اس بڑے سے کمرے کے فرش پر وہ اکیلا نہ تھا
بلکہ اس کے ساتھی جولیا۔ تنویر اور صفدر اور نہ صرف ان کے
ساتھی تھے بلکہ کچھ اور لوگ بھی تھے۔ ان میں سے ٹائیگر اور
لارڈ رابنسن کو عمران اچھی طرح پہچانتا تھا۔ باقی دو افراد اس
کے لئے اجنبی تھے۔ وہ سب ٹیڑھے میڑھے انداز میں فرش پر
پڑے ہوئے تھے۔ کمرہ خاصا بڑا تھا۔ لیکن اس کی دیواریں، فرش

اور چھت بالکل سپاٹ تھیں۔ کہیں بھی کوئی دروازہ، کھڑکی یا روشندان
نہ تھا۔ عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور پھر اس نے آگے بڑھ کر جلدی سے
ٹائیگر کو ہوش میں لانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ لیکن دوسرے
لمحے اس نے ہاتھ ہٹا لئے۔ کیونکہ وہ سب کسی زود اثر گیس کے
تحت بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ اسے ہوش
اس کے ذہنی دفاعی نظام کی وجہ سے آگیا ہے۔ ورنہ وہ بھی ہوش
میں نہ آتا۔ اس نے آگے بڑھ کر کمرے کو چیک کرنا شروع کر دیا۔
لیکن دیواریں قطعی ٹھوس تھیں۔ ابھی وہ چیکنگ میں مصروف تھا کہ
اچانک دائیں طرف کی دیوار کا ایک بڑا حصہ کسی شیشے کی طرح شفاف
ہوتا گیا۔ عمران چونک کر اس حصے کو دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے اسے
اس دیوار کی دوسری طرف ایک اور چھوٹا سا کمرہ نظر آنے لگا۔
جس میں ایک میز اور ایک اونچی نشست کی کرسی موجود تھی۔
میز پر ایک مستطیل سی مشین موجود تھی۔ جب کہ کرسی خالی تھی۔ عمران
جلدی سے واپس اپنی جگہ پر آیا۔ اور دوبارہ فرش پر اس طرح لیٹ
گیا کہ اس کا منہ اس شیشے والی دیوار کی طرف تھا چند لمحوں بعد
اس نے اس دوسرے کمرے کے ایک کونے میں دروازہ کھلتا
ہوا دیکھا۔ اور پھر اس میں سے ایک بھاری تن و توش کا ادھیڑ
عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ وہ آدھے سر سے گنجا تھا۔ جب کہ باقی
آدھے سر پر برف کی طرح سفید بال موجود تھے۔ اس کی بھنویں
پلکیں اور مونچھیں تک برف کی طرح سفید تھیں۔ چہرہ بھاری تھا۔
مگر ٹھوڑی مخروطی انداز کی تھی۔ جس سے اس کی عیاری مکاری

اور سنگدلی ظاہر ہوتی تھی۔ اور عمران اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ وہ رو
کا چیف کرسٹائن تھا۔ کیونکہ اس کا یہی حلیہ اس کے پاس روڈ
متعلق فائل میں درج تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران کے حلق سے
ایک طویل سانس نکل گیا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ اس وقت اپنے
ساتھیوں سمیت کرسٹائن کی قید میں پہنچ چکا تھا۔ اور جس خوبصورت
انداز میں انہیں ٹریپ کیا گیا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ ٹائیگر
صرف پہلے ہی ان کے قبضے میں جا چکا تھا بلکہ وہ اس سے سار
تفصیلات بھی معلوم کر لینے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اسے اب ٹائیگر
پر غصہ آ رہا تھا۔ کہ اس نے آخر ان کے سامنے زبان کیوں کھولی
کرسٹائن اطمینان سے چلتا ہوا اس کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ کرسٹائن
پیچھے دو مقامی آدمی تھے۔ ان دونوں کے کاندھوں سے مشین گنیں
لٹکی ہوئی تھیں۔ لیکن وہ اندر آ کر دروازے کی دونوں سائیڈو
میں کھڑے ہو گئے تھے۔ کرسٹائن چند لمحے تو شیشے میں
اس ہال نما کمرے کا جائزہ لیتا رہا۔ جس میں عمران اور اس
ساتھی پڑے ہوئے تھے۔ اس کے چہرے پر عیارانہ مسکراہ
تھی۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھی ہوئی مشین کا کوئی بٹن
دبایا تو کمرے کی چھت میں سے سرخ رنگ کی شعاعیں نکل کر ا
لمحے کے لئے پورے کمرے میں پھیلتی ہوئی محسوس ہوئیں اور
غائب ہو گئیں۔ اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں موجود ہر آد
کسمسانے لگا۔ چند لمحوں بعد ہی وہ سب جھٹکوں سے اٹھ کر
گئے۔ اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ عمران بھی اٹھ کر

بیٹھ گیا تھا۔

"یہ — یہ کیا ہے۔ ہم کہاں ہیں" — جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے بتایا تھا کہ کوبرا بے حد زہریلا ہوتا ہے۔ اور دیکھ لو کوبرے کا زہر کس طرح ہم پر اثر انداز ہوا ہے" — عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب آپ" — اچانک ٹائیگر کے منہ سے نکلا۔

"جو کچھ تم نے انہیں بتایا ہو گا۔ اس لحاظ سے تو مجھے قبر میں ہونا چاہیے تھا" — عمران کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا۔

"میں نے بتایا ہو گا۔ کیا مطلب۔ مجھے تو ہوش بھی ابھی آیا ہے" — ٹائیگر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سپر ایجنٹ علی عمران۔ اس کے ساتھیوں صفدر، تنویر اور جولیا کے ساتھ ساتھ ٹائیگر عرف کوبرا۔ ٹرومین عرف بلیک ایگل۔ سابق چیف آف روڈ انتھونی الیگزینڈر اور لارڈ ڈرائنسن کو کرسٹائن خوش آمدید کہتا ہے" — اسی لمحے کمرے میں بھاری آواز گونج اٹھی۔ اور عمران یہ تعارف سن کر چونک پڑا۔ اب وہ ٹرومین کو پہچان چکا تھا۔ اور دوسرا آدمی یقیناً وہ انتھونی الیگزینڈر تھا۔ جسے کرسٹائن سابق چیف بتا رہا تھا۔

"بندہ ناچیز پر تقصیر ہیچ مدان علی عمران روڈ کے چیف کرسٹائن کو اس کی عظیم کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہے"

عمران نے ہاتھ سینے پر رکھتے ہوئے بڑے مہذبانہ انداز میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔
"شکریہ علی عمران۔ میری فائل میں تمہارے متعلق جو کچھ درج ہے
اس لحاظ سے تم مافوق الفطرت قوتوں کے مالک لگتے تھے۔ اس لئے
تم لوگوں کو یہاں لے آنے کے لئے خصوصی اقدامات کرنے پڑے۔
مجھے میرے نائب کم نے بتایا ہے۔ کہ ایئرپورٹ سے تمہیں کس طرح
کوبرے کا نام لے کر ایک اڈے تک لے جایا گیا اور پھر کس طرح
تمہیں مشروب پلا کر بے ہوش کیا گیا۔ مجھے اس کی یہ خوب صورت
پلاننگ بے حد پسند آئی ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ تم بھی کم کی
صلاحیتوں کی داد دینے پر مجبور ہو گے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس
نے ٹرومین اور ٹائیگر دونوں کو جس طرح اغوا کیا ہے وہ پلاننگ بھی
کچھ کم خوب صورت نہ تھی۔ ہالیڈے بلیو۔ کارڈ ہولڈر ہے۔ اس
میں نہیں چاہتا تھا۔ کہ اس کا بلیو کارڈ پر اعتماد ختم ہو۔ حالانکہ ا
میں اس کے اڈے سے بھی گرفتار کر سکتا تھا۔ کیونکہ ہالیڈے
ٹائیگر، ٹرومین اور اس انتھونی الیگزینڈر کے درمیان ہونے وا
تمام بات چیت کی نہ صرف تفصیل مجھ تک پہنچ چکی تھی بلکہ ان کے ف
بھی ساتھ تھے۔ ایک خصوصی ڈکٹا فون کے ذریعے مکمل رپورٹ د
کی گئی تھی۔ اور اس بات چیت سے میرے خلاف ہونے والی
سازش کا بھی پتہ چلا۔ اور تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی
آمد کا بھی علم ہوا۔ اور سب سے بڑی کامیابی یہ ہوئی کہ اس میں
واضح طور پر اس جگہ کے متعلق اشارہ بھی موجود تھا۔ جہاں ایکریمی

میں لارڈ رابنسن اور اس کے بیوی بچوں کو ٹرومین نے رکھا ہوا تھا۔
چنانچہ ایکریمیا سے ان لوگوں کو اس خفیہ انداز میں اغوا کر کے ایک
خصوصی طیارے سے یہاں لایا گیا ہے کہ کسی کو اس کا علم بھی نہیں
ہو سکا۔ لارڈ رابنسن کی بیوی اور اس کے دو بچے میرے پاس یرغمال
کے طور پر موجود ہیں۔ ٹرومین اور ٹائیگر کی گرفتاری کے لئے مجھے
کچھ انتظار کرنا پڑا۔ کیونکہ ہالیڈے انہیں ایک خفیہ راستے سے
نکال لے گیا تھا۔ اور اس راستے کا علم ہمیں نہ ہو سکا تھا۔ لیکن
ہم نے ارد گرد کے علاقے میں ٹریفک پولیس کی یونیفارم میں
چیکنگ شروع کرا دی تھی۔ اور پھر ان کی کار سامنے آ گئی۔ لیکن
چونکہ یہ دونوں خطرناک ایجنٹ ہیں۔ اس لئے ہم کوئی رسک نہ
لینا چاہتے تھے۔ چنانچہ ان کی کار کے پیچھے سپیشل آلہ لگا دیا گیا۔
اس طرح وہ لوکیشن سامنے آ گئی۔ جہاں یہ دونوں گئے۔ اس کے بعد
جب ہالیڈے انہیں چھوڑ کر واپس گیا تو اس کوٹھی میں انتہائی
زود اثر بے ہوشی کی گیس کا فائر کر کے انہیں بے ہوش کر دیا گیا۔
ہالیڈے کو یہ سزا دی جائے گی کہ اس کے بلیو کارڈ کی کیٹیگری بڑھا
دی جائے گی۔ لیکن آپ سب حضرات نے چونکہ براہِ راست میرے
خلاف سازش کی ہے۔ اس لئے آپ کے لئے میں نے موت کی سزا
تجویز کی ہے۔ لارڈ رابنسن کے ساتھ رعایت ہو سکتی ہے۔ اگر اب
بھی وہ میرا حکم تسلیم کرتے ہوئے ڈاکٹر گراہم کے حق میں ٹاپ پرائز
کے فیصلے کی حامی بھر لے۔ ورنہ اسے بھی ہلاک کر دیا جائے گا اور
اس کے بیوی بچوں کو بھی تم لوگوں نے ووٹ کو شاید ایک عام سی

تنظیم سمجھ لیا تھا۔ لیکن اب تمہیں یہ احساس ہو گیا ہو گا کہ روٹ کے
مقابل آنا تمہارے بس کی بات نہیں ہے"۔۔۔۔ کرسٹائن نے
پوری وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ اور عمران کے لبوں پر بے اختیار
اطمینان بھری مسکراہٹ رینگنے لگی۔ کم از کم ٹائیگر کی طرف سے
اس کا ذہن صاف ہو گیا تھا۔ اگر کرسٹائن وضاحت نہ کرتا تو
یقیناً عمران یہی سمجھتا کہ ٹائیگر نے زبان کھول دی ہے۔ اور ظاہر ہے
اس کے بعد ٹائیگر کا عبرت ناک حشر ایک یقینی امر بن جاتا۔

"واہ واہ۔ ایسے ایسے ذہین پلانر روٹ میں موجود ہوں گے
کم از کم مجھے اس کی توقع نہ تھی۔ لیکن یہ کم صاحب ہیں کون۔ ایسے
ذہین آدمی کی زیارت تو کرا دو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"کم میرا ماتحت ہے۔ اس لئے کم کی بجائے تم میری زیارت
کر سکتے ہو"۔۔۔۔ کرسٹائن نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"جہاں تک تمہارا تعلق ہے واقعی مجھے دنیا کے سب سے
بڑے احمق کو دیکھنے کا موقع مل رہا ہے۔ تم نے جس احمقانہ انداز
میں ٹاپ پرائز کے فیصلے پر اثر انداز ہونے کی بھونڈی کوشش
کی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عقل کی کوئی معمولی سی رمق بھی
تمہاری کھوپڑی میں موجود نہیں ہے"۔۔۔۔ عمران نے منہ
بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تم۔۔۔۔ تمہاری یہ جرات کہ تم میرا مضحکہ اڑاؤ"۔۔۔۔
کرسٹائن کی یک لخت غصے سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی

"ارے ارے۔ اتنا غصہ۔ اب پتہ چل گیا کہ تمہاری کھوپڑی میں
عقل کی بجائے صرف غصہ بھرا ہوا ہے۔ اور رہی تمہارے اس
کم کی عقلمندی تو واقعی وہ عقلمندی کی انتہا یعنی پاگل پن کی حد میں داخل ہو
چکا ہے کہ اس نے میری تلاشی لینے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی ورنہ اُسے
یقیناً علم ہو جاتا کہ میرے پاس ٹی۔ تھری سپیشل بھی موجود ہے۔ اور
جہاں ٹی۔ تھری سپیشل موجود ہو۔ وہاں یہ عمارت تو کیا ایک میل کے
ایریے میں موجود تمام عمارتیں بھک سے اڑ جائیں گی۔ اور جب یہ
سب کچھ اڑے گا تو پھر تمہیں کم کی عقلمندی کی داد دینے کا موقع
بھی نہ ملے گا"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور اس
کا فقرہ ختم ہوتے ہی کرسٹائن کے زوردار قہقہے سے کمرہ
گونج اٹھا۔

"بہت خوب۔ واقعی بہت خوب۔ تم نے جس انداز میں مجھے
ڈرانے کی کوشش کی ہے۔ تمہارے شاطرانہ پن کا جواب
نہیں۔ لیکن تمہیں شاید معلوم نہیں کہ تم کسی مجرم تنظیم کی قید میں
نہیں ہو۔ روٹ کی قید میں ہو۔ اور یہاں زیرو روم میں تمہیں
داخل کرنے سے پہلے جدید ترین مشینوں سے تمہارے سر
کے بالوں سے لے کر پیر کے تلووں تک کی باقاعدہ سکریننگ کی
گئی تھی"۔۔۔۔ کرسٹائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"قہقہے لگانے کی بجائے تم ایسا کرو کہ اپنی اس مشین کی مدد
سے ہم پر موت وارد کر دو۔ ابھی تمہیں اپنی سکریننگ کا نتیجہ مل
جائے گا۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ اس نتیجے کو دیکھنے کے لئے تم

زندہ نہ رہو گے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میں بھلا تمہاری فرمائش کیسے رد کر سکتا ہوں۔ مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ" ـــــ کرسٹائن نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن شیشے میں اس کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں۔

"شاباش شاباش۔ دبا دو بٹن۔ سوچ کیا رہے ہو۔ ہری اپ" عمران نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم انتہائی شاطر آدمی ہو۔ تم نے واقعی میرے ذہن میں شک پیدا کر دیا ہے۔ اس لئے میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا" کرسٹائن نے یکلخت ہاتھ واپس کھینچتے ہوئے سخت لہجے میں کہا اور عمران کے چہرے پر ایسی کیفیت طاری ہو گئی جیسے کرسٹائن کے ہاتھ واپس کھینچ لینے سے اُسے سخت ترین مایوسی ہوئی ہے۔

"اوہ اوہ۔ تمہاری کیفیت بتا رہی ہے کہ تمہاری بات میں بہر حال کچھ وزن ضرور ہے ورنہ اگر تم مجھے ڈاج دے رہے ہوتے تو میرے ہاتھ کھینچنے پر لاشعوری طور پر تم طنزیہ انداز میں ہنسنا شروع کر دیتے" ـــــ کرسٹائن نے بے اختیار کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو سوچا تھا کہ آسانی سے تم سے جان چھوٹ جائے گی لیکن تم بہر حال میری توقع سے کہیں زیادہ عقلمند ثابت ہو رہے ہو۔ بہر حال ٹی۔ تھری تم کسی طرح بھی تلاش نہ کر سکو گے" ـــــ عمران نے بڑے مایوسانہ انداز میں ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"کم کو بلاؤ۔ جلدی کرو" ـــــ کرسٹائن نے عمران کی بات کا

جواب دینے کی بجائے پیچھے مڑ کر دروازے کے قریب موجود ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور وہ آدمی تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

"لارڈ رابنسن۔ میں نے تم سے آخری فیصلہ پوچھا تھا۔ ان لوگوں نے تو بہر حال مرنا ہے۔ تم اپنی بات کرو۔ اور جواب دینے سے پہلے سوچ لینا۔ تمہاری بیوی اور بچے میرے قبضے میں ہیں" ـــــ کرسٹائن نے لارڈ رابنسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا بے حد مشکور ہوں جو اصولوں کی سربلندی کے لئے تم جیسے شیطان سے ٹکرانے کے لئے میری مدد کو آئے ہیں۔ میں اپنی ذات اور اپنے بیوی بچوں کو کیا اپنی آئندہ سات نسلیں بھی ٹاپ پرائز کی غیر جانبداری پر قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور سنو۔ یہ تم نے پہلی بار ٹاپ پرائز کے غیر جانبدارانہ فیصلے پر اثر انداز ہونے کی کوشش نہیں کی بلکہ میرے آباؤ اجداد بھی اس غیر جانبداری کو قائم رکھنے کے لئے بے پناہ قربانیاں دیتے چلے آئے ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ میری اور میرے بیوی بچوں کی قربانی ٹاپ پرائز کی اہمیت کو دوبالا کر دے گی" ـــــ لارڈ رابنسن نے بڑے جذباتی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے تمہارا جواب سن لیا۔ اگر یہ ٹاپ پرائز ڈاکٹر گراہم کو نہیں مل سکتا تو پھر یہ اب کسی کو بھی نہیں ملے گا۔ میں تمہارے سارے خاندان کو اس کی جائیداد سمیت تباہ و برباد

کر کے رکھ دوں گا"۔۔۔۔ کرسٹائن نے انتہائی غصیلے لہجے میں
کہا۔

اُسی لمحے ایک چھریرے بدن اور درمیانے قد کا نوجوان
دروازے سے اندر داخل ہوا۔ البتہ اس کی فراخ پیشانی اور
آنکھوں میں موجود چمک اس کی ذہانت کا پتہ دے رہی تھی۔ و
تیز تیز قدم اٹھاتا کرسٹائن کے قریب پہنچا اور پھر اس نے انتہ
مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"کم۔ یہ عمران کہہ رہا ہے کہ اس کے پاس ٹی بھٹری نام
کوئی ایسا ہتھیار موجود ہے۔ کہ اگر میں نے اسے ہلاک کیا
یہ ساری عمارت بھک سے اڑ جائے گی۔ حالانکہ تم نے یہ
رپورٹ دی تھی۔ کہ ان سب کو زیرو روم پہنچانے سے پہلے
کی مکمل چیکنگ کی گئی تھی"۔۔۔۔ کرسٹائن نے تیز لہجے میں
والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چیف۔ مکمل سکریننگ ہو چکی ہے۔ یہ خواہ مخواہ اپنی ج
بچانے کے لئے ایسا کہہ رہا ہے۔ آپ بے فکر ہو کر ان
ایس ریز کا فائر کر دیں"۔۔۔۔ کم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا ا
اس کی بات سنتے ہی عمران کی آنکھیں یک لخت چمک اٹھیں

"او۔ کے۔ تم یہاں میری جگہ بیٹھو۔ مجھے فوری طور پر ہیڈ کو
جانا پڑ گیا ہے۔ ان کی ہلاکت سے پہلے میں نے ایک اہم تص
کرنی ہے۔ میں ہیڈ کوارٹر جا کر جب تصدیق کر لوں گا تو پھ
تمہیں فون کر کے انہیں ہلاک کرنے کا حکم دے دوں گا۔ کیا

نے انہیں ہلاک کر دینا ہے۔ سمجھ گئے"۔۔۔۔ کرسٹائن نے
کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور عمران کے لبوں پر ایک بار
پھر مسکراہٹ رینگنے لگی۔ وہ سمجھ گیا تھا۔ کہ کرسٹائن لاشعوری
خوف کی وجہ سے خود اس عمارت سے نکل جانا چاہتا ہے۔

"یس باس"۔۔۔۔ کم نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"سنو۔ کسی قیمت پر انہیں زندہ یہاں سے نکلنے نہ دینا۔ ورنہ
میں تمہیں تمہارے پورے سیکشن سمیت اڑا دوں گا"۔۔۔۔
کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف۔ آپ جانتے تو ہیں کہ زیرو روم سے یہ کسی طرح بھی باہر
نہیں آ سکتے۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں"۔۔۔۔ کم نے کہا۔ اور
کرسٹائن سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک
لمحے کے لئے بھی مڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف نہ
دیکھا تھا۔ جب کرسٹائن دروازے سے باہر نکل گیا تو کم اطمینان
سے اس کی چھوڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم بھی جاؤ یہاں تمہاری ضرورت نہیں ہے"۔۔۔۔ کم نے
مڑ کر دروازے کے دونوں طرف کھڑے مسلح افراد سے کہا۔
اور وہ دونوں خاموشی سے کمرے سے باہر نکل گئے۔ اب اس
کمرے میں کم اکیلا تھا۔ اور وہ غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں
کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"تمہارا چیف تمہاری ذہانت کی بے حد تعریف کر رہا تھا۔
ویسے تم نے جس خوب صورت انداز میں ہمیں یہاں پہنچانے

کے لئے پلاننگ کی ہے - وہ واقعی شاندار تھی - لیکن یہ بات میر
سمجھ میں نہیں آرہی کہ تم نے اپنے چیف کو کیوں یہ مشورہ دیا تھا
وہ ایس ریز کا فائر ہم پر کھول دے - حالانکہ میں سمجھتا ہوں ک
کم از کم تمہیں تو اچھی طرح معلوم ہوگا کہ ہوا بند جگہ پر ایس ری
ری ایکشن الٹا ہوتا ہے " ___ عمران نے کم سے مخاطب ہو کر کہ
" ہوا بند جگہ پر الٹا عمل ___ کیا مطلب " ___ کم عمران کی
بات سن کر بری طرح چونک پڑا -

" اچھا - مطلب بھی تم جیسے ذہین آدمی کو سمجھانا پڑے گا - ت
جانتے تو ہو گے کہ ایس ریز ہوا کے بہاؤ کے ساتھ ساتھ
مخصوص لائیننگ پر کام کرتی ہیں - لیکن اگر ہوا کا بہاؤ بند ہو
تو پھر ایس ریز بجائے مخصوص لائیننگ پر کام کرنے کے تیز
سے اس بند ہوا کو پھیلاتی ہیں بلکہ اس قدر طاقتور انداز میں پھیلا
ہیں کہ انتہائی مضبوط سے مضبوط عمارت بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو
جاتی ہے - اس کمرے میں جسے تم زیرو روم کہہ رہے ہو - ہ
کا دباؤ نہیں ہے - اس لئے جیسے ہی یہاں ایس ریز فائر ہو گی
اس کمرے کی دیواریں ٹوٹ کر اڑ جائیں گی - اور ظاہر ہے تمہا
یہ کمرہ جس میں اس وقت تم بیٹھے ہو - زیرو روم سے ملحقہ ہے
اس لئے یہ بھی تباہ ہو جائے گا - میرا خیال ہے تم پہلے ہوا کے د
کا بند وبست کر دو گے پھر ایس ریز فائر کرو گے " ___ عمرا
نے ماہر سائنسدانوں کی طرح سائنسی انداز میں اپنی بات کی
وضاحت کرتے ہوئے کہا -

" اوہ اوہ - ویری بیڈ - واقعی مجھے تو اس بات کا خیال تک نہ
یا تھا - ٹھیک ہے - میں پہلے ہوا کے بہاؤ کا بند وبست کر لیتا
ں " ___ کم نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا - اور تیزی
ے دوڑتا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا - اور اس کے باہر نکلتے
ی عمران بجلی کی سی تیزی سے اس شفاف شیشے کی دیوار کی طرف
ھ گیا - اس نے قریب جا کر غور سے اس شیشے کو جو پلیٹ من
ت تھا کے کناروں کو چیک کرنا شروع کر دیا - اور پھر اس کی
لی تیزی سے ایک کنارے سے شیشے پر چلتی ہوئی دوسرے
نارے تک پہنچی اور پھر اس نے انگلی اٹھا کر تیسرے کنارے
کھی اور تیزی سے اسے چوتھے کنارے کی طرف لے گیا -
شے پر اس کی انگلی کا نشان ایک مدھم سی لکیر کی صورت میں
اف نظر آ رہا تھا - اور یوں لگ رہا تھا جیسے کسی نے شیشے پر
راس کا نشان ڈال دیا ہو - شیشے کے عین درمیان میں
ونوں لکیریں ایک دوسرے کو کاٹتی ہوئی گزر رہی تھیں - جس
ہ ان لکیروں نے ایک دوسرے کو کاٹا تھا - عمران نے اس
انگلی رکھی اور پھر اسے بالکل سنٹر میں نیچے لے آنے لگا -
طرح شیشے کے نچلے حصے کے عین درمیان میں آ کر عمران کی
لی رک گئی - اس نے غور سے اس جگہ کو دیکھا پھر اس نے
نے ہاتھ کی درمیانی انگلی کو مخصوص انداز میں جھٹکا تو اس کے
ن کے اندر لگا ہوا تیز بلیڈ کا سرا باہر کو نکل آیا اور عمران نے
ی کی سی تیزی سے اس جگہ جہاں اس نے کراس لائیننگ سے

انگلی نیچے لاکر روکی تھی۔ بلیڈ سے کراس کا نشان لگایا۔ اور پھر انگلی
مخصوص انداز میں جھٹک کر اس نے اُسے ہاک کے انداز میں
اور دوسرے لمحے اس نے انگلی کے مڑے ہوئے حصے کو تین
بار زور زور سے اس کراس والے نشان پر مارا۔ ایک بار
اُسے غور سے دیکھا۔ اور پھر مسکراتا ہوا پیچھے ہٹ آیا۔ کمرے
موجود ہر شخص حیرت بھرے انداز میں عمران کی ان عجیب و غریب
کو دیکھ رہا تھا۔ لیکن وہ سب خاموش تھے۔

" لو بھئی۔ میں نے واقعی ہوا کے بہاؤ کا راستہ کھول دیا
عمران نے پیچھے مڑ کر مسکراتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا
پھر اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی بولتا۔ اچانک کمرے کی
دیواریں سے سائیں سائیں کی تیز آوازیں سنائی دیں جیسے
بہت بڑا ایگزاسٹ فین چل پڑا ہو۔ اور وہ سب بے اختیار
گردنیں گھما کر اس طرف کو دیکھنے لگے۔ لیکن اُسی لمحے شفاف
شیشے میں سے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازیں ابھریں اور شیشے
پوری ملیٹ پر برق رفتاری سے آڑی ترچھی لکیریں سی پھی
کر پھیلتی چلی گئیں۔ اور عمران نے تیزی سے آگے بڑھ کر
شیشے کے درمیان ٹکر مارا تو ایک زوردار چھناکے کے ساتھ
شیشہ کرچی کرچی ہو کر دوسری طرف جا گرا۔ اب ایک لمحہ
جہاں شفاف شیشہ تھا وہاں خلا پیدا ہو گیا۔ اور دوسرے
عمران بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور اس مشین والے کمرے
پہنچ گیا۔ اُسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور کم اندر داخل ہو

اندر داخل ہوتے ہی اس کی آنکھیں عمران کو کمرے میں موجود دیکھ کر
حیرت سے پھیلنے ہی لگی تھیں کہ عمران کسی بھوکے عقاب کی طرح
اس پر ٹوٹ پڑا۔ اور کم کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ
فضا میں کسی گیند کی طرح اچھل کر زوردار دھماکے سے نیچے فرش
پر گرا ہی تھا کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور نیچے گر کر تڑپ کر
اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کم کی کنپٹی پر اس کے بوٹ کی ٹو
پوری قوت سے پڑی اور کم کا تڑپتا ہوا جسم ایک زوردار جھٹکا
کھا کر ساکت ہو گیا۔ اس دوران عمران کے ساتھیوں کے علاوہ
ٹرومین بھی اچھل کر اس کمرے میں پہنچ چکے تھے۔ اور دوسرے کمرے
میں صرف لارڈ رابنسن اور الیگزینڈر رہ گئے تھے۔ ٹرومین اور ٹائیگر
تیزی سے دروازے کی طرف لپکے۔

" رک جاؤ ایک منٹ" ___ عمران نے چونک کر کہا اور وہ
دونوں ہی دروازے کے قریب رک گئے۔ عمران نے جھک کر
جلدی سے اس کم کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ لیکن کم کی جیب
میں کوئی ہتھیار نہ تھا۔

" باہر ان کی خاصی نفری موجود ہو گی۔ اور ہمارے پاس اسلحہ نہیں
ہے۔ ایک منٹ۔ میں پہلے اسلحے کا بندوبست کر لوں" ___
عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کے رسیور
کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے
جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس" ___ عمران کے حلق سے کم کی آواز نکلی۔

"چیف سے بات کریں باس" ___ دوسری طرف سے ایک
مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"یس ___ بات کراؤ" ___ عمران نے اسی لہجے میں کہا ا
اس کے ساتھ ہی ہلکی سی ٹک کی آواز کے ساتھ رسیور پر کرسٹ
کی آواز سنائی دی۔
"ہیلو کم۔ میں چیف بول رہا ہوں" ___ کرسٹائن کا لہجہ سخ
تھا۔
"یس چیف" ___ عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"کم۔ میں نے اس عمران کی فائل کو یہاں ہیڈکوارٹر میں آ ک
دوبارہ پڑھا ہے۔ اور اس میں درج ہے کہ عمران سائنسی حربو
میں بے پناہ مہارت رکھتا ہے۔ اس لئے میں کوئی رسک نہ
لینا چاہتا۔ تم ایسا کرو کہ ان پر کھڑی زدلون گیس فائر کر
انہیں بے ہوش کر دو۔ اور پھر رابنسن کو وہیں رکھ کر باقی ا
کو زیرو ہاؤس سے نکال کر کھڑی بی میں لے جاؤ۔ اور پھر ا
کھڑی بی کو ریموٹ کنٹرول ڈائنامنٹ چارجر سے اڑا دو۔ ا
طرح یہ سب یقینی طور پر ہلاک بھی ہو جائیں گے اور کوئی خطرہ
باقی نہ رہے گا۔ رابنسن کے بارے میں بعد میں احکامات د
گا" ___ کرسٹائن نے تیز تیز لہجے میں ہدایات دیتے ہو
کہا۔
"یس چیف۔ جیسے آپ کا حکم" ___ عمران نے گو مؤدبا
میں جواب دیا تھا۔ لیکن اس کے چہرے پر طنزیہ سی مسکراہٹ

آئی تھی۔
"لیکن ان کی موت یقینی ہونی چاہیئے" ___ کرسٹائن نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے کریڈل کو دو تین بار
دبایا تو دوسری طرف سے وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔ جس نے
پہلے کرسٹائن کی کال کی اطلاع دی تھی۔
"یس باس" ___ اسی آواز نے پوچھا۔
"دو مشین گنوں سے مسلح افراد میرے پاس بھجوا دو" ___ عمران
کم کی آواز میں تیز لہجے میں کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔
"دو افراد آ رہے ہیں۔ اب انہیں کور کرنا ہے" ___ عمران نے
کہا۔ اور سب ساتھی سر ہلاتے ہوئے دروازے کی سائیڈوں
میں ہو گئے۔ اسی دوران لارڈ رابنسن اور الیگزینڈر بھی بڑے
کمرے سے اس کمرے میں پہنچ چکے تھے۔ عمران نے ہونٹوں پر
انگلی رکھ کر انہیں خاموش رہنے کے لئے کہا۔ اور وہ خاموشی سے
سائیڈوں میں ہو گئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور مشین گنوں
سے مسلح دو افراد جیسے ہی یکے بعد دیگرے اندر داخل ہوئے
دمین اور ٹائیگر دونوں بھوکے عقابوں کی طرح ان پر ٹوٹ پڑے۔
ایک لمحے میں وہ دونوں فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے۔ جبکہ
ان کی مشین گنیں ان دونوں کے ہاتھوں میں پہنچ چکی تھیں وہ دونوں
صرف چند لمحوں کے لئے تڑپ کر ساکت ہو گئے تھے۔ ان دونوں
کی گردنیں ٹوٹ چکی تھیں۔
"مشین گن مجھے دو ٹائیگر۔ اور ان کی تلاشی لو۔ ان کی جیبوں میں

لازماً ریوالور بھی ہوں گے" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر نے سر
ہلاتے ہوئے مشین گن عمران کے ہاتھوں میں دی اور خود وہ ان میں
سے ایک پر جھک گیا۔

"تم سب یہیں رکو گے۔ آؤ ٹرومین میرے ساتھ تاکہ یہ ثابت
ہو سکے کہ جہاں سچ ہوتا ہے وہاں سے جھوٹ کو نکلنا پڑتا ہے"
عمران نے مسکراتے ہوئے ٹرومین سے کہا اور دروازے کی طرف
بڑھ گیا۔ ٹرومین بھی مسکراتا ہوا اس کے پیچھے لپکا اور پھر وہ دونوں
مشین گنیں اٹھائے کمرے سے باہر نکل گئے۔

"یہ عمران تو جادوگر ہے ۔۔۔۔ جس طرح اس نے شیشہ توڑا
ہے۔ کم از کم میں تو اس کا کوئی جواز اب تک سمجھ بھی نہیں سکا"
عمران کے باہر جاتے ہی پہلی بار الیگزینڈر بول پڑا۔ اس کے لہجے
میں بے پناہ حیرت تھی۔

"میں خود حیران ہوں کہ آخر یہ اس قدر مضبوط شیشہ خود بخود
کیسے تڑخ گیا۔ میرا تو خیال ہے کہ یہ شیشہ بلٹ پروف تھا۔ اور
بلٹ پروف شیشے خاص تکنیک سے بنائے جاتے ہیں" ۔۔۔۔
لارڈ ڈائمنسن نے کہا۔

"جو چیز جس قدر زیادہ تکنیک سے بنائی جاتی ہے۔ وہ اتنی ہی
آسانی سے ٹوٹ بھی سکتی ہے۔ مسئلہ صرف اس تکنیک کو سمجھنے
کا ہوتا ہے" ۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ کم ہیڈ کوارٹر کا انچارج ہے۔ اس کی مدد سے آسانی
اس کمرسٹائن کو اس کے بل سے نکالا جا سکتا ہے" ۔۔۔۔ جو

ے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔ اور صفدر اور تنویر دونوں نے
ایک وقت اثبات میں سر ہلا دیئے۔ لیکن اسی لمحے اچانک
اس کمرے کی چھت میں ایک چوکھٹا سا روشن ہو گیا۔ اور اس
سے نکلنے والی تیز روشنی نے پورا کمرہ تیز روشنی سے بھر دیا۔ وہ
سب چونک کر اوپر دیکھ ہی رہے تھے کہ روشنی یک لخت بجھ گئی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ میرا خیال ہے عمران وغیرہ پھنس گئے ہیں"
صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔ اور وہ دروازے کی طرف بڑھا ہی
تھا کہ یک لخت ایک خوفناک دھماکے کے ساتھ ہی ان کے
قدموں کے نیچے موجود فرش پھٹا۔ اور ان سب کے حلق سے بے اختیار
چیخیں سی نکل گئیں۔ انہیں صرف اتنا محسوس ہوا جیسے کسی نے ان
سب کو فضا میں اٹھا کر دو تین زوردار پٹخنیاں دی ہوں اور پھر
ان کے ذہن تاریک ہوتے چلے گئے۔ البتہ خوف اور دھماکے کی
بازگشت ان کے تاریک ہوتے ذہنوں میں ویسے ہی گونج رہی تھی۔

کرسٹائن نے ہیڈکوارٹر پہنچتے ہی سب سے پہلے
میز کی دراز میں موجود عمران سے متعلق فائل نکال کر پڑھی
کے ذہن میں عمران کی یہ بات واقعی جڑ پکڑ چکی تھی۔ کہ اس
ہوتے ہی پوری عمارت اڑ جائے گی۔ اُسے یاد تھا کہ عمران
میں اس نے پڑھا تھا کہ عمران۔ سائنس میں انتہا درجے کی
رکھتا ہے۔ اور اس کی کارکردگی میں اس کے ان خوفناک
حربوں کا بہت زیادہ دخل ہے۔ جن کی وجہ سے وہ سچوئیشن
ہمیشہ اپنے حق میں بدل لینے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ ا
اس نے خواہ مخواہ اپنی جان کو خطرے میں ڈالنے کی بجائے
میں عافیت سمجھی کہ وہ خود زیرو ہاؤس سے نکل جائے۔ ذ
سے اُسے جب تصدیق ہو گئی تو اس نے زیرو ہاؤس کے نمبر
کم کو ہدایات دیں کہ لارڈ رابنسن کو زیرو ہاؤس میں چھوڑ کر

بے ہوش کر کے وہ انہیں زیرو ہاؤس سے ایک اور چھوٹے
ٹر کھری بی میں پہنچا کر اس سنٹر کو ڈائنامنٹ سے اڑا دے۔
ں طرح یہ لوگ بھی یقینی طور پر ختم ہو جائیں گے اور زیرو ہاؤس
ر اس کا ذہین اسسٹنٹ کم بھی محفوظ ہو جائے گا۔ یہ ہدایات
نے کے بعد اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ انٹرکام کی گھنٹی
ا اٹھی۔ اس نے چونک کر انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔
"یس"۔۔۔۔ کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔
"میکارڈ بول رہا ہوں باس۔ آپریشن روم سے"۔۔۔۔ دوسری
ف سے ہیڈکوارٹر کے آپریشن روم کے انچارج میکارڈ کی
واز سنائی دی۔ اور کرسٹائن میکارڈ کی اس طرح اچانک
ل پر بے اختیار چونک پڑا۔
"کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"۔۔۔۔ کرسٹائن نے حیرت
ے لہجے میں کہا۔
"چیف۔ ابھی آپ نے زیرو ہاؤس میں کم سے بات کی ہے۔
ں یہ"۔۔۔۔ میکارڈ نے ایسے لہجے میں پوچھا جیسے تصدیق کر رہا ہو۔
"ہاں۔ کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔۔۔۔ کرسٹائن میکارڈ
بات سن کر اور زیادہ چونک پڑا۔
"کمپیوٹر بتا رہا ہے چیف کہ دوسری طرف سے بولنے والا کم نہیں
ہے۔ اس لئے میں نے آپ سے پوچھنا ضروری سمجھا ہے"۔۔۔۔ میکارڈ
نے کہا اور ایک لمحے کے لئے تو کرسٹائن کو یوں محسوس ہوا جیسے
س کا ذہن ماؤف سا ہو گیا ہو۔ سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں جیسے اچانک

منجمد سی ہو کر رہ گئی ہوں۔

"چیف۔ کیا آپ لائن پر ہیں" ——— میکارڈ نے کہا تو کر
بُری طرح اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے" ——— کرسٹائن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں چیف۔ آپ کو معلوم تو ہے۔ ہیڈ کوارٹر میں آنے اور یہاں سے کی جانے والی تمام کالیں کمپیوٹر کے ذریعے چیک ہوتی ہیں اور کم کی آواز تو کمپیوٹر میں فیڈ ہے۔ اور کمپیوٹر بتا رہا ہے کہ یہ آواز کم کی نہیں ہے کم کے لہجے میں بات کی جا رہی ہے۔ کان تو دھوکہ کھا سکتے ہیں چیف۔ لیکن کمپیوٹر کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا" ——— دوسری طرف سے میکارڈ نے باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ ویری بیڈ۔ میں خود وہاں آرہا ہوں" ——— کرسٹائن نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور رسیور کریڈل پر پٹخ کر اس طرح سے کرسی سے اٹھا جیسے کرسی کے گدے میں موجود سپرنگوں نے اُسے اوپر کو اچھال دیا ہو۔ پھر وہ انتہائی تیزی سے دوڑتا ہوا اپنے کمرے سے نکلا اور واقعی پاگلوں کے انداز میں راہداریوں میں دوڑتا آپریشن روم کی طرف بڑھتا۔ راہداریوں میں موجود مسلح محافظ اپنے چیف کو اس طرح پاگلوں کے سے انداز میں دوڑتے دیکھ کر حیران رہ گئے۔ لیکن کرسٹائن کو اس وقت کسی چیز کی پرواہ نہ تھی۔ میکارڈ کی بات سن

ان کے ذہن میں جیسے زلزلہ سا آگیا تھا۔ مسلسل دھماکے سے ہو رہے تھے۔ چند لمحوں بعد وہ آپریشن روم میں داخل ہو گیا۔ یہاں ہر طرف دیواروں کے ساتھ بڑی بڑی مشینیں نصب تھیں۔ اور ان کے سامنے آپریٹر موجود تھے۔ ایک طرف شفاف شیشے کا کمرہ بنا ہوا تھا۔ یہ کنٹرول روم تھا۔ اور میکارڈ یہاں موجود رہتا تھا۔ کرسٹائن بھاگتا ہوا اس کمرے میں پہنچا تو کرسی پر بیٹھا ہوا میکارڈ اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ دیکھیے چیف۔ کمپیوٹر ریڈنگ" ——— میکارڈ نے سامنے رکھی مشین کے ایک کونے میں چھوٹی سی سکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جس پر دو کے ہندسے کے نیچے ایک لائن بار بار فلیش ہو رہی تھی۔ اس لائن کے مطابق واقعی وائس چیکنگ کے مطابق دو نمبر کی وائس چیک نہ ہوئی تھی۔

"اوہ اوہ۔ واقعی تم درست کہہ رہے ہو۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ زیرو ہاؤس کو چیک کر سکتے ہو۔ اس کے زیرو روم کے کنٹرول کمرے کو" ——— کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— میکارڈ نے کہا۔ اور تیزی سے اس نے مشین کی ایک سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"سارجنٹ۔ زیرو ہاؤس کے زیرو روم کے کنٹرول روم کو سکرین پر فلیش کرو۔ جلدی" ——— میکارڈ نے تیز لہجے میں کہا اور بٹن آف کر دیا۔ چند لمحوں بعد مشین کے سنٹر میں موجود ایک سکرین جھماکے سے روشن ہو گئی۔ پہلے تو اس پر صرف روشنی نظر آئی۔ لیکن ———

پھر ایک اور جھماکے سے اس پر ایک منظر ابھر آیا۔ اور کرسٹا[ئن]
منظر دیکھتے ہی پاگلوں کی طرح اچھل پڑا۔ کیونکہ کمرے میں فر[ش]
نہ صرف کم پڑا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ بلکہ دو اور آدمی
پڑے تھے۔ اور وہ سب لوگ جو زیرو روم میں تھے وہ سب
میں کھڑے اوپر کی طرف دیکھ رہے تھے۔ زیرو روم کی طرف
شیشہ غائب تھا۔ اور نیچے فرش پر اس کی بے شمار کرچیا[ں]
ہوئیں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔

"اوہ اوہ۔ ان سب کو ختم کر دو۔ فوراً ایک لمحہ ضائع [کیے]
بغیر اڑا دو اس کنٹرول روم کو" ـــــ کرسٹائن نے پا[گلوں]
کے سے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"سارجنٹ۔ کنٹرول روم کے فرش میں موجود ایکس لا[...]
کر دو۔ فوراً" ـــــ میکارڈ نے وہیں بٹن دباتے ہو[ئے]
کہا۔ اور دوسرے لمحے سکرین ایک جھماکے سے تاری[ک ہو]
گئی۔ اور پھر مشین کے ایک جالی دار خانے سے ایسی
سنائی دی۔ جیسے دور کہیں خوفناک دھماکہ ہوا ہو۔

"باس۔ کنٹرول روم تباہ ہو چکا ہے" ـــــ دھماکے کی
کے ساتھ ہی ایک اجنبی آواز سنائی دی۔ یہ سارجنٹ
آواز سنائی دی۔

"اب دوبارہ چیک کرو" ـــــ کرسٹائن نے ہونٹ چ[باتے]
ہوئے کہا۔

"اب تو کنٹرول روم چیک نہیں ہو سکتا چیف۔ ایکس[...]

نے وہاں موجود سارا نظام تباہ کر دیا ہے۔ اور زیرو ہاؤس میں
صرف کنٹرول روم میں ہی ایسا نظام موجود تھا۔ کہ جہاں سے
ہیکنگ ہو سکے" ـــــ میکارڈ نے جواب دیا۔

"ہونہہ" ـــــ کرسٹائن نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا اور
پھر میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک
نمبر پریس کر دیا۔

"یس سر" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی
دی۔

"زیرو ہاؤس بات کراؤ زرولو، فون پر۔ میرے دفتر کے فون پر"
کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا اور پھر رسیور کریڈل پر پٹخ کر وہ
واپس دوڑ پڑا۔ تھوڑی دیر بعد۔ وہ پہلے کی طرح راہداریوں میں
دوڑتا ہوا جیسے ہی اپنے دفتر میں پہنچا۔ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔
اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ بات کراؤ" ـــــ کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف۔ وہاں کال ہی نہیں جا رہی۔ یوں لگ رہا ہے جیسے
ایکس چینج ہی آف کر دی گئی ہو" ـــــ دوسری طرف سے زرولو
کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اچھا ایسا کرو۔ پوائنٹ ون پر مادھر سے
بات کراؤ جلدی" ـــــ کرسٹائن نے ہونٹ چباتے ہوئے
کہا۔

"یس چیف" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور کرسٹائن

نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔
"یہ سب آخر کس طرح ممکن ہو گیا۔ زیرو روم سے یہ
کیسے کنٹرول روم میں آ گئے۔ بلٹ پروف شیشہ کیسے ٹو
کرسٹائن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور چند لمحوں بعد
کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔
"یس"۔۔۔ کرسٹائن نے دوبارہ رسیور اٹھاتے
کہا۔
"مارتھر سے بات کریں چیف"۔۔۔ زولو نے کہا۔ ا
دوسرے لمحے کلک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی ایک
مردانہ آواز سنائی دی۔
"مارتھر بول رہا ہوں چیف"۔۔۔ بولنے والے کے لہ
ہلکی سی کرختگی کا عنصر موجود تھا۔
"مارتھر۔ زیرو ہاؤس تمہارے قریب ہے۔ فوراً اپوا
سے فورس لے کر وہاں پہنچو۔ وہاں زیرو ہاؤس پر دشمن
نے قبضہ کر لیا ہے۔ زیرو ہاؤس پر ٹوٹ پڑو۔ جو نظر آ
سے اڑا دو۔ سب کو بھون ڈالو۔ ایک آدمی بھی وہاں زن
بچنا چاہیے۔ دشمن۔ ریڈ روٹس سمیت سب کو اڑا دو
کو اڑا دو۔ جاؤ۔ فوراً۔ اور پھر مجھے رپورٹ دو"۔۔۔ کر
نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔
"یس چیف"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور
نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور کریڈل پر پٹخا اور پھر اس

دفتر کی خالی جگہ پر گھومنے لگا۔ جیسے کسی درندے کو پہلی بار پنجرے
میں بند کیا جائے تو وہ وحشت کے عالم میں پنجرے میں گھومتا
ہے۔ اس کی مٹھیاں بھنچی ہوئی تھیں۔ اور چہرے پر واقعی
شدید وحشت کے آثار نمایاں تھے۔ پھر اسے اسی طرح
چکراتے ہوئے دس منٹ گزرے تھے کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج
اٹھی۔ اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس"۔۔۔ کرسٹائن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔
"زیرو ہاؤس سے مارتھر بول رہا ہوں باس۔ یہاں ریڈ روٹس
کی لاشیں جگہ جگہ بکھری پڑی ہیں۔ کنٹرول روم بھی تباہ ہو چکا
ہے۔ کر سمیت دو اور لاشیں بھی وہاں پڑی تھیں۔ وہاں خون
کے دھبے بھی جگہ جگہ موجود ہیں۔ لیکن وہاں کوئی اجنبی آدمی موجود
نہیں ہے۔ فون ایکسچینج آف پڑی ہوئی تھی۔ پھاٹک کھلا ہوا
ملا ہے"۔۔۔ مارتھر نے تیز تیز اور متوحش سے لہجے میں رپورٹ
دیتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ سب مرنے سے
بچ گئے ہیں۔ اور سنو۔ زیرو ہاؤس میں چار مستقل گاڑیاں ہر
وقت موجود رہتی ہیں۔ یہ لوگ لازماً ان میں سے کسی ایک گاڑی
میں وہاں سے نکلے ہوں گے۔ چیک کرو۔ اور مجھے بتاؤ۔ فون بند نہ
کرنا۔ جلدی کرو"۔۔۔ کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔
"یس چیف"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے
ساتھ ہی لائن خاموش ہو گئی۔ پھر تقریباً تین چار منٹوں کے بعد

مارتھر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہیلو چیف۔ وہاں تین گاڑیاں موجود ہیں۔ تینوں کا دین ہے"

مارتھر کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے وہ سپیشل دین لے کر نکلے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ انہیں دین ہی لے جانی چاہیئے تھی۔ وہ کافی آدمی تھے۔ ہو سکتا ہے۔ ان میں سے زیادہ تر کنٹرول روم میں ہلاک ہو گئے ہوں۔ تم وہیں رکو۔ میں پھر تمہیں کال کر دوں گا"۔ کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔ اور ٹیلی فون کا رسیور رکھ کر اس نے جلدی سے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس باس"۔۔۔ دوسری طرف سے میکارڈ کی آواز سنائی دی۔

"میکارڈ۔ ہمارا حملہ ناکام رہا ہے۔ وہ لوگ زیرو ہاؤس سے سپیشل دین لے کر نکل گئے ہیں۔ لیکن سپیشل دین میں ایکس سسٹم موجود ہے۔ تم فوراً ایکس ون مشین پر چیک کرو کہ دین اس وقت کہاں موجود ہے۔ جلدی چیک کر کے مجھے بتاؤ"۔ کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور کرسٹائن نے رسیور رکھ دیا۔ وہ اب کرسی پر بیٹھا مسلسل ہونٹ کاٹنے میں مصروف تھا۔ یہ کیفیت اس کی شدید ترین ذہنی الجھن کی غمازی کرتی تھی۔ پھر چند لمحوں بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔

کرسٹائن نے رسیور اٹھالیا۔

"یس"۔۔۔ کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف۔ سپیشل دین اس وقت تھری سٹار ہوٹل کے ساتھ پبلک پارکنگ میں موجود ہے۔ اور خالی ہے۔ میں نے چیک کر لیا ہے"۔۔۔ میکارڈ نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے وہ اسے پبلک پارکنگ میں کھڑا کر کے نکلے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ اب میں انہیں ڈھونڈ نکالوں گا"۔۔۔ کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔ اور رسیور رکھ کر اس نے میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا اور تیزی سے اس پر مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ کرسٹائن کالنگ اوور"۔۔۔ کرسٹائن نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے ایک بٹن دبایا اور بار بار کال دینی شروع کر دی۔

"یس۔ ٹونی اٹنڈنگ سرچنگ چیف اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی۔

"ٹونی۔ چھ سات افراد جن میں سے یقیناً کچھ زخمی بھی ہوں گے۔ زیرو ہاؤس کو تباہ کر کے وہاں سے سپیشل دین لے کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور یہ دین انہوں نے ہوٹل تھری سٹار سے ملحقہ پبلک پارکنگ میں چھوڑ دی ہے۔ وہ وہاں سے یقیناً پیدل یا ٹیکسیوں پر یا کسی اور ذریعے سے اپنے کسی خاص اڈے

پر گئے ہوں گے۔ تم اپنے پورے سیکشن کو فوری طور پر حرکت
میں لے آؤ۔ اور ان افراد کا سراغ لگا کر مجھے رپورٹ دو۔ یہ انتہائی
خطرناک افراد ہیں۔ ان میں ایک سوئس نژاد عورت بھی شامل ہے
پانچ مرد ایشیائی ہیں۔ ایک ایکریمی ہے۔ اور دو مقامی ہیں جن
میں سے ایک ٹاپ پرائز کا چیئرمین لارڈ رابنسن بھی شامل ہے اور
کرسٹائن نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" یس چیف۔ میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں اوور"——
دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔ اور کرسٹائن نے اوور اینڈ
آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر قدرے
اطمینان کے تاثرات موجود تھے۔ کیونکہ وہ ٹونی اور اس کے سیکشن
کی کھوج لگانے کی صلاحیتوں سے اچھی طرح واقف تھا۔ چند
خاموش رہنے کے بعد اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا
ایک نمبر پریس کر دیا۔

" یس باس۔ کرافٹ بول رہا ہوں"—— ایک مؤدبانہ آواز
سنائی دی۔

" کرافٹ۔ میرے پاس دفتر میں آجاؤ"—— کرسٹائن
تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

" یس۔ کم ان"—— کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا
کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک چوڑے شانوں۔ لمبے
انتہائی ٹھوس جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ ایک

کی طرح لمبوترا۔ پیشانی فراخ اور آنکھوں میں چمک تھی۔ البتہ اس کی
ناک اس کے چہرے کی مناسبت سے بہت چھوٹی تھی۔ اس لئے
اُسے دیکھتے ہی پہلا احساس یہی ہوتا تھا کہ شاید اس کی ناک کٹ
گئی ہے۔ اور باقی ماندہ ناک کو پلاسٹک سرجری سے سیٹ کر دیا گیا
ہے۔ لیکن اس چھوٹی اور غیر فطری سی ناک نے بجائے اس کی وجاہت
اور خوب صورتی کو ختم کرنے کے کچھ اور بڑھا دیا تھا۔

" یس باس"—— کرافٹ نے اندر آ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" بیٹھو"—— کرسٹائن نے کہا اور کرافٹ میز کی دوسری
طرف موجود کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

" تمہیں روٹ میں آئے ہوئے کتنا عرصہ ہو گیا ہے"——
کرسٹائن نے اس سے پوچھا۔

" باس۔ مجھے تین سال ہو گئے ہیں"—— کرافٹ نے قدرے
حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" گڈ۔ اور تمہاری فائل بتا رہی ہے کہ تم نے ان تین سالوں میں
یہاں کے دس دس سالہ ایجنٹوں سے زیادہ شاندار کارنامے
سرانجام دیئے ہیں۔ میرے خیال میں اس کی بنیادی وجہ ایکریمیا
میں تمہاری خصوصی تربیت ہی ہو سکتی ہے"—— کرسٹائن نے
کہا۔

" یس باس۔ میں نے ایکریمیا میں نہ صرف ہر مرحلے کی خصوصی
تربیت لی ہوئی ہے۔ بلکہ میں نے ایکریمیا کی بے شمار سرکاری۔ نیم
سرکاری ایجنسیوں کے علاوہ ایکریمیا کی ٹاپ مجرم تنظیموں کے

ساتھ وہ کر عملی تجربہ بھی حاصل کیا ہے"۔۔۔۔ کرافٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا انتخاب سو فیصد درست رہا ہے۔ بہرحال تمہارے لئے ترقی کا ایک نیا دروازہ کھولنے کا میں نے فیصلہ کیا ہے۔ ہیڈ کوارٹر کا انچارج اور میرا نمبر ٹو کم ہلاک ہو چکا ہے۔ کیا تمہیں علم ہے"۔۔۔۔ کرسٹائن نے کہا۔

"یس باس۔ وہ زیرو ہاؤس میں ہلاک ہوئے ہیں۔ لیکن مجھے تفصیل کا علم نہیں ہے۔ سیکنڈ باس کم مجھے صرف ریزرو میں رکھنا پسند کرتے تھے"۔۔۔۔ کرافٹ نے بڑی صاف گوئی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں جانتا ہوں کہ وہ کیوں ایسا کرتا تھا۔ بہرحال مجھے تمہاری صاف گوئی پسند آئی ہے۔ میں تمہاری بے پناہ صلاحیتوں کے کافی عرصے سے کسی اچھے عہدے پر تمہاری ترقی کا خواہشمند تھا۔ اب اتفاق سے کم کی ہلاکت سے وہ موقع آگیا ہے۔ اور میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں تمہیں روٹ کا نمبر ٹو باس بنا دوں لیکن"۔۔۔۔ کرسٹائن بات کرتے کرتے خاموش ہو گیا۔

"میں آپ کے اعتماد پر پورا اتروں گا باس"۔۔۔۔ کرافٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ تمہارا یہ جواب تمہارے اعتماد کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر تم کوشش کا لفظ استعمال کرتے تو یقیناً مجھے اپنے فیصلے پر دوبارہ غور کرنا پڑتا۔ اور تمہارے اس جواب سے پہلے میں تمہاری ترقی

کے لئے ایک شرط لگانا چاہتا تھا۔ اس لئے میں نے لیکن کا لفظ استعمال کیا تھا۔ لیکن اب تمہارا بااعتماد جواب سننے کے بعد میں نے وہ شرط بھی ہٹا دی ہے۔ اس لئے اب تم نمبر ٹو باس بن چکے ہو۔ میری طرف سے مبارک باد قبول کرو"۔۔۔۔ کرسٹائن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ باس"۔۔۔۔ کرافٹ نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور اٹھ کر باقاعدہ فوجی انداز میں کرسٹائن کو سیلوٹ کر دیا۔

"اور کے بیٹھو۔ اور اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ کر حلف لو کہ تم ہر صورت اور ہر قیمت پر میرے وفادار رہو گے کسی حالت میں بھی مجھ سے غداری نہیں کرو گے۔ اور میرے تحفظ اور وقار کی خاطر اپنی جان بھی قربان کر دینے سے گریز نہ کرو گے"۔۔۔۔ کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔ اور کرافٹ نے اٹھ کر اپنا دایاں ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور پھر باقاعدہ حلف لیا۔ ویسٹرن کارمن میں ناقابل شکست حلف کا یہی عقیدہ تھا کہ حلف لینے والا اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر حلف لیتا تھا۔ اس کا مطلب یہی لیا جاتا تھا کہ اگر وہ حلف توڑنے کا ذرا سا خیال بھی کرے گا تو خود ہلاک ہو جائے گا اور چونکہ ہر شخص کو دنیا میں سب سے پیاری اپنی جان ہوتی ہے۔ اس لئے اس حلف کو ہمیشہ ناقابل شکست سمجھا جاتا تھا۔

"گڈ۔ اب مجھے بتاؤ کہ تم پاکیشیا کے علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتے ہو"۔۔۔۔ کرسٹائن

نے کہا۔
"یس باس۔ لیکن صرف جاننے کی حد تک ان سے آمنا سا
کبھی نہیں ہوا۔ ویسے مجھے معلوم ہے کہ پوری دنیا میں اس علی عم
کو ٹاپ سپر ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ جس طرح کافرستان کے کر
فریدی کی شہرت ہے اسی طرح پاکیشیا کے علی عمران کی شہرت۔
کرافٹ نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔
"اب یہ بتاؤ کہ ایکریمیا کے ٹرومین عرف بلیک ایگل کو جا
ہو"۔۔۔ کرسٹائن نے پوچھا۔
"ٹرومین۔ اوہ۔ اچھی طرح باس۔ وہ ایک خفیہ بین الا
مجرم تنظیم بلیک تھنڈر کا ایجنٹ ہے۔ ویسے اس کے اس تن
میں شامل ہونے سے پہلے سے میں اُسے جانتا ہوں۔ انتہ
خطرناک اور انتہائی سرد مزاج مجرم ہے"۔۔۔ کرافٹ نے
جواب دیا۔
"اوکے۔ اس کا مطلب ہے کہ مجھے ان کے متعلق تفصی
بتانے میں وقت ضائع نہیں کرنا پڑے گا۔ بہرحال اب ضرور
باتیں سن لو۔ ایک بین الاقوامی اہمیت کا انعام دنیا بھر میں
ادب اور اس قسم کے دوسرے موضوعات پر دیا جاتا ہے
ٹاپ پرائز کہتے ہیں۔ ٹاپ پرائز کو بین الاقوامی طور پر بے
اہمیت حاصل ہے۔ اور جس شخص کو یہ پرائز مل جائے۔ نہ صر
تاریخ میں اس کا نام باقی رہتا ہے۔ بلکہ اس ملک کی عزت ا
شہرت میں بھی چار چاند لگ جاتے ہیں۔ گو اس انعام کے سات

قدار رقم بھی شامل ہوتی ہے۔ لیکن اصل اہمیت اس انعام کی عزت و
قیر ہے۔ رقم کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ میری ہمیشہ یہی کوشش
ہی ہے کہ ولیسٹرن کارمن کے کسی سائنسدان کو یہ انعام مل جائے
کہ ہمارے ملک کا نام بھی سائنس میں جگمگاتا رہے۔ لیکن آج
ک کسی سائنسدان کی ایسی کوئی ریسرچ سامنے نہیں آئی تھی۔
ٹاپ پرائز کے معیار پر پورا اتر سکے۔ اس لئے میں خاموش رہا۔
کن اس بار ٹاپ پرائز کی پوری دنیا میں پھیلی ہوئی انتہائی معتبر
یٹیوں نے سائنس میں ہمارے ملک کے ڈاکٹر گراہم کی انسان
کے ذہنی خلیات پر ریسرچ کو انعام کے قابل ٹھہرایا۔ اور اس
رح ڈاکٹر گراہم کا نام حتمی کمیٹی تک پہنچ گیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی
یک پاکیشیائی نژاد سائنسدان ڈاکٹر زبیری کا نام بھی مقابلے کے
ور پر سامنے آگیا۔ ڈاکٹر زبیری گو پاکیشیائی نژاد ہے۔ لیکن وہ
ویل عرصے سے گریٹ لینڈ کی لیبارٹریوں میں کام کر رہا ہے۔ لیکن
ہرحال ہے تو وہ پاکیشیائی۔ اگر اُسے انعام مل جاتا تو یقیناً پاکیشیا
نام بھی سائنس کی دنیا میں صف اول کے ملکوں میں شامل ہو جاتا۔
پ پرائز ٹرسٹ کا ہیڈ کوارٹر ولیسٹرن کارمن میں ہی ہے۔ البتہ
س ٹرسٹ کی جائیدادیں یورپی اور ایکریمی ملکوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔
سٹ کا چیئرمین آج کل ایک نوجوان لارڈ رابنسن ہے۔ جو اپنے
باؤ اجداد کی طرح اصولوں کے معاملے میں خطرناک حد تک سخت گیر
ہے۔ پہلے مجھے اس کا احساس نہ تھا۔ کہ لارڈ رابنسن جیسا نوجوان
آدمی اصولوں کے معاملے میں اس حد تک چلا جائے گا۔ بہرحال

انعام کا انتخاب کرنے والی فائنل کمیٹی کے آٹھ ممبران ہیں۔ جن
سے چار تو ظاہر ہیں لیکن چار کے متعلق کسی کو علم نہیں ہے۔ ا
لارڈ رابنسن کو بھی علم نہیں ہے۔ وہ بھی صرف اخبارات میں مخت
اعلان کر دیتا ہے۔ کہ فلاں فلاں موضوع پر فلاں فلاں ملکوں
سائنسدان ادیبوں وغیرہ کے ناموں کا انتخاب کیا گیا ہے
کے بعد ایک مخصوص وقت میں اس کمیٹی کے ممبران کی را
اچانک ٹرسٹ میں پہنچ جاتی ہے۔ اس کے بعد فائنل کمیٹی
سے اکثریت رائے سے انعام کا اعلان کر دیا جاتا ہے۔ اس
ڈاکٹر گراہم کا نام چونکہ فائنل کمیٹی کے سامنے آیا تھا۔ اس
میں مستعد ہو گیا۔ پھر میں نے انتہائی کثیر دولت خرچ کر کے
ان ظاہر ممبران کو بلیک میل کر کے ان سے ڈاکٹر گراہم کا
کرانے کی بے حد کوشش کی۔ یہ سب سائنسدان مختلف
کے تھے۔ لیکن میری یہ دیکھ کر حیرت کی انتہا نہ رہی کہ کروڑ ڈا
کی دولت اور بلیک میلنگ کے باوجود ان چاروں نے جا
طور پر کوئی فیصلہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اب تو میں بے حد
ہوا۔ کیونکہ اس طرح انتقامی طور پر وہ ڈاکٹر گراہم کا نام تجو
چنانچہ میں نے آخری چارہ کار کے طور پر ان سے معافی مانگی او
لیا کہ وہ فیصلہ کرتے وقت کوئی انتقامی کارروائی نہ کریں گے
میرے دل میں بہرحال خدشہ موجود تھا۔ لیکن جب ان چاروں
کا فیصلہ سامنے آیا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ کہ کثیر دو
دینے کے باوجود ان چاروں کا فیصلہ ڈاکٹر گراہم کے حق میں

ہیں سمجھ گیا۔ کہ یہ بڑے بڑے سائنسدان واقعی پاگل ہیں۔ اگر انہوں
نے یہی فیصلہ کرنا تھا تو دولت تو حاصل کر لیتے۔ لیکن نجانے یہ
لوگ کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں۔ کہ انہیں صرف اصول پسند ہیں۔
بہرحال اس کے بعد ایک اور بات سامنے آگئی کہ چار خفیہ ممبران
کا فیصلہ ڈاکٹر زبیری کے حق میں چلا گیا۔ اس طرح دونوں کے ووٹ
برابر ہو گئے۔ اور فیصلہ اس صورت میں لارڈ رابنسن کے ہاتھ میں چلا
گیا۔ اگر وہ اپنا ووٹ ڈاکٹر گراہم کے حق میں دے دے تو ڈاکٹر
گراہم کے پانچ ووٹ بن جاتے۔ اور ڈاکٹر گراہم ٹاپ پرائز کا حقدار
بن جاتا۔ اور اگر اس کا ووٹ ڈاکٹر زبیری کی طرف جاتا تو وہ انعام
کا حقدار بن جاتا۔ لارڈ رابنسن چونکہ ویسٹرن کارمن میں رہتا تھا اور
نوجوان تھا۔ اس لئے مجھے یقین تھا۔ کہ وہ میری طاقت کو اچھی طرح
جانتا ہو گا۔ چنانچہ میں نے اسے پیغام بھیج دیا۔ کہ وہ اپنا ووٹ ڈاکٹر
گراہم کے حق میں دے۔ لیکن پھر یہ اطلاع پا کر میری حیرت کی انتہا
نہ رہی کہ ایک غیر رسمی محفل میں اس نے ڈاکٹر زبیری کے حق میں فیصلہ
دینے کا اشارہ کیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس کا یہ فیصلہ سن کر
مجھے بے حد غصہ آیا۔ میں نے اسے دھمکی دے کر اپنی بات منوانے
کی کوشش کی۔ لیکن پھر مجھے معلوم ہوا کہ وہ میرے خوف سے
روپوش ہو گیا ہے۔ لیکن اس کی ایک فارن فون کال کیچ کر لی گئی۔
جس میں اس نے پاکیشیا کے علی عمران کو ساری صورت حال بتا
دی۔ وہ اس کا کلاس فیلو اور دوست رہا تھا۔ عمران خود تو فوری طور
پر سامنے نہ آیا۔ البتہ اس نے ایکریمیا میں موجود اپنے آدمی ٹرومین کو

آگے کر دیا۔ اور پھر جب مجھے اس فون کال کا علم ہوا تو میں غصے سے پا
ہو گیا۔ اور میں نے اپنی بات منوانے کے لئے اُسے اس کی بیوی
اور دو بچوں سمیت اغوا کر لیا اور پھر میں نے لارڈ رابنسن اور اس کی بی
کے سامنے اس کے بچوں پر تشدد شروع کرا دیا۔ تاکہ وہ مجبور ہو
اپنا فیصلہ بدل دے۔ لیکن وہ بھی نجانے کس مٹی کا بنا ہوا ہے
کہ اپنے بچوں کی ہولناک چیخیں سننے کے باوجود اس نے فیصلہ
سے انکار کر دیا۔ جس پر میرا غصہ مزید بڑھ گیا۔ لیکن اُسی لمحے ا
اور واقعہ ہوا۔ اس ٹرومین کو میرے ایک سیکشن انچارج کے ذ
علم ہو گیا کہ میں لارڈ رابنسن اور اس کے بیوی بچوں کو ٹارچر
میں لے گیا ہوں۔ چنانچہ وہ اکیلا ہی ایکس ہاؤس میں داخل ہوا
اور وہاں سب کا خاتمہ کر کے وہ مجھ تک پہنچ گیا۔ وہ اس طرح اچ
آیا تھا کہ مجبوراً مجھے اپنی جان بچانے کے لئے وہاں سے نکلنا پڑ
اور وہ ٹرومین لارڈ رابنسن اور اس کے بیوی بچوں کو میرے قبضے
سے نکال لے گیا۔ بہر حال میں نے کم کے ذمہ ان کی برآمدگی
ذمہ داری لگا دی۔ کم نے روٹ کے ایک سیکشن انچارج
کا پتہ لگایا جس سے ٹرومین کو لارڈ رابنسن کی ایکس ہاؤس میں
موجودگی کا علم ہوا تھا۔ زیکو کی مدد سے ٹرومین زرشاہ بار کے
خفیہ راستے سے نکلتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا۔ زیکو کو غداری
جرم میں موت کی سزا دے دی گئی۔ ٹرومین پر تشدد کر
میں نے جب لارڈ رابنسن کا پتہ چلانے کی کوشش کی تو اس
نے عیاری سے ایک دور دراز قصبے کا غلط پتہ بتا دیا۔ میر

وہاں گیا تو پیچھے ٹرومین میرے آدمی کو ہلاک کر کے نکل گیا۔ اس کے
بعد کم نے ایک بلیو کارڈ ہولڈر ہالیڈے کا کھوج نکالا اور وہاں جدید
ترین سائنسی آلات نصب کرنے سے معلوم ہوا کہ وہاں علی عمران
کا ایک آدمی ٹائیگر عرف کوبرا بھی موجود ہے۔ اور ٹرومین بھی۔ اور
انہوں نے وہاں روٹ کے سابقہ چیف الیگزینڈر کو بھی بلوایا ہے۔
اور اس نے ہیڈ کوارٹر کی تمام تفصیلات بھی حاصل کی ہیں۔ اور یہ
سازش بھی تیار کی ہے کہ مجھے ہلاک کر کے ایک وزیر مملکت کی مدد
سے الیگزینڈر کو دوبارہ روٹ کا سربراہ بنا دیا جائے۔ اس کے
ساتھ ہی یہ بھی علم ہو گیا کہ پاکیشیا سے عمران بھی اپنے ساتھیوں
کے ساتھ اس مشن کے لئے یہاں ویسٹرن کارمن پہنچنے والا ہے۔
ان کی گفتگو سے یہ بھی علم ہو گیا کہ ٹرومین نے ایکریمیا میں لارڈ
رابنسن کو کہاں چھپایا ہوا ہے۔ چنانچہ میرے حکم پر کم نے ان
سب کی گرفتاری کے لئے منصوبہ بندی کی۔ اور پھر انتہائی ذہانت
سے اس نے ٹائیگر اور ٹرومین کو اس طرح اغوا کر لیا کہ بلیو کارڈ
ہولڈر ہالیڈے کو اس کا علم بھی نہ ہو سکا۔ ایکریمیا سے لارڈ
رابنسن کو بھی اغوا کر لیا گیا۔ الیگزینڈر کو بھی اغوا کر لیا گیا اور
ادھر عمران اپنے ساتھیوں جن میں ایک سوئس نژاد عورت
جولیا ہے۔ جیسے ہی ایئر پورٹ پر اترا انہیں بھی انتہائی ذہانت
سے بے ہوش کر کے اغوا کر لیا گیا۔ اس طرح یہ سب لوگ زیرو
ہاؤس میں اکٹھے کر دیئے گئے۔ یہاں سے ان کا نکل جانا ناممکن
تھا۔ میں انہیں ہلاک کرنے کے لئے وہاں پہنچا۔ مگر اس علی عمران

نے انتہائی عیاری سے میرے ذہن میں ایک خطرہ ڈال دیا
اس کے پاس کوئی ایسا بم موجود ہے۔ جس سے پوری عمارت
راکھ بن سکتی ہے۔ میں نے خود رسک لینا مناسب نہ سمجھا
اپنی جگہ کم کو بھیج دیا۔ پھر اچانک علم ہوا کہ وہ زیرو ہاؤس
کنٹرول روم پر قبضہ کر چکے ہیں اور کم کو انہوں نے ہلاک
ہے۔ میں نے زیرو کنٹرول روم اڑا دینے کا حکم دے دیا۔
میں پتہ چلا کہ وہاں ان میں سے کوئی بھی موجود نہیں ہے۔
وہاں روٹ افراد کی لاشیں پڑی تھیں۔ اور وہ زیرو ہاؤس
سپیشل ویگن پر فرار ہو گئے ہیں۔ سپیشل ویگن کھری سٹار
کے ساتھ پبلک پارکنگ میں خالی کھڑی مل گئی۔ چنانچہ میں
سرچنگ سیکشن کے ٹونی کو حکم دے دیا کہ انہیں فوری
تلاش کیا جائے۔ اور تمہیں کم کی جگہ دینے کے لئے یہاں
ہے۔ یہ ہے اب تک کی تمام تفصیل۔ اور اب سنو۔ تم
پہلا مشن یہی ہے کہ تم عمران اس کے ساتھیوں اور ٹروپ
خاتمہ کر دو۔ لارڈ رابنسن کی ہلاکت ہمارے خلاف ہو جا
اس لئے اسے ہلاک کرنے کی بجائے اسے اس بات پر مجبو
جائے کہ وہ اپنا فیصلہ ڈاکٹر گراہم کے حق میں کر دے۔ حتمی
کے اعلان میں ابھی پچیس روز باقی ہیں اور ہمیں اس اعلا
پہلے اسے ہر قیمت پر اس بات پر مجبور کر دینا ہے "۔۔۔ ک
نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور چونکہ وہ مسلسل
رہا تھا۔ اس لئے بات ختم کر کے وہ لمبے لمبے سانس لینے

کرافٹ خاموش بیٹھا ساری تفصیل سنتا رہا۔
" باس۔ لارڈ رابنسن کی بیوی بچے کہاں ہیں۔ کیا وہ ان کے
ساتھ ہیں "۔۔۔ کرافٹ نے پوچھا۔
" اوہ نہیں۔ جس جگہ لارڈ رابنسن چھپا ہوا تھا۔ وہاں اس کی
فیملی موجود نہ تھی۔ گو میں نے زیرو ہاؤس میں لارڈ رابنسن کو یہی بتایا
تھا کہ اس کی بیوی اور بچے میں نے یرغمال بنائے ہوئے ہیں۔ لیکن
اصل بات یہی ہے کہ وہ ہمارے ہاتھ لگے ہی نہیں "۔۔۔ کرسٹائن
نے جواب دیا۔
" تو اب یہ سارا گروپ صرف یہی چاہتا ہے کہ لارڈ رابنسن ڈاکٹر
گراہم کی بجائے ڈاکٹر زبیری کے حق میں اپنا فیصلہ برقرار رکھے۔
تاکہ ڈاکٹر زبیری کو اس سال سائنس کا ٹاپ پرائز مل جائے "۔۔۔
کرافٹ نے کہا۔
" ہاں۔ ایک تو یہ اور دوسرا یہ کہ وہ مجھے ہلاک کر کے میری جگہ
الیگزینڈر کو دینا چاہتے ہیں۔ گو میں نے وزیراعظم سے کہہ کر اس
وزیر مملکت کو عہدے سے برخواست کرا دیا ہے۔ لیکن وزیراعظم
اور صدر اصل میں دونوں میرے خلاف ہیں وہ صرف میری طاقت
کی وجہ سے مجبور ہیں۔ لیکن اگر مجھے ہلاک کر دیا گیا تو پھر وہ لازماً
الیگزینڈر کو میری جگہ روٹ کا سربراہ بنا دیں گے۔ اس لئے میں
ہر قیمت پر اس پورے گروپ کی ہلاکت چاہتا ہوں "۔۔۔ کرسٹائن
نے کہا۔
" آپ بے فکر رہیں باس۔ میں نے حلف لیا ہے کہ آپ کی

سلامتی کا تحفظ کر دوں گا ۔ اس لئے میں یہ عہد پورا کر دوں گا ۔ او
دیکھیں گے کہ میں کس طرح اس گروپ کا خاتمہ کرتا ہوں "۔۔۔۔
نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا ۔

" گڈ ۔ مجھے تم سے یہی امید ہے ۔ اور سنو ۔ میں نے ف
ہے کہ جب تک اس گروپ کا خاتمہ نہیں ہو جاتا میں ایک
خفیہ مقام پر رہوں گا ۔ جس کا علم میری ذات کے علاوہ ا
نہیں ہے ۔ میرا صرف تم سے رابطہ رہے گا ۔ وہ بھی تھر
سپیشل ٹرانسمیٹر کے ذریعے ۔ جس کی کال کو چیک نہیں کیا
باقی تمام مشن تم نے اپنے طور پر مکمل کرنا ہے ۔ مجھے یقین
تم اس گروپ کو بھی ہلاک کر دو گے اور اس لارڈ رابنز
بھی مجبور کر دو گے کہ وہ اپنا فیصلہ ڈاکٹر گراہم کے حق میں
کرسٹائن نے کہا ۔

" یس باس ۔ آپ قطعی بے فکر رہیں ۔ اب معاملات کر
کے ہاتھ میں ہیں اور کرافٹ ایسے معاملات سے نمٹنا اچھ
جانتا ہے ۔ ایسے بے شمار کیس میں نے نمٹائے ہوئے ہیں
لئے معمولی بات ہے "۔۔۔۔ کرافٹ نے جواب دیا اور کرس
نے سامنے رکھے ہوتے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک
پریس کر دیا ۔

" یس باس "۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی
سنائی دی ۔ یہ اس کی آفس سیکرٹری مارکین کی آواز تھ
" مارکین ۔ میں نے کم کی ہلاکت کے بعد کرافٹ کو اس

ترقی دے دی ہے ۔ اب کرافٹ ہیڈ کوارٹر کا انچارج بھی ہو گا اور
روٹ کا نمبر ٹو باس بھی ۔ ریڈ اینڈ بلیک روٹس اب میرے
بعد اس کے حکم کی تعمیل اپنا فرض سمجھیں گے ۔ تم کرافٹ کا یہ
تقرر نامہ تیار کر کے فوراً میرے پاس لے آؤ ۔ تاکہ میں اس پر
دستخط کر کے اسے قانون بنا دوں ۔ اس کے بعد اس تقرر نامے
کو ریڈ روٹس اور بلیک روٹس کے تمام سیکشنز اور ہیڈ کوارٹر
کے تمام افراد تک پہنچا دو "۔۔۔۔ کرسٹائن نے تحکمانہ لہجے
میں کہا ۔

" یس باس "۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا ۔ اور پھر تقریباً
دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور نوجوان اور خوب صورت لڑکی
اندر داخل ہوئی ۔ اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی ۔ اس نے
فائل بڑے مؤدبانہ انداز میں کرسٹائن کے سامنے رکھ دی ۔

" مبارک ہو کرافٹ "۔۔۔۔ مارکین نے مسکراتے ہوئے کرافٹ
سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" شکریہ مارکین "۔۔۔۔ کرافٹ نے بھی مسکراتے ہوئے جواب
دیا ۔ اور کرسٹائن نے فائل کھول کر دستخط کئے اور اپنی دراز میں
سے اپنی خصوصی مہر نکال کر اپنے دستخطوں کے نیچے ثبت کر دی اور
مارکین فائل لے کر واپس چلی گئی ۔

" آپ کے اس اعتماد کا شکریہ باس ۔ اب مجھے اجازت دیجئے ۔
تاکہ میں معاملات پر مکمل کنٹرول حاصل کر کے اپنے مشن کا آغاز کر
سکوں "۔۔۔۔ کرافٹ نے قدرے سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

" اور کے۔ تم جا سکتے ہو" ــــــــ کرسٹائن نے سر ہلاتے ہوئے
جواب دیا۔ اور کرافٹ نے اٹھ کر باقاعدہ فوجی انداز میں کرسٹا
کو سیلوٹ کیا اور پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے با
جانے کے بعد کرسٹائن ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھا اور
کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں سے ایک خفیہ راستہ ہیڈ
سے باہر جاتا تھا۔ یہ راستہ انتہائی خفیہ تھا۔ اور اس نے ا
کے بعد خود سربراہ بن کر اسے تیار کرایا تھا۔ اس لئے اُسے
تھا کہ اس راستے کا سوائے اس کے اور کسی کو بھی علم نہیں
سکتا۔ مگر اُسے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ الیگزینڈر نے ٹرومین
ٹائیگر کو ہیڈ کوارٹر کے بارے میں نہ صرف مکمل تفصیلا
دی ہیں۔ بلکہ اندرونی نقشہ بھی بنا کر دے دیا ہے۔ اور حفا
انتظامات کی بھی تفصیل بتا دی ہے۔ لیکن اُسے اس بار
کوئی تشویش نہ تھی۔ کیونکہ الیگزینڈر کے بعد اس نے ہیڈ
کے حفاظتی نظام کو نہ صرف یکسر تبدیل کر دیا تھا بلکہ وہاں
ترین سائنسی حفاظتی انتظامات بھی کئے ہوئے تھے۔ آپریشن
بھی اس نے خود تیار کرایا تھا۔ جس کا انچارج میکارڈ تھا۔
وہ روٹس کے تمام سنٹرز کی سائنسی طور پر نگرانی کرتا رہتا
لئے اُسے یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ہیڈ کوارٹر
بھی نہ گھس سکیں گے۔ لیکن اس کے باوجود اس نے خود خفیہ
پر چھپنے کا فیصلہ اس لئے کیا تھا کہ وہ اپنی جان کو کسی طرح
قسم کے خطرے میں نہ ڈالنا چاہتا تھا۔

دیسٹرن کارمن کے دارالحکومت سے تقریباً چالیس
کلومیٹر دور ایک چھوٹے سے قصبے جاراک کی ایک عمارت میں
اس وقت عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ اس عمارت
کا تعلق الیگزینڈر سے تھا۔ لارڈ رابنسن۔ ٹائیگر اور صفدر تینوں
معمولی زخمی تھے۔ عمران اور ٹرومین جب زیرو ہاؤس سے باہر
موجود افراد کے خاتمے میں مصروف تھے کہ انہوں نے اس کمرے
کی طرف سے خوفناک دھماکے کی آواز سنی جس میں ان کے ساتھی
موجود تھے۔ چنانچہ وہ تیزی سے وہاں پہنچے تو انہوں نے دیکھا
کہ کمرے کا فرش اس طرح اکھڑ گیا تھا۔ جیسے فرش کے نیچے
انتہائی طاقتور بم پھٹ پڑا ہو اور پتھروں کے لگنے کی وجہ سے لارڈ
رابنسن۔ ٹائیگر اور صفدر تینوں شدید زخمی ہو چکے تھے۔ جب کہ
الیگزینڈر۔ جولیا اور تنویر معمولی سے زخمی تھے۔ البتہ وہاں فرش

پر بے ہوش پڑا ہوا کم مر چکا تھا۔ چونکہ وہ پہلے ہی زیرو ہاؤ
میں موجود مسلح افراد کا خاتمہ کر چکے تھے۔ اور اپنے ساتھیو
اس طرح زخمی ہونے کی وجہ سے انہیں فوری طور پر وہاں سے
پڑا۔ اور عمران نے وہاں موجود ایک ویگن استعمال کی۔
نے اسے ویگن کے متعلق بتایا کہ یہ سپیشل ویگن ہے۔ اس
اندر ایسے آلات موجود ہیں جن سے فوری طور پر اس کی نش
ہو سکتی ہے تو عمران نے ویگن کو فوری طور پر کہیں چھوڑنے کا
کر لیا لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ وہ خود اور اپنے زخمی ساتھی
فوری طور پر کہاں لے جائے جہاں ان کا علاج بھی ہو سکے
روٹ کی دستبرد سے بھی محفوظ رہ سکیں۔ یہاں الیگزینڈ
کام دکھایا۔ اس نے پبلک پارکنگ میں موجود ایک ا
سی ویگن چوری کرنے کی تجویز دیتے ہوئے انہیں اس
قصبے میں چلنے کے لئے کہا۔ جہاں ان کے لئے ضرورت ک
بھی موجود ہوگا۔ اور وہ ریڈ روٹس سے بھی محفوظ ہوں گے
عمران نے اس کی تجویز پر فوری طور پر عمل درآمد کیا۔ فوری
قریب ترین پبلک پارکنگ میں جا کر اس نے سپیشل ویگ
پہلے سے موجود ایک عام سی ویگن کے ساتھ روکا اور
نے اس ویگن کا دروازہ آسانی سے کھول کر اپنے زخمی س
اس میں منتقل کیا۔ اور ماسٹر کی مدد سے اس نے ویگ
بھی کر دیا۔ الیگزینڈر کی رہنمائی میں وہ وہاں سے نکل کر
سے ذرا باہر ایک زرعی فارم میں آ گئے۔ یہاں انہوں

ین کو چھوڑا اور فارم میں موجود ایک جیپ کو چوری کر لیا۔ پھر
ی سفر انہوں نے جیپ سے کیا۔ اور آخر کار وہ اس عمارت
پہنچ گئے۔ یہاں پہنچ کر ٹرومین اس جیپ کو ٹھکانے لگانے کے
ے واپس دار الحکومت چلا گیا۔ جانے سے پہلے اس نے ماسک
اپ کر کے اپنا حلیہ بدل لیا تھا۔ جب کہ اس دوران عمران
عمارت میں موجود میڈیکل باکس کی مدد سے لارڈ رابنسن۔ ٹائیگر
صفدر کی بینڈیج کر دی اور وہ تینوں اب خطرے سے باہر ہو
تھے۔ اب انہیں ٹرومین کی واپسی کا انتظار تھا۔ تاکہ اس
آنے کے بعد آئندہ کے لئے کوئی لائحہ عمل تجویز کر لیا جائے۔
عمران صاحب۔ آپ جادو بھی جانتے ہیں"۔۔۔ اچانک
زینڈر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
جادو۔ ہاں۔ لیکن صرف وہ جادو جو سر چڑھ کر بولے"۔۔۔
ان نے مسکراتے ہوئے اپنی مقامی زبان کے محاورے کا
کرتے ہوئے کہا۔
سر چڑھ کر بولے۔۔۔ کیا مطلب"۔۔۔ الیگزینڈر ظاہر
اس محاورے کا مطلب نہ سمجھ سکتا تھا۔
دیکھیں الیگزینڈر صاحب۔ آپ نے یہ تو پڑھا ہوگا کہ جادوگر کی
جان کسی طوطے۔ چڑیا۔ مینا میں ہوتی ہے"۔۔۔ عمران نے
سنجیدہ لہجے میں کہا۔
ہاں۔ بچپن میں کہانیوں میں پڑھا تو تھا مگر۔۔۔۔۔۔"۔۔۔ الیگزینڈر
عمران ہوتے ہوئے کہا۔

"بس میری جان بھی ایسی ہی ایک مینا میں ہے۔ جو خوبصو
بھی ہے اور بولنے والی بھی۔ اب میں چاہتا ہوں کہ وہ خوبصو
مینا میرے سر چڑھ کر میٹھی میٹھی باتیں کرے تاکہ میرا جادو
ہو جائے۔ لیکن مینا میرے سر پر چڑھ کر بولنے سے کتراتی۔
اس کا کہنا ہے کہ اس وقت سر پر چڑھے گی جب بڑھاپے کی
سے میرے سر کے بال جھڑ جائیں گے۔ اور جیسے کہانیو
جن اور دیو ہوتے ہیں جو مینا کو بہکاتے ہیں۔ اس طرح ایک
بھی ہر وقت مینا کے ساتھ ساتھ رہتا ہے جو اسے بہکاتا
ہے۔ اگر آپ کو یقین نہ آ رہا ہو تو آپ بے شک جولیا اور
سے پوچھ لیں" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں بات
ہوئے کہا۔ اور جولیا نے تو مسکراتے ہوئے ہونٹ بھینچ لیے
جب کہ تنویر نے غصے سے آنکھیں نکالنا شروع کر دیں۔ کیو
دونوں عمران کی بات کا مطلب بخوبی سمجھ گئے تھے۔
"تمہیں سوائے ان فضول باتوں کے اور بھی کچھ آتا ہے"۔
تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"دیکھا الیگزینڈر صاحب۔ اب آپ خود ہی دیکھ لیں
اس قدر رکاوٹ ہو وہاں جادو کیسے سر چڑھ کر بول
عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اور الیگزینڈر
کی بات سن کر شدید حیرت سے پلکیں جھپکا رہا تھا ایک لمحہ
کر ہنس پڑا۔
وہ جولیا کے چہرے پر پیدا ہونے والی کیفیت اور تنویر

لہجے سے اب عمران کی رمز یہ گفتگو کو کسی حد تک سمجھ گیا تھا۔
"عمران صاحب۔ میرا مطلب یہ تھا کہ آخر آپ نے وہاں اس
شیشے کو کیسے توڑ لیا۔ میں تو سوچ سوچ کر تھک گیا ہوں۔ لیکن اس کی
کوئی توجیہہ میری سمجھ میں نہیں آئی۔ مجھے تو واقعی یہ کسی جادو کا ہی
کرشمہ لگتا ہے" ——— الیگزینڈر نے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ
عمران کوئی جواب دیتا۔ ٹرومین کمرے میں داخل ہوا۔
"کیا ہوا" ——— عمران نے چونک کر پوچھا۔
"میں نے اسے وہیں زرعی فارم کے قریب چھوڑ دیا ہے۔ جہاں
سے اسے اڑایا تھا۔ اور خود عام مسافر بس میں بیٹھ کر واپس آیا
ہوں۔ اس طرح اب ریڈ روڈس ہمارا سراغ نہ لگا سکیں گے"۔
ٹرومین نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔
"چلو۔ یہ مسئلہ تو حل ہو گیا۔ لیکن اب ہمیں کوئی لائحہ عمل تجویز کر
لینا چاہیے۔ اس طرح چھپ کر بیٹھے رہنے سے مسئلہ حل نہیں
ہو سکتا۔ اور لارڈ رابنسن کی بیوی اور بچے بھی اس کرسٹائن کے
قبضے میں ہیں۔ کہیں انتقاماً انہیں کوئی نقصان نہ پہنچا دے۔
اس لئے ہمیں فوری طور پر نہ صرف حرکت میں آ جانا چاہیے۔ بلکہ
تیز کارروائی بھی کرنی چاہیے" ——— عمران نے کہا۔
"اوہ۔ وہ کرسٹائن جھوٹ بول رہا تھا۔ لارڈ رابنسن کی بیوی اور
دونوں بچوں کو میں نے شروع سے ہی علیحدہ جگہ رکھا تھا۔ اور اس
کا علم لارڈ رابنسن کو بھی نہیں تھا۔ میرے ذہن میں پہلے سے یہ خدشہ موجود
تھا۔ اور وہاں ہالیڈے بارے میں گفتگو ہوئی تھی۔ اس میں صرف اس جگہ

کا ذکر ہوا تھا جہاں اکیلا لارڈ رابنسن تھا" ___ ٹرومین نے مسکر
ہوتے جواب دیا تو عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

" ویری گڈ ٹرومین۔ تمہاری اس بات نے میرے اعصاب پہ
ایک بوجھ ہٹا دیا ہے۔ ورنہ مجھے لارڈ کی بیوی اور معصوم بچوں
فکر کھائے جا رہی تھی۔ کہ وہ پاگل کرسٹائن لازماً انتقامی کارر
کی صورت میں ان پہ اپنا ظلم توڑے گا۔ اب میں اطمینان سے
کے خلاف کام کر سکوں گا" ___ عمران نے مطمئن انداز میں کہ

" ویسے لائحہ عمل کیلئے طے کرنا ہے۔ ہیڈ کوارٹر کے بارے
تفصیلات کا ہمیں علم ہے۔ کرسٹائن لازماً وہیں موجود ہو گا۔ اس
لئے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو کر اس کا خاتمہ ہی کرنا ہے اور کیا
ہے" ___ ٹرومین نے کہا۔

" نہیں۔ جہاں تک میں اس کرسٹائن کی فطرت کو سمجھا ہو
اپنی جان کے معاملے میں حد درجہ بزدل آدمی ہے۔ اور ویسے
ظالم اور جابر آدمی کو اپنی جان کی سلامتی کا خوف سب سے
ہوتا ہے۔ اور اب جب کہ ہم اس کے قبضے سے نکل آئے
اس نے لازماً ہیڈ کوارٹر چھوڑ کر کسی خفیہ جگہ پہ پناہ لی ہو گی۔ او
نے اس خفیہ جگہ کو ٹریس کرنا ہے۔ کیونکہ ہمارا مقصد ہم
ایجنسی روٹ کو تباہ کرنا نہیں صرف اس ظالم آدمی کا خاتمہ
جس نے پورے ویسٹرن کارمن کے شریف لوگوں کی زندگیاں
کر رکھی ہیں" ___ عمران نے کہا۔

" آپ کی بات درست ہے عمران صاحب۔ میں کرسٹا

ذاتی طور پہ جانتا ہوں وہ حد درجہ بزدل آدمی ہے۔ لیکن آپ تو جادو
جانتے ہیں۔ اس لئے آپ یہاں بیٹھے بیٹھے اس کا خفیہ مقام تلاش
نہیں کر سکتے" ___ الیگزینڈر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور
عمران بے اختیار ہنس دیا۔

" کیا مطلب۔ عمران صاحب جادو جانتے ہیں۔ یہ آپ کیا کہہ
رہے ہیں" ___ ٹرومین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم نے دیکھا نہیں کہ انہوں نے کس طرح بلٹ پروف شیشہ
توڑ لیا۔ کیا یہ جادو نہیں ہے۔ چاہے یہ اسے تسلیم کریں یا نہ کریں
لیکن میں نے اپنی آنکھوں سے ان کے جادو کا مظاہرہ دیکھ لیا ہے"
الیگزینڈر نے کہا۔ اور اس بار ٹرومین بے اختیار ہنس پڑا۔

" آپ عمران صاحب کو نہیں جانتے الیگزینڈر صاحب۔ میں
بھی جب ان سے ٹکرایا تھا۔ اور پھر میرا جو حشر ان کے ہاتھوں ہوا تھا
میرا بھی یہی خیال تھا کہ یہ جادوگر ہے۔ لیکن بعد میں مجھے پتہ چلا کہ اصل
جادو انسان کی ذہانت ہے" ___ ٹرومین نے کہا۔

" لیکن صرف ذہانت سے بلٹ پروف شیشہ تو نہیں ٹوٹ سکتا"
الیگزینڈر کی سوئی ایک ہی جگہ اٹکی ہوئی تھی۔

" الیگزینڈر صاحب۔ موجودہ دور کا سب سے بڑا جادو سائنس
ہے اور جو آدمی سائنسی کلیوں کو بروقت اور صحیح طور پہ استعمال کر
لے وہ واقعی جادوگر بن جاتا ہے۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ وہ شیشہ
کیسے ٹوٹا تھا۔ تاکہ آپ کو یقین آ سکے کہ ابھی جادو سر چڑھ کر بولنے
نہیں لگا" ___ عمران نے کہا اور اس بار الیگزینڈر بھی ہنس پڑا۔

کیونکہ اب وہ عمران کا مطلب سمجھ گیا تھا۔

" اچھا بتائیں"——ایگزینڈر نے ایسے لہجے میں کہا جـ
کسی طرح بھی اس کی معقول اور قابل قبول توجیہہ پیش نہ کر
اُسے بھی آخر کار تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس نے واقعی یہ سب
کی بنا پر کیا ہے۔

" تم نے دیکھا تھا کہ جس کمرے میں ہم موجود تھے۔ وہاں کہ
دروازہ یا روشندان نہیں تھا۔ وہ بالکل ہوا بند کمرہ تھا۔
نے آکر کرسٹائن کو کہا تھا کہ ہم پر ایس ریز کا فائر کھول کر
کر دے۔ بس یہیں سے میرے جادو کا آغاز ہو گیا۔ مجھے
کہ ایس ریز انتہائی جدید قاتل شعاعیں ہیں۔ اس لئے اس
اتنا پتہ ہو گا کہ ایس ریز سے کسی بھی انسان کا خون ایک لـ
جا سکتا ہے۔ لیکن اُسے اس کی سائنسی ماہیت کی تفصیا
ہو گا۔ چنانچہ میں نے اُسے چکر دیا۔ کہ اگر اس نے ہوا بند
ایس ریز کا فائر کیا تو دیواریں اڑ جائیں گی۔ اس سے میرا
اور تھا۔ اور میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ کمرے
بڑا ایگزاسٹ فین چلانے کے لئے کسی آپریشن روم میں گیا
چنانچہ اس کی غیر حاضری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں
بلٹ پروف شیشے کی مخصوص تکنیک کو سامنے رکھتے ہو
مرکز تلاش کر لیا۔ ہر شیشہ جب تیار کیا جاتا ہے تو اس کی
کمزور ترین جگہ اس کا مرکز ہوتی ہے۔ اگر اس مرکز کو مزید کم
جائے تو شیشے کو آسانی سے توڑا جا سکتا ہے۔ اگر یہ عام شـ

تو اس کا مرکز تلاش کر کے میں اس کی مدد سے خود اپنے ہاتھوں سے
اسے توڑ لیتا۔ لیکن چونکہ یہ خصوصی ساخت کا شیشہ تھا۔ اس لئے
اسے توڑنے کے لئے خصوصی پریشر کی ضرورت تھی۔ چنانچہ میں نے
مرکز پر خراشیں ڈالیں اور اس کے مرکزی نقطے پر ضربیں لگا کر اُسے
کافی کمزور کر دیا۔ اسی دوران کمرے کا ایگزاسٹ فین پوری قوت
سے چل پڑا۔ اور اتنا تو تم بھی جانتے ہو گے کہ جب ہوا بند کمرے
میں کوئی طاقتور ایگزاسٹ فین اچانک چل پڑے۔ تو ہوا پوری
قوت سے حرکت کرتی ہے۔ اور کمرے کی دیواروں پر اس کی اس
حرکت کا زور دار پریشر پڑتا ہے۔ چنانچہ وہی ہوا۔ ایگزاسٹ فین
کے چلتے ہی کمرے کی بند ہوا انتہائی تیز رفتاری اور قوت سے حرکت
میں آئی۔ اس نے باقی دیواروں کے ساتھ ساتھ اس دیوار پر بھی
پریشر ڈالا جس میں وہ شیشہ نصب تھا۔ شیشے کا مرکز میں پہلے ہی
کمزور کر چکا تھا۔ اس لئے اس قدر پریشر وہ برداشت نہ کر سکا تھا
اس میں کریک پڑ گئے۔ اس طرح اس کی وہ خاص خصوصیت ختم ہو
گئی اور پھر ایک ٹکے سے شیشہ ٹوٹ گیا۔ اور جادو مکمل ہو گیا"
عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور ایگزینڈر کی آنکھیں حیرت
سے پھیلتی چلی گئیں۔ وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کو دیکھ رہا
تھا جیسے اس کے سامنے عمران کی بجائے کسی اور سیارے کی مخلوق
بیٹھی ہوئی ہو۔ جب کہ ٹرومین کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔ البتہ جولیا
اور تنویر دونوں کے چہروں پر فخریہ تاثرات ابھر آئے تھے۔ بہرحال
عمران ان کا ہی ساتھی تھا۔

" کمال ہے ۔حیرت ہے ۔ایسی ذہانت اور اس کے ایسے استعما
میں تصور بھی نہ کر سکتا تھا ۔ اور اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ اس
کرسٹائن کے دن گنے جا چکے ہیں ۔اس نے دلیسٹرن کارمن
پر جو بے پناہ ظلم کئے ہیں ان میں کسی نہ کسی کی بددعا کے نتیجے
یہاں آئے ہو" ——— الیگزینڈر نے انتہائی عقیدت بھرے
میں کہا ۔ اور عمران اس کے اس انداز پر بے اختیار ہنس پڑا ۔

" بددعا کے نتیجے میں تو عذاب کے فرشتے آتے ہیں ۔اور آپ نے
کہہ کر مینا کو اور خوفزدہ کر دیا ہو گا" ——— عمران نے بڑے معص
سے لہجے میں کہا ۔ اور اس بار الیگزینڈر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس

" اب یہ فضول باتیں ہی کرتے رہو گے یا آگے کام کرنے کا ک
لائحہ عمل طے کرو گے" ——— جولیا نے مصنوعی غصے سے آنکھ
نکالتے ہوئے کہا ۔

" عمران صاحب ۔مس جولیا ٹھیک کہہ رہی ہیں ۔ریڈ روٹ ۔
منظم اور باوسائل تنظیم ہے ۔ اور پھر پورے دلیسٹرن کارمن
کا انتہائی سخت کنٹرول بھی ہے ۔اس لئے ہمیں یوں مطمئن ہو کر
جانا چاہئے ۔جب کہ ہمارے تین ساتھی زخمی بھی ہیں" ——— ٹرد
سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے ۔اس کرسٹ
کے بارے میں معلوم کرنے کی ۔میں نے اس سپیشل ڈین میں
فریکونسی ٹرانسمیٹر دیکھا تھا ۔ اور وہ فریکونسی مجھے یاد ہے ۔میں
فریکونسی پر ہیڈ کوارٹر بات کرتا ہوں ۔اس طرح کرسٹائن کے

معلوم ہو جائے گا ۔اگر وہ اب تک ہیڈ کوارٹر میں ہے تو پھر ہم اس
ہیڈ کوارٹر میں ہی گھس جائیں گے ۔ ورنہ کچھ اور سوچیں گے" ———
عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

" عمران صاحب ۔ وہاں ہیڈ کوارٹر میں ایسے آلات موجود ہیں ۔
کہ وہ ٹرانسمیٹر کال کے ذریعے یہاں کا پتہ چلا لیں گے اور آپ
کے اس طرح بات کرنے سے وہ لازماً مشکوک ہو جائیں گے ۔
اس لئے میرے ذہن میں ایک اور تجویز آئی ہے ۔کرسٹائن کی
ایک دوست عورت ہے ۔اس کا نام کرسٹینا ہے ۔طویل عرصے
سے اس کے کرسٹائن سے تعلقات چلے آ رہے ہیں ۔کرسٹائن
اس کی بہت مانتا ہے ۔یہ کرسٹینا پارک کالونی کی ایک کوٹھی میں
شاہانہ انداز میں رہتی ہے ۔اس کے تمام اخراجات بھی کرسٹائن ہی
ادا کرتا ہے ۔ اگر کرسٹائن ہیڈ کوارٹر سے نکلا ہو گا تو پھر لازماً اس
کرسٹینا کے پاس ہی گیا ہو گا ۔یا کم از کم اس نے کرسٹینا کو ضرور بتا
دیا ہو گا ۔کہ وہ کہاں ہے ۔اس کرسٹینا کے ذریعے آسانی سے
کرسٹائن کو تلاش کیا جا سکتا ہے" ——— الیگزینڈر نے
جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" اس کا پتہ کیا ہے" ——— عمران نے چونک کر پوچھا ۔

" پارک کالونی ۔کوٹھی نمبر اٹھائیس" ——— الیگزینڈر نے کہا ۔

" او ۔کے ۔اب تم یہیں رہو ۔تاکہ ہمارے زخمی ساتھیوں کی
دیکھ بھال ہو سکے ۔جولیا بھی یہیں رہے گی ۔ٹرد ین اور تنویر
میرے ساتھ جائیں گے" ——— عمران نے کرسی سے اٹھتے

ہوئے کہا۔

" نہیں۔ میں تمہارے ساتھ جاؤں گی۔ اور سنو تم کوئی
نہیں کرو گے "۔۔۔۔ جولیا نے اس طرح سخت لہجے میں کہ
اس نے اپنے فیصلے میں کسی ترمیم کی کوئی گنجائش ہی نہ رکھ
اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی وہ سمجھ گیا تھا
کیوں ساتھ جانا چاہتی ہے۔ ظاہر ہے مسئلہ عورت کا تھ

" او کے۔ چلو۔ ہمیں میک اپ کر لینا چاہیئے "۔۔۔۔
نے کہا۔

" سنو۔ میرا یہ اڈہ اس وقت کا ہے۔ جب میں ورد
سربراہ تھا۔ یہاں ہر چیز موجود ہے اور ایسے کاغذ
بھی کافی تعداد میں موجود ہیں۔ جو ہر لحاظ سے اصلی ہیں۔
ان پر موجود افراد کے فوٹو فرضی ہیں۔ ہو سکتا ہے تمہیں دا
ریڈ روٹ والے چیک کریں تو اگر تم ان کاغذات کے مط
میک اپ کر لو۔ اور کاغذات ساتھ رکھ لو تو پھر تم ہر لحاظ
محفوظ ہو جاؤ گے۔ میں بھی یہاں موجود کاغذات کے مطابق
اپ کر لوں گا۔ تمہارے ساتھی ویسے ہی نیچے خفیہ تہہ خا
میں ہیں۔ اس لئے اگر کوئی یہاں چیکنگ کے لئے آیا بھی ت
اُسے آسانی سے ڈاج دے سکتا ہوں۔ لیکن تمہارے
کاغذات بے حد ضروری ہیں "۔۔۔۔ الیگزینڈر نے ا
ہوئے کہا۔

" اب تو تم مجھے جادوگر لگ رہے ہو مسٹر الیگزینڈر۔ تم

ں ہر چیز کا انتظام پہلے سے موجود ہے "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے
ئے کہا اور الیگزینڈر بے اختیار ہنس پڑا۔

اور پھر ایک گھنٹے بعد وہ نیلے رنگ کی کار میں بیٹھے اس قصبے
سے نکل کر دارالحکومت کی طرف اڑے چلے جا رہے تھے۔ وہ سب
وقت مقامی میک اپ میں تھے اور سب کی جیبوں میں باقاعدہ
غذات بھی موجود تھے۔ سٹیرنگ پر ٹرومین تھا۔ کیونکہ وہ بہرحال
ر الحکومت کی تمام کالونیوں اور سڑکوں سے اچھی طرح واقف تھا۔
راستے میں واقعی تین جگہوں پر چیکنگ ہوئی لیکن کاغذات کی وجہ
سے انہیں آگے جانے دیا گیا۔

" الیگزینڈر کے ان کاغذات کی وجہ سے خاصی سہولت ہو گئی ہے۔
نہ جس طرح یہ لوگ چیکنگ کر رہے ہیں بڑا مسئلہ بن جاتا "۔۔۔۔
لیا نے کہا۔

" آخر وہ سیکرٹ سروس کا چیف رہ چکا ہے۔ گو اب فارغ ہی
ہی۔ لیکن تب بھی کم از کم چیف کے عہدے میں اتنا چارم تو بہرحال
وجود ہے کہ کوئی اس کی تعریف کرنے پر مجبور ہو جائے "۔۔۔۔
قبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران نے کہا۔ اور جولیا بے اختیار مسکرا
ی۔ وہ عمران کا مطلب سمجھ گئی تھی۔ کہ وہ ایکسٹو چیف کی طرف
شارہ کر کے بات کر رہا ہے۔ جب کہ تنویر کے ہونٹ بھنچ گئے۔
سے اگر بات سمجھ میں نہ بھی آئی ہو گی تب بھی جولیا کو مسکراتے
یکھ کر اس کا موڈ یقیناً آف ہو گیا ہو گا۔

" ہم پارک کالونی میں داخل ہو گئے ہیں "۔۔۔۔ اُسی لمحے ایک

چوک سے کار موڑتے ہوئے ٹرڈین نے کہا۔

"بس سیدھے کوٹھی پہ چلے چلو۔ ہم کرسٹائن کے دوست
عمران نے کہا اور ٹرڈین نے سر ہلا دیا۔ اور تھوڑی دیر بعد ٹرڈ
نے کار ایک خوب صورت کوٹھی کے بند پھاٹک کے سامنے
روک دی۔ کار روک کر وہ نیچے اترا اور اس نے ستون پر مو
کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور
لمبا تڑنگا نوجوان آدمی باہر آگیا۔ وہ حیرت سے ٹرڈین اور فر
سیٹ پہ بیٹھی ہوئی جولیا کو دیکھ رہا تھا۔

"جی فرمایئے" ـــــ اس نوجوان نے کہا۔

"مس کرسٹینا سے کہو کہ کرسٹائن کے دوست آئے ہیں
ایک ضروری بات کرنی ہے۔ ہمیں یہی بتایا گیا ہے کہ کرسٹا
یہاں آئے ہوئے ہیں" ـــــ ٹرڈین نے بڑے بااعتماد لہجے
کہا۔

"باس کرسٹائن یہاں نہیں آئے اور مس کرسٹینا کسی۔
نہیں ملتیں سوری" ـــــ نوجوان نے منہ بناتے ہوئے کہ
اور کھلے ہوئے سائیڈ پھاٹک کی طرف اس طرح مڑ گیا جیسے
اپنی طرف سے ساری بات چیت ختم کر چکا ہو۔ لیکن ٹرڈین
بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر وہ اس نوجوان کو د
ہوا خود بھی سائیڈ پھاٹک سے اندر چلا گیا۔ عقبی سیٹ پر بیٹھ
عمران مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھل گیا اور ٹرڈین تیز
قدم اٹھاتا کار کی طرف آیا۔

"بس وہی اکیلا آدمی تھا اندر اور تو کوئی نظر نہیں آیا" ـــــ
ڈین نے ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے
لمحے وہ پھاٹک کراس کرتا ہوا کار سیدھی پورچ میں لے گیا جہاں
سفید رنگ کی ایک جدید ماڈل کی کیڈلاک کار کھڑی تھی۔ کوٹھی
بے حد خوب صورت تھی لیکن وہاں واقعی کوئی آدمی نظر نہ آرہا تھا۔
ڈین کار روک کر نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس پھاٹک
کی طرف بڑھ گیا۔ وہ پھاٹک بند کرنے جا رہا تھا۔ جب کہ عمران
ویر اور جولیا اس دوران کار سے نیچے اتر آئے تھے۔ انہیں
ڈین کی واپسی کا انتظار تھا۔ اور پھر ادھر ٹرڈین واپس پلٹا۔
ھر برآمدے میں بزر بجنے کی تیز آواز سنائی دی۔

"میرے خیال میں کرسٹینا اس آدمی کو بلا رہی ہے" ـــــ عمران
نے کہا اور باقی ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔

"اس کو بلانے کے لئے تو اب اُسے عالم بالا میں گھنٹیاں بجانی
یں گی" ـــــ ٹرڈین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ سب
م بڑھاتے درمیانی راہداری میں سے آگے بڑھ گئے۔

"کہاں مر گیا ہے یہ رچرڈ" ـــــ اچانک ایک بند دروازے
کے اندر سے کسی عورت کے غصیلے انداز میں بڑبڑانے کی آواز
سنائی دی۔ اور ان سب کے قدم اس دروازے کے سامنے
رک گئے۔ ٹرڈین نے دروازہ دھکیلا تو وہ کھلتا چلا گیا۔ ٹرڈین
کے بڑھنے ہی لگا تھا کہ عمران نے اُسے بازو سے پکڑ کر روک لیا۔
ر ساتھ ہی وہ اونچی آواز میں کھنکارا۔ اور اب ٹرڈین تو عمران کو

حیرت سے ایسا کرتے دیکھنے لگا جب کہ جولیا کے چہرے پر تحسین
آثار ابھر آئے۔ مشرق میں رہتے رہتے اُسے بھی مشرقی شرم و حیا
کا پوری طرح علم ہو چکا تھا وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران نے کیوں ٹرد
اس طرح اچانک اندر جانے سے روکا ہے اور خود وہ کھنکا
ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے کمرے میں کرسٹینا ہوگی اور سنجانے کس حا
میں ہو۔

"کون ہے" ـــــ عمران کے کھنکارتے ہی اندر سے ایک عور
کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ آواز سے ہی ظاہر ہوتا تھا کہ عور
نوجوان ہے۔

"ہم کرسٹائن کے دوست ہیں" ـــــ عمران نے بڑے نر
لہجے میں کہا۔

"کیا ـــ کیا۔ کون ہو تم" ـــــ اس بار عورت کی حیرت ا
خوف سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور پھر ایسی آواز سنائی
جیسے کوئی پلنگ سے نیچے اترا ہو۔ اُسی لمحے عمران اندر داخل ہ
اور اس کے پیچھے باقی لوگ بھی اندر داخل ہوئے۔ مگر دوسرے
عمران اور تنویر دونوں کے چہرے بے اختیار اس طرح مڑ گئے
ان کی گردن میں کوئی مشین فٹ ہو۔ کیونکہ ان کے سامنے ایک
اور خوبصورت عورت ایسی حالت میں کھڑی تھی کہ اُسے تقریباً عریاں
کہا جا سکتا تھا۔

"گاؤن پہن لو نانسنس" ـــــ جولیا کی غراتی ہوئی آواز سنائی
اس کا انداز ایسا تھا جیسے بول نہ رہی ہو بلکہ کوڑا مار رہی ہو۔

"گک ـــ گک ـــ کون ہو تم لوگ اور اس طرح یہاں اندر۔
ہ رچرڈ کہاں ہے" ـــــ اس عورت نے جلدی سے ایک سائیڈ
ر پڑا ہوا گاؤن اٹھا کر پہنتے ہوئے کہا۔ اس کے گاؤن پہننے اور
لنے دونوں انداز سے شدید بوکھلاہٹ عیاں تھی۔

"رچرڈ اپنی گردن تڑوائے پھاٹک کے پاس پڑا ہوا ہے۔ میں نے اُسے
کہا بھی تھا کہ ہم کرسٹائن کے دوست ہیں اور کرسٹینا سے ملنا ہے۔
یکن اس نے ہماری بات ہی نہ سنی تھی اور ہماری بات نہ سننے والا
ہمیشہ کے لئے سننے سنانے کے چکر سے آزاد ہو جاتا ہے" ـــــ
ردین نے انتہائی سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تت ـــ تت ـــ تم نے رچرڈ کو مار ڈالا" ـــــ عورت اور
ی زیادہ گھبرا گئی تھی۔ اس کے چہرے پر اب شدید خوف جھلکنے
لگا تھا۔

"میں یہ سلوک تمہارے ساتھ بھی کر سکتا ہوں۔ مجھے عورتوں کی
م گردنیں توڑتے ہوئے بے حد لطف آتا ہے" ـــــ ٹرد ین نے
ے لاپرواہ سے لہجے میں کہا۔ اور کرسٹینا خوف سے بے اختیار
مٹ گئی۔

"یار خواہ مخواہ ڈرا رہے ہو مس کرسٹینا کو۔ مس کرسٹینا گھبرانے
ی ضرورت نہیں ہے۔ ہم کسی بری نیت سے نہیں آئے۔ اور
ہارا آدمی رچرڈ بھی محفوظ ہے۔ ہمیں فوری طور پر کرسٹائن سے
لنا ہے۔ اور بس" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گک ـــ گک ـــ کرسٹائن تو ہیڈ کوارٹر میں ہوگا۔ وہ

وہیں ہوتا ہے کبھی کبھار ہی یہاں آتا ہے"۔۔۔۔ کرسٹینا نے گھبرا
ہوئے لہجے میں کہا۔

" وہ وہاں سے کسی خفیہ مقام پر چلا گیا ہے اور ہم نے اسے فو
طور پر ملنا ہے۔ ایک اہم اطلاع دینی ہے۔ اس میں اس کا ہی فا
ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" تو پھر مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں گیا ہے"۔۔۔۔ اس با
کرسٹینا نے قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہو
کہا۔

" ٹھیک ہے۔ مت بتاؤ تمہاری مرضی۔ بلیک ایگل ا
تمہاری مرضی۔ تم اس کی گردن توڑ دو یا ہڈیاں"۔۔۔۔ عمران ن
منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" اوکے"۔۔۔۔ ٹرومین نے کہا اور تیزی سے کرسٹینا کی ط
بڑھنے لگا۔

" خبردار۔ رک جاؤ۔ ورنہ میں گولی مار دوں گی"۔۔۔۔ اچانک
کرسٹینا نے چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس
گاؤن کی جیب سے چھوٹا سا پستول باہر نکال لیا۔ لیکن اس
ہاتھ بری طرح کانپ رہا تھا۔ اسی لمحے جولیا یک لخت اپنی ج
سے تڑپی اور پھر کرسٹینا چیختی ہوئی اچھل کر قالین پر جا گری جب
کہ پستول اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا۔

" اٹھ کر کھڑی ہو جاؤ"۔۔۔۔ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔ ا
کرسٹینا بوکھلائے ہوئے انداز میں جیسے ہی کھڑی ہوئی جولیا ک

بازو گھوما۔ اور کرسٹینا ایک بار پھر بری طرح چیختی ہوئی قالین پر جا گری۔

" بتاؤ۔ کہاں جا سکتا ہے"۔ کرسٹائن بتاؤ۔ ورنہ میں تمہارا چہرہ
بگاڑ دوں گی"۔۔۔۔ جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے اپنی جوتی کی نوک
اس کے گال پر مارتے ہوئے کہا۔

" رک جاؤ۔ خدا کے لئے رک جاؤ۔ میرا چہرہ مت بگاڑو۔
رک جاؤ"۔۔۔۔ کرسٹینا نے انتہائی خوفزدہ انداز میں چیختے
ہوئے کہا۔ ٹرومین کی گردن توڑنے کی بات سے وہ اس قدر
وف زدہ نہ ہوئی تھی جتنی گال پر جوتی کی نوک کا زخم کھا کر اور جولیا
ی طرف سے چہرہ بگاڑنے کی بات سن کر خوف زدہ نظر آ رہی تھی۔

" بتاؤ"۔۔۔۔ جولیا نے غراتے ہوئے کہا اور کرسٹینا قالین پر ہی
ٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس کا ایک ہاتھ اپنے اس گال پر رکھا ہوا تھا۔ جس پر
خم آ گیا تھا۔

" میرے علاوہ اس کے ایک اور خفیہ ٹھکانے کا مجھے علم ہے ایک
ردہ مجھے وہاں لے گیا تھا۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ یہ اس کا سب
ے خفیہ ٹھکانہ ہے۔ ٹاپ ہلز کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو چینتیس۔
س مجھے صرف اتنا ہی علم ہے۔ اس کے علاوہ مجھے علم نہیں ہے"
رسٹینا نے انتہائی خوف زدہ لہجے میں کہا۔

" ہیڈ کوارٹر میں تم اسے فون کرتی رہتی ہو"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔
ور کرسٹینا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" فون نمبر بتاؤ"۔۔۔۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا اور کرسٹینا نے
ن نمبر بتا دیا۔

"اور اس ٹاپ ہلز کالونی والی کوٹھی کا نمبر" ___ عمران نے

"مجھے اس کا علم نہیں ہے۔ کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی" ___ کرسٹینا نے کہا۔

"ٹھیک ہے جولیا۔ فی الحال اُسے عارضی طور پر خاموش رہنے" عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور جولیا نے بجلی کی سی تیزی اچھل کر اس کی کنپٹی پر لات جمادی۔ اور کرسٹینا چیختی ہوئی نیچے گر پھر دو تین لمحوں کے لئے تڑپ کر ساکت ہوگئی۔

عمران نے ایک طرف تپائی پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور ہیڈ کوارٹر کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" ___ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ا زنانہ آواز سنائی دی۔

"کرسٹینا بول رہی ہوں کرسٹائن سے بات کراؤ" ___ کے منہ سے کرسٹینا کی آواز نکلی۔ اور ٹرودین نے ایک لمحے لئے چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور پھر کندھے اچکا کر خام ہوگیا۔

"اوہ مس کرسٹینا۔ میں ان کی سیکرٹری مارکین بول رہی باس کرم کی جگہ کرافٹ کو ہیڈ کوارٹر کا انچارج اور رونٹ کا تعینات کر کے ہیڈ کوارٹر سے چلے گئے ہیں" ___ دوسر سے بولنے والی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں کرم کو کیا ہوا ہے" ___ عمران نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"وہ ایک مشن کے دوران ہلاک ہوگیا ہے" ___ مارکین نے جواب دیا۔

"اچھا کرافٹ سے بات کراؤ شاید اُسے معلوم ہو" ___ عمران نے کہا۔

"او۔ کے۔ ہولڈ کریں" ___ مارکین نے کہا اور چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ___ کرافٹ بول رہا ہوں" ___ بولنے والے کے لہجے میں کرختگی کی لہر موجود تھی۔

"میں کرسٹینا بول رہی ہوں۔ کرسٹائن کہاں گیا ہے" ___ عمران نے کہا۔

"وہ کہیں ضروری کام سے گئے ہوئے ہیں۔ آپ اپنی رہائشگاہ سے ہی بول رہی ہیں" ___ دوسری طرف سے کرافٹ نے پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں" ___ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اس لئے کہ اگر باس کا فون آئے گا تو میں اُنہیں بتا دوں گا" کرافٹ نے جواب دیا۔

"او۔ کے شکریہ" ___ عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے کریڈل دبا دیا۔

"یہاں کی ایکس چینج کا کیا نمبر ہے" ___ عمران نے ٹرودین سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ اور ٹرودین نے ایکس چینج کا نمبر بتا دیا۔

عمران نے ٹرودین کے بتائے ہوئے نمبر پر پیس کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز" ___ رابطہ قائم ہوتے ہی آپریٹر کی

آواز سنائی دی۔

"ریڈ روٹ سیکشن انچارج۔ ایک پتہ بتا رہا ہوں۔ فون نمبر بتاؤ"۔۔۔ عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔ دوسری طرف سے آپریٹر نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے اسے ٹاپ کالونی والا پتہ بتا دیا۔

"ایک منٹ سر۔ میں چیک کر کے بتا دیتا ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے آپریٹر نے کہا۔ اور پھر چند لمحوں بعد اس نے اسے نمبر بتا دیا۔

"شکریہ"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں تک بار بار گھنٹی بجتی رہی۔ پھر کسی ریسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی اور عمران پہچان گیا کہ بولنے والا کرسٹائن ہی ہے۔ حالانکہ نے اپنے طور پر صرف ایک لفظ ہی بولا تھا۔

"کرسٹینا بول رہی ہوں ڈیئر"۔۔۔ عمران نے کرسٹینا آواز میں بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"کرسٹینا تم۔۔۔ تم نے یہاں کیسے فون کر لیا۔ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا"۔۔۔ اس بار کرسٹائن بول پڑا۔ اس کے لہجے بے پناہ حیرت تھی۔

"میں نے ہیڈ کوارٹر فون کیا تھا تو وہاں سے مارکین نے بتایا

کہ تم کسی خفیہ مقام پر چلے گئے ہو۔ میں نے سوچا کہ تم لازماً ٹاپ ہلز کالونی والی کوٹھی میں ہی گئے ہو گے۔ چنانچہ میں نے انکوائری کو پتہ بتا کر فون نمبر پوچھ لیا۔ لیکن تم میرے پاس کیوں نہیں آئے"۔۔۔ عمران نے روٹھنے کے سے انداز میں کہا۔

"اوہ۔ میں ایک ضروری کام میں مصروف تھا۔ بہرحال اب میں آ رہا ہوں۔ ایک گھنٹے کے اندر پہنچ رہا ہوں"۔۔۔ کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"اوہ۔ اسے کوئی شک پڑ گیا ہے۔ چلو جلدی یہاں سے نکلو" عمران نے ریسیور رکھتے ہی تیز لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے واپس برآمدے کی طرف مڑ گیا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔ اور پھر چند لمحوں بعد ان کی کار یارک کالونی کا چوک کراس کرتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھ گئی۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اسے شک پڑ گیا ہے۔ جب کہ وہ تو کہہ رہا تھا کہ وہ یہیں آ رہا ہے"۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"اس کے بولنے کا انداز بتا رہا تھا اور پھر اس نے جس قدر جلدی آنے کی حامی بھری اور فون بند کر دیا۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ اسے شک پڑ گیا ہے۔ اگر اسے یہاں اتنی جلدی آنا ہوتا تو یقیناً وہ پہلے ہی آ جاتا"۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب وہاں چلنا ہے عمران صاحب۔ ٹاپ ہلز کالونی"۔۔۔ تنویر نے ایک چوک سے کار موڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ وہیں چلو۔ گو مجھے امید تو نہیں ہے کہ اب وہ وہاں ملے

بہرحال پھر بھی چیک کرنا ضروری ہے" ——— عمران نے جواب د
اور ٹرومین نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار کی رفتار پہلے
بڑھا دی۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد و
ٹاپ ہلز کالونی میں داخل ہو گئے۔ یہ پہاڑی علاقہ ضرور تھا
یہاں پہاڑیوں کی بجائے اونچے نیچے ٹیلے نما پہاڑیاں تھیں۔
یہاں موجود کوٹھیاں انہی ٹیلوں پر ہی بنائی گئی تھیں۔ میدانی علا
میں سڑکیں تھیں۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایک ٹیلے پر چڑھتی
چوٹی پر بنی ہوئی ایک چھوٹی لیکن جدید انداز کی کوٹھی کے پھاٹک
جا کر رک گئی۔ پھاٹک کے باہر ایک مشین گن سے مسلح آدمی کھ
تھا۔ جیسے ہی کار وہاں جا کر رکی وہ تیزی سے ٹرومین کی طرف بڑھ

"صاحب نے ہمیں وقت دیا ہوا ہے" ——— ٹرومین نے تح
لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں" ——— مسلح نوجوان
مودبانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ چند لمحو
پھاٹک کھل گیا اور ٹرومین کار اندر لے گیا۔ پورچ میں ایک
رنگ کی کار پہلے سے موجود تھی۔ ٹرومین نے کار اس کے قریب
روکی اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے راہداری سے
اور آدمی جس نے تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا نمودار ہوا اور ا
قریب آ گیا۔

"میرا نام آسٹن ہے اور میں منیجر ہوں فرمائیے" ——— اس آ
نے غور سے ان چاروں کو دیکھتے ہوئے مودبانہ لہجے میں کہ

"صاحب سے کہو کہ ایکریمیا سے اس کے دوست ملنے آئے
ہیں" ——— اس بار عمران نے کہا۔

"آیئے ادھر ڈرائنگ روم میں تشریف رکھیئے۔ میں انہیں
اطلاع دیتا ہوں" ——— منیجر نے مودبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ
انہیں لے کر برآمدے کی سائیڈ میں موجود ایک بڑے ڈرائنگ
روم میں آ گیا۔ ڈرائنگ روم بڑے خوب صورت انداز میں سجا
ہوا تھا۔

"تمہارے صاحب رووٹ کے چیف ہیں ناں" ——— اچانک
ایک خیال کے آتے ہی عمران نے اس منیجر سے پوچھا۔

"یس سر ——— چیف کرسٹائن" ——— منیجر نے جواب دیا۔
اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ منیجر کمرے سے باہر نکل گیا۔
چند لمحوں بعد اندرونی دروازہ کھلا اور وہ سب چونک کر اٹھ کھڑے
ہوئے۔ کیونکہ دروازے سے واقعی کرسٹائن اندر داخل ہو رہا تھا۔
اس کے جسم پر ایک قیمتی سوٹ تھا اور ہاتھ میں سگریٹ ہولڈر جس
کے آگے لگا ہوا سگریٹ جل رہا تھا۔

"میرا نام کرسٹائن ہے۔ آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں۔
آپ سے پہلے تو تعارف نہیں ہے۔ اور پھر آپ کو کیسے علم ہوا کہ میں
یہاں ہوں" ——— کرسٹائن کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔
وہ واقعی بڑا حیران سا نظر آ رہا تھا۔

"ہمیں لارڈ رابنسن کی بیوی مسز روزی رابنسن نے آپ کے پاس
بھیجا ہے۔ اور ہم جس پیشے سے وابستہ ہیں اس کے لئے کسی کا

کھوج نکال لینا اور خاص طور پر آپ جیسی مشہور شخصیت کا۔ کو
مشکل کام نہیں ہے" ـــــ عمران نے جواب میں گفتگو کا آغا
کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ مسز رابنسن نے اور میرے پاس۔ جی فرمایئے
تو دلیسٹرن کارمن کے انتہائی معزز افراد میں سے ہیں" ـــــ
کرسٹائن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مسز رابنسن کا کہنا ہے کہ اگر آپ لارڈ رابنسن کو رہا کرد
تو وہ اس بات کی ضمانت دیتی ہیں کہ ٹاپ پرائز کا فیصلہ آپ
کے کہنے کے مطابق ہو جائے گا" ـــــ عمران نے بڑے سنجید
لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ تو یہ مسئلہ ہے۔ لیکن آپ نے مینیجر آسٹن سے تو کہ
کہ آپ ایکریمیا سے تشریف لائے ہیں اور یہ بھی مجھے معلو
کہ مسز رابنسن آج کل ایکریمیا میں ہی ہیں۔ لیکن آپ تو مجھے
لگ رہے ہیں۔ پھر آپ کا رابطہ مسز رابنسن سے کیسے ہو گیا
کرسٹائن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے بتایا تو ہے کہ ہمارا تعلق ایک مخصوص پیشے سے
اور آپ اس پیشے کو اچھی طرح سمجھتے ہیں اس لئے ایسے سوا
میں اپنے آپ کو مت الجھائیں" ـــــ عمران نے منہ بنا
ہوئے جواب دیا۔

" یہ بات میں اس لئے پوچھ رہا ہوں۔ آخر اس بات کی کیا ض
ہو سکتی ہے کہ آپ واقعی مسز رابنسن کے نمائندے ہیں"۔

کرسٹائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ کی مسز رابنسن سے فون پر بھی بات کرائی جا سکتی ہے
اور ملاقات بھی کرائی جا سکتی ہے۔ لیکن پہلے آپ اس آفر کے
متعلق ہاں یا نہیں میں کوئی جواب تو دیں تاکہ بات آگے بڑھائی
جا سکے" ـــــ عمران نے ماہر سفارت کار کی طرح بات کرتے
ہوئے کہا۔

" اگر میرا جواب ناں میں ہو تو پھر......" ـــــ کرسٹائن
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تو پھر ہم مسز رابنسن سے کئے گئے اپنے معاہدے کے
دوسرے حصے پر عمل کرنے کے پابند ہوں گے" ـــــ عمران نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

" دیکھیں مسٹر......" ـــــ کرسٹائن نے اس بار قدرے
مشتعل سے لہجے میں کہا۔

" جوزف" ـــــ عمران نے کاغذات کے مطابق اپنا نام
بتاتے ہوئے کہا۔

" مسٹر جوزف۔ میں روٹ کا سربراہ ہوں اور روٹ ایک
سرکاری ایجنسی ہے۔ اور آپ جیسے لوگوں کا کسی سرکاری ادارے
کے سربراہ کے پاس آ کر اس طرح کی دھمکی آمیز گفتگو کرنا جرم
بھی ہو سکتا ہے اور آپ کو اس جرم کی سزا بھی مل سکتی ہے" ـــــ
کرسٹائن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" آپ کی بات درست ہے مسٹر کرسٹائن۔ لیکن ہم تو آپ

کے فائدے کے لئے بات چیت کر رہے ہیں۔ ہمیں مسز رابنر
بتایا ہے کہ آپ ان سے اور لارڈ رابنسن سے صرف اس لئے نا
ہیں کہ لارڈ رابنسن آپ کے کہنے کے مطابق اپنا فیصلہ نہیں
رہے۔ اگر آپ کی مرضی کے مطابق فیصلہ ہو جانے کی آپ کو ضمانت
دے دی جائے تو میرا خیال ہے آپ کی ناراضگی ختم ہو جا
چاہیئے۔ اس لئے ہماری بات دھمکی قرار ہی نہیں دی جا
عمران نے بڑے مطمئن سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا
" ٹھیک ہے۔ مجھے آپ لوگوں کی تجویز منظور ہے لیکن ا
شرط یہ کہ مسز رابنسن خود مجھ سے بات کریں اور دوسری شر
کہ جب تک لارڈ رابنسن فیصلے کا سرکاری طور پر اعلان نہ
گے اس وقت تک مسٹر رابنسن اور ان کے دونوں بچے
تحویل میں رہیں گے" ——— کرسٹائن نے اس بار مسکرا
ہوتے کہا۔
" او۔ کے۔ آپ کی دونوں شرطیں قابل عمل ہیں لیکن ا
کے لئے ضروری ہے کہ پہلے آپ لارڈ رابنسن سے ہمیں ملو
تاکہ ہمیں یقین ہو جائے۔ کہ لارڈ رابنسن ابھی زندہ ہیں"—
عمران نے جواب دیا۔
" نہیں۔ پہلے آپ میری پہلی شرط پوری کرائیں پھر لارڈ
کو آپ کے سامنے لایا جائے گا۔ آپ مجھے مسز رابنسن
نمبر بتائیں میں آپ کے سامنے ان سے بات کرتا ہوں"
کرسٹائن نے بڑے حتمی سے لہجے میں کہا۔

" لیکن اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ لارڈ رابنسن زندہ بھی ہیں
اور آپ کے قبضے میں ہیں" ——— عمران نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔
اور پھر اس سے پہلے کہ کرسٹائن عمران کی کسی بات کا جواب
دیتا کمرے کا بیرونی دروازہ کھلا اور ایک ٹھوس جسم کا مشین گن
بردار نوجوان اندر داخل ہوا۔
" باس یہ لوگ آسانی سے مادام رابنسن کا پتہ نہ بتائیں گے
آپ انہیں ہم پر چھوڑ دیں" ——— آنے والے نے انتہائی
کرخت لہجے میں کہا۔
" یہ سالٹر ہے۔ رونٹ کے ایکشن گروپ کا انچارج" ———
کرسٹائن نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" ہو گا۔ لیکن ہماری بات چیت تو آپ سے ہو سکتی ہے۔ اس
سے نہیں۔ اسے آپ واپس بھیج دیں" ——— عمران نے منہ
بناتے ہوئے جواب دیا۔
" او۔ کے سالٹر۔ واقعی تمہاری بات درست ہے" ———
کرسٹائن نے یک لخت ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔
اسی لمحے سائیڈوں کی دو دیواریں درمیان سے ہٹیں اور چار مشین
گنوں سے مسلح افراد بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ لیکن
عمران اور اس کے ساتھی اُسی طرح مطمئن انداز میں بیٹھے رہے۔
" اس کا مطلب ہے کہ آپ اپنے پہلے ہی معاہدے سے انکار
کر رہے ہیں۔ اگر واقعی ایسا ہے تو پھر آئندہ جو ہو گا اس کی

ذمہ داری ہم پر نہ ہوگی" ـــــ عمران نے اُسی طرح صوفے بیٹھے بیٹھے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"تم واقعی اچھے اداکار ہو مسٹر علی عمران۔ اگر ہمیں پہلے تمہارے متعلق معلوم نہ ہوتا تو تم واقعی اپنی اداکاری سے شک میں ڈال دیتے۔ لیکن تمہیں شاید معلوم نہیں ہے کہ تم نے کرسٹینا کی کوٹھی سے ہیڈ کوارٹر کال کیا تو ہیڈ کوارٹر موجود ماسٹر کمپیوٹر نے فوراً بتا دیا کہ دوسری طرف سے با کرنے والی کرسٹینا نہیں ہے۔ اس پر کرافٹ فوری حرکت گیا اس کے بعد تم نے مجھے کال کیا۔ لیکن تمہیں شاید معلوم نہ تھا کہ کرسٹینا اور میرے درمیان کس انداز میں گفتگو ہوتی اور خاص طور پر ہم ایک دوسرے سے بات کرتے ہوئے کیا خصوصی الفاظ روٹین میں استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ میں ہی سمجھ گیا کہ یہ کال کرسٹینا کی طرف سے نہیں ہو سکتی۔ چنانچ نے کال بند کر کے کرافٹ سے بات کی تو معلوم ہوا کہ کرافٹ سالٹر کو ایکشن گروپ سمیت تمہارے شکار کے لئے بھیج دیا۔ لیکن میں نے اُسے حکم دے دیا کہ تمہیں زندہ گرفتار کیا جا تاکہ تم سے لارڈ رابنسن کو حاصل کیا جا سکے۔ کیونکہ سر چنگ سیکشن کی بے پناہ کوششوں کے باوجود تمہارا اور لارڈ را کا پتہ نہ چل رہا تھا۔ چنانچہ تمہیں کرسٹینا کی کوٹھی کے باہر چی کر لیا گیا پھر انتہائی محتاط انداز میں تمہارا تعاقب شروع کر میرا رابطہ مسلسل سالٹر سے رہا۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ تم

رخ ٹاپ ہلز کالونی کی طرف ہے تو میں نے فوراً منصوبہ بندی کر لی اور نتیجہ یہ کہ تم یہاں میرے سامنے موجود ہو۔ اگر ہم چاہتے تو کسی بھی وقت تمہاری کار پر بم یا میزائل فائر کر کے تم سب کے ٹکڑے اڑا دیئے جاتے۔ لیکن ہمیں لارڈ رابنسن کو بھی تم سے حاصل کرنا ہے۔ اور اس کی بیوی اور بچوں کو بھی۔ تاکہ میں اپنے اصل مقصد میں حتمی طور پر کامیاب ہو سکوں۔ میں نے کوشش کی کہ تم شاید بات چیت کے دوران میری بات مسز رابنسن سے کرا دو تاکہ ہمیں اس جگہ کا علم ہو سکے جہاں وہ موجود ہے۔ لیکن میرا خیال غلط ثابت ہوا کہ تم چکر میں آ جاؤ گے اس لئے مجبوراً سالٹر کو سامنے آنا پڑا" ـــــ کرسٹائن نے بڑے مطمئن انداز میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے تمہاری ساری باتیں سن لی ہیں۔ لیکن ایک بات تو بتاؤ کرسٹائن کہ آخر تم اپنی اس بات پر کیوں بضد ہو کہ ٹاپ پرائز کا فیصلہ ڈاکٹر گراہم کے ہی حق میں ہو۔ کیا تم یہ بات برداشت کر سکتے تھے کہ اگر واقعی فیصلہ ڈاکٹر گراہم کے حق میں ہو رہا ہوتا اور کوئی اس فیصلے کو ڈاکٹر زبیری کے حق میں بدلوانا چاہتا تو تمہارا کیا رد عمل ہوتا۔ اس بین الاقوامی پرائز کو آخر تم غیر جانبدار کیوں نہیں رہنے دیتے۔ اس طرح بھی تو ویسٹرن کارمن کی عزت میں اضافہ ہی ہوگا۔ کیونکہ بہرحال ٹاپ پرائز ٹرسٹ کا ہیڈ کوارٹر ویسٹرن کارمن میں ہی ہے۔ کیا ڈاکٹر گراہم تمہارا عزیز ہے" ـــــ عمران نے بھی اسی طرح مطمئن لہجے میں جواب دیتے

ہوئے کہا۔ لیکن اس بار بات کرتے ہوئے چونکہ کرسٹائن کا
آپ سے تم پر آگیا تھا اس لئے عمران نے بھی وہی انداز اپنا لیا
تھا۔

"ڈاکٹر گراہم میرا عزیز نہیں ہے۔ عزیز ہونا تو ایک طرف
میں نے تو آج تک اس کی شکل بھی نہیں دیکھی لیکن میں یہ پیا
اس بار ویسٹرن کارمن کے لئے حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اور
فطرت میں شامل ہے کہ میں جو چاہتا ہوں وہی حاصل بھی کرتا
ہوں"۔۔۔۔ کرسٹائن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو ایک اور بات طے کر لیتے ہیں۔ تم ڈاکٹر گراہم سے
بات کر لو۔ اور اُسے بتا دو کہ تم زبردستی اس کے لئے ٹاپ پر
حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اگر وہ رضامند ہو جائے تو ٹھیک
میں ذمہ داری دیتا ہوں کہ لارڈ رابنسن کا ووٹ تمہارے
میں جائے گا۔ لیکن اگر ڈاکٹر گراہم خود رضامند نہ ہو تو پھر
تمہاری اخلاقی ذمہ داری ہے کہ تم درمیان سے ہٹ جا
اور یہ بھی بتا دوں کرسٹائن کہ تمہارا یہ سالٹر اور تمہارے
یہ آدمی ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ ہمیں پارک کالونی
نکلتے ہی اپنے تعاقب کا علم ہو گیا تھا۔ اور مجھے یہ بھی احس
ہو گیا تھا کہ تمہیں شک پڑ چکا ہے۔ اور اگر میں چاہتا تو
میں سے باہر آنے سے پہلے تمہاری عورت کی کھوپڑی گولی
اڑا دیتا اور تعاقب کرنے والی کاریں بھی اپنے آدمیوں
سمیت صفحہ ہستی سے غائب ہو جاتیں اور تمہاری یہ کوٹھی بھی ا

میں اس ٹیلے سمیت جس پر یہ کوٹھی بنی ہوئی ہے روئی کے گالوں کی
طرح تم سمیت اڑ جاتی۔ لیکن میں نے سوچا کہ ایک بار تم سے براہ
راست بات چیت کر کے دیکھ لیا جائے۔ ہو سکتا ہے کوئی اچھا نتیجہ
برآمد ہو جائے۔ اس لئے اب آخری چارہ کار کے طور پر میں نے یہ
پیش کش تمہیں کی ہے۔ میں ڈاکٹر گراہم کو نہیں جانتا۔ اس کے
باوجود میں نے اعتماد سے یہ پیش کش کر دی ہے۔ آگے تمہاری
مرضی۔ لیکن یہ سن لو کہ تمہاری اپنی زندگی اس ٹاپ پرائز سے
بہرحال زیادہ قیمتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح مطمئن لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم درست کہہ رہے ہو۔ کہ اگر ڈاکٹر گراہم رضامند ہو
جائے تو تم لارڈ رابنسن کو اس کے حق میں ووٹ دینے پر رضامند
کر لو گے"۔۔۔۔ کرسٹائن نے قدرے مسرت بھرے لہجے میں
کہا۔

"ہاں۔ میں نے وعدہ کیا ہے اور میں ہمیشہ اپنا وعدہ نبھاتا ہوں"
عمران نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ مجھے منظور ہے۔ میں ابھی بات کرتا ہوں۔ اتنا بڑا
انعام ایک آدمی کو مل رہا ہو۔ وہ اسے کیسے چھوڑ سکتا ہے"۔۔۔۔
کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے
زور سے تالی بجائی۔ دوسرے لمحے دروازے سے وہی منیجر نما
آدمی اندر داخل ہوا۔

"لاؤڈر نون لے آؤ"۔۔۔۔ کرسٹائن نے کہا اور منیجر خاموشی

سے واپس چلا گیا۔ سالٹر ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔ اس
عمران اور کرسٹائن کے درمیان ہونے والی بات چیت میں
مداخلت نہ کی تھی۔ البتہ مشین گن اس کے ہاتھ میں بہرحال
بھی تھی۔ عمران کے ساتھی بھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ ا
نے شروع سے لے کر اب تک کسی قسم کی کوئی مداخلت نہ کی تھ
لیکن ان سب کے چہروں پر ویسا ہی اطمینان تھا جیسا عمر
چہرے پر نظر آ رہا تھا ـــــ حالانکہ وہ اس وقت پانچ مش
گنوں کی زد میں تھے۔ اور جس انداز میں یہ مشین گنیں ان ک
موجود تھیں۔ بظاہر ان کے بچ نکلنے کا ایک فیصد چانس
نہ آتا تھا۔

کرسٹائن دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔ چند لمحوں بعد
واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بڑا فون سیٹ موجود
اس نے فون سیٹ کرسٹائن کے سامنے میز پر رکھا او
سلسلہ ایک سائیڈ پر دیوار میں لگے ہوئے پلگ سے جوڑ
اور پھر وہ اسی طرح خاموشی سے باہر نکل گیا۔

"میں نے لاؤڈر فون سیٹ اس لئے منگوایا ہے تاکہ تم
کانوں سے ڈاکٹر گراہم کا جواب سن سکو" ـــــ کرسٹا
رسیور اٹھاتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن تمہیں گراہم کو ساری بات واضح
بتانی ہو گی" ـــــ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے
کرسٹائن نے رسیور اٹھا کر انکوائری کے نمبر پریس ک

"یس۔ انکوائری پلیز" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اونچی
آواز لاؤڈر سے نکلی۔

"چیف آف روٹ کرسٹائن سپیکنگ" ـــــ کرسٹائن نے
انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر" ـــــ دوسری طرف سے بولنے والے
کا لہجہ اس طرح گھبرایا ہوا تھا جیسے اس نے مجسم موت کو اپنے
سامنے دیکھ لیا ہو۔

"سپر لیبارٹری کا نمبر بتاؤ" ـــــ کرسٹائن نے اسی طرح
تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اور آپریٹر نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے
بعد نمبر بتا دیا۔ کرسٹائن نے بغیر کوئی لفظ بولے کریڈل دبا کر رابطہ
ختم کیا اور پھر آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع
کر دیئے۔

"سپر لیبارٹری" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔

"چیف آف روٹ کرسٹائن سپیکنگ۔ ڈاکٹر گراہم سے
بات کراؤ" ـــــ کرسٹائن کا لہجہ اسی طرح سخت اور بے پناہ
کھردرا تھا۔

"ڈاکٹر گراہم۔ وہ تو اس وقت ڈیوٹی پر ہیں سر۔ اور وہاں
فون نہیں ہے" ـــــ دوسری طرف سے انتہائی بوکھلائے ہوئے
لہجے میں کہا گیا۔

"جہاں بھی ہو۔ اس سے بات کراؤ۔ فوراً نانسنس" ـــــ کرسٹائن

نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔
"یس سر۔ میں ان کے سیکشن چیف ڈاکٹر آرنلڈ سے کا
دیتی ہوں وہ انہیں بلوا کر آپ سے بات کرا دیں گے"۔۔۔ د
طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔
"ہیلو۔ ڈاکٹر آرنلڈ بول رہا ہوں"۔۔۔ چند لمحوں بعد فو
سے ایک حیرت بھری آواز سنائی دی۔
"ڈاکٹر آرنلڈ۔ میں کرسٹائن بول رہا ہوں چیف آف ر
فوراً ڈاکٹر گراہم کو بلا کر میری بات کراؤ۔ ابھی اور اسی و
سمجھے"۔۔۔ کرسٹائن کا لہجہ اُسی طرح تحکمانہ تھا۔ جیسے
بڑے سائنسدان سے بات کرنے کی بجائے کسی چپڑاسی
بات کر رہا ہو۔
"بہتر جناب۔ ہولڈ آن کیجئے جناب"۔۔۔ دوسری طر
ڈاکٹر آرنلڈ کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور پھر تقریباً
منٹوں تک فون پر خاموشی طاری رہی۔ اس کے بعد ایک
آواز سنائی دی۔ لہجے سے معلوم ہوتا تھا کہ بولنے والا اد
ہے۔
"ڈاکٹر گراہم۔ میں چیف آف روٹ کرسٹائن بول
کرسٹائن نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔
"جی فرمائیے"۔۔۔ ڈاکٹر گراہم نے جواب دیتے ہو
"ڈاکٹر گراہم۔ آپ ویسٹرن کارمن کے مایہ ناز سائن
ہیں۔ اور آپ کی انسانی ذہنی خلیات پر ریسرچ کی وجہ سے

سال سائنس میں ٹاپ پرائز کے لئے آپ کا نام بھی ٹاپ پرائز کی
کمیٹی میں رکھا گیا ہے۔ لیکن آپ کے مقابلے میں گریٹ لینڈ کا
ڈاکٹر زبیری بھی ہے۔ جو کہ دراصل پاکیشیا جیسے پس ماندہ ملک
کا شہری ہے۔ میری معلومات کے مطابق ٹاپ پرائز کی حتمی کمیٹی
کے آٹھ ممبران میں سے چار نے آپ کے حق میں ووٹ دیئے
ہیں۔ جب کہ چار نے ڈاکٹر زبیری کے حق میں ووٹ دیئے ہیں۔
اور اب فیصلہ ٹاپ پرائز کے ٹرسٹ کے چیئرمین لارڈ رابنسن نے
کرنا ہے۔ لارڈ رابنسن خود کوئی سائنسدان نہیں ہے۔ وہ ایک
عام سا نوجوان ہے۔ ہو سکتا ہے۔ وہ غلط فیصلہ کرتے ہوئے
ڈاکٹر زبیری کے حق میں فیصلہ کر دے۔ اس صورت میں آپ کو
ملنے والا یہ بین الاقوامی اعزاز خواہ مخواہ ڈاکٹر زبیری کے حق میں
چلا جائے گا۔ اگر آپ کہیں تو میں لارڈ رابنسن سے بات کر کے
آپ کے حق میں فیصلہ کرا دوں۔ کیونکہ لارڈ رابنسن ویسٹرن کارمن
کا ہی باشندہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس عظیم انعام کو حاصل
کر کے ضرور خوش ہوں گے"۔۔۔ کرسٹائن نے بات تو
واضح کر دی تھی لیکن ایسے انداز میں کہ ڈاکٹر گراہم انکار نہ کر سکے۔
"مجھے ایسا بین الاقوامی اعزاز حاصل کر کے ضرور مسرت ہوتی
جناب۔ اور مجھے یقین بھی تھا کہ فیصلہ میرے ہی حق میں ہو گا۔ لیکن
ڈاکٹر زبیری نے پچھلے دنوں ایک لڑکی مس عرشیہ جو کہ ذہنی خلیات
کی ایک انتہائی پیچیدہ بیماری میں مبتلا تھی کا ایسا آپریشن کیا ہے۔
اس کی کامیابی نے مجھے بھی حیران کر دیا ہے۔ اور اس آپریشن

کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر زبیری انسانی ذہنی خلیات پر ریسر
میں مجھ سے کہیں آگے ہیں۔ مس عرشیہ ایک ایسا کیس تھا
ہم دونوں کے لئے انتہائی پیچیدہ تھا۔ اور آپریشن سے پہلے
دونوں کے درمیان اس کیس کے بارے میں تفصیلی بات چیت
ہوتی رہی تھی۔ اس وقت ہم دونوں کا یہی خیال تھا کہ مس عرشیہ
کے آپریشن کی کامیابی کا ایک فیصد بھی چانس نہیں ہے لیکن
ڈاکٹر زبیری نے اپنی ایڈوانس ریسرچ کے مطابق اس پر ایک
حیرت انگیز تجربہ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس تجربے پر بھی انہوں
نے مجھ سے بات چیت کی۔ میرے نقطہ نظر سے اس تجربے
کامیابی مشکوک تھی لیکن ڈاکٹر زبیری پُر امید تھے۔ پھر اس لڑ
یہ تجربہ کیا گیا۔ ڈاکٹر زبیری کا کوئی دوست پاکیشیا میں ہے
اس کی مدد سے ڈاکٹر زبیری نے یہ حیرت انگیز تجربہ کیا۔ ا
واقعی تجربہ بے حد کامیاب رہا۔ اس کے بعد ڈاکٹر زبیری
نے مس عرشیہ کا آپریشن کیا۔ اور مس عرشیہ کا یہ آپریشن
فیصد کامیاب ہو گیا۔ اس تجربے اور آپریشن کی کامیابی
اس بات کو حتمی طور پر ثابت کر دیا کہ ڈاکٹر زبیری ہر لحاظ سے
مخصوص ریسرچ میں مجھ سے بہت آگے ہیں۔ اور یہ بھی بتا دوں
جناب کہ لارڈ ڈابنسن نے مجھ سے ذاتی طور پر ملاقات کی تھی
اور ڈاکٹر زبیری کی ریسرچ کے بارے میں انہوں نے اس
موضوع پر دنیا کے بہترین سائنسدانوں سے پہلے بھی بات
ہوئی تھی۔ اور مجھے یہ دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی تھی کہ انہیں

ریسرچ کے بارے میں بے پناہ معلومات حاصل تھیں۔ اور اس
آپریشن کے بارے میں بھی بات چیت ہوئی۔ اور میں نے خود
ان کے سامنے یہ تسلیم کیا تھا کہ ڈاکٹر زبیری کی ریسرچ مجھ
سے کہیں زیادہ آگے ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ فیصلہ ڈاکٹر
زبیری کے حق میں ہی ہونا ہے۔ اور میرے خیال میں یہی فیصلہ
درست بھی ہوگا" ۔۔۔ ڈاکٹر گراہم نے تفصیل سے بات کرتے
ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ نہیں چاہتے کہ یہ ٹاپ پرائز ولیسٹرن
کارمن کو ملے" ۔۔۔ کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہ ولیسٹرن کارمن۔ گریٹ لینڈ یا پاکیشیا کا مسئلہ نہیں ہے
جناب۔ اور نہ ہی ملکوں کی بنیاد پر یہ انعام دیا جاتا ہے۔ یہ
انعام شروع سے ایسی ریسرچ پر دیا جاتا ہے جس سے انسانیت
کو کوئی انقلابی فائدہ ہو سکے۔ اور میرا خیال ہے کہ مس عرشیہ
کے کامیاب آپریشن سے پوری انسانیت کی فلاح کے لئے ایک
انقلابی راستہ کھل گیا ہے۔ اس لئے اس انعام پر صحیح معنوں
میں ڈاکٹر زبیری کا ہی حق ہے۔ اب یہ اور بات ہے کہ ٹاپ
پرائز ٹرسٹ والے کیا فیصلہ کرتے ہیں۔ یہ بہرحال ان کا مسئلہ
ہے۔ میرا یا ڈاکٹر زبیری کا نہیں ہے۔ لیکن اگر انہوں نے میرے
حق میں فیصلہ کیا تو میں خود یہ اعلان کر دوں گا کہ اس پر حق ڈاکٹر
زبیری کا ہے۔ میں از خود اس سے دستبرداری کا اعلان کر دوں
گا" ۔۔۔ ڈاکٹر گراہم نے کہا۔ اور کرسٹائن کا چہرہ غصے کی

شدت سے سرخ پڑ گیا۔

"آپ کی یہ بات دلیسٹرن کارمن سے غداری کے مترادف
ہے ڈاکٹر گراہم۔ اس لئے آپ کو یہ انعام لینا ہو گا ہر صورت
میں ہر قیمت پر"۔۔۔ کرسٹائن نے غصے سے چیختے ہوئے
اور اس کے ساتھ ہی دھڑام سے اس نے ریسیور کریڈل پر

"نانسنس۔ احمق۔ فول"۔۔۔ کرسٹائن نے انتہائی
سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کرسٹائن۔ ڈاکٹر گراہم عظیم آدمی ہے۔ اور اس کی اس
نے اس کی عظمت میرے دل میں بڑھا دی ہے۔ اور یہ بھی
دوں کہ ڈاکٹر گراہم کی یہ بات سننے کے بعد میں نے بھی یہ ف
کیا ہے کہ اس بار یہ انعام ڈاکٹر گراہم اور ڈاکٹر زبیری د
کو مشترکہ طور پر ملے گا۔ ویسے بھی حتمی کمیٹی کے ووٹ برابر
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ایسا ناممکن ہے۔ انعام ڈاکٹر گراہم کو ہی ملے
اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر ڈاکٹر گراہم نے انکار کیا تو میں
اپنے ہاتھوں گولیوں سے اڑا دوں گا۔ ہاں۔ میرا کسی ریس
وغیرہ سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔۔۔ کرسٹائن نے غ
سے چیختے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم دنیا کے سب سے احمق آد
میں نے اب تک یہ ساری باتیں اس لئے کی تھیں کہ شاید
اندر عقل کی کوئی رمق موجود ہو۔ لیکن اب تمہاری بات سن کر

اس حتمی نتیجے پر پہنچا ہوں کہ تم جیسے احمق آدمی کا اتنے بڑے
عہدے پر فائز ہونا پورے دلیسٹرن کارمن کی بدقسمتی ہے۔
اور دلیسٹرن کارمن کو اس بدقسمتی سے ہمیشہ کے لئے نجات ملنی
ہی چاہئے"۔۔۔ عمران نے بھی اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"سالٹر۔ اڑا دو۔ انہیں گولیوں سے اڑا دو"۔۔۔ کرسٹائن
نے یک لخت اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے چیخ کر کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ کرسٹائن کا فقرہ ختم ہوتا عمران اور اس
کے سارے ساتھی بیک وقت اپنی جگہوں سے اچھلے اور کمرہ
مشین گنوں کی ریٹ ریٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔

سرچنگ سیکشن کے انچارج ٹونی کی کار خاصی تیز ر
سے اس زرعی فارم کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ جہاں سے ا
ایک جیپ اڑائے جانے اور پھر بعد میں قریبی کھیتوں میں کھ
ملنے کی اطلاع ملی تھی۔ وہ ویگن جو کھری سٹار ہوٹل کے سا
پبلک پارکنگ سے چوری ہوئی تھی۔ وہ بھی اسی زرعی فارم
قریب سے ہی ملی تھی۔ اس لئے ٹونی کو یقین تھا کہ یہ جیپ عمرا
اور اس کے ساتھیوں نے ہی اڑائی ہو گی اور پھر کسی جگہ پہنچ کر ا
نے جیپ واپس پہنچا دی ہو گی تاکہ ان کا سراغ نہ لگایا جا
لیکن اُسے یقین تھا کہ وہ سرچنگ کے جدید ترین آلات کی م
سے اس جگہ کا پتہ چلا لے گا۔ سرچنگ کے معاملات میں ا
نے نہ صرف خصوصی تربیت حاصل کر رکھی تھی بلکہ اس کے پاس
ایسے مخصوص آلات بھی موجود تھے۔ جن سے انہیں خاصی مد

تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار اس جگہ پہنچ گئی جہاں وہ جیپ موجود
تھی۔ سرچنگ سیکشن کے دو افراد جیپ کے قریب کھڑے تھے۔
"کچھ پتہ چلا رابرٹ کہ جیپ کون لے گیا تھا"۔۔۔ ٹونی نے
کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔
"یہی معلوم ہوا کہ ایک لمبا چوڑا آدمی اسے چلاتا ہوا دیکھا
گیا ہے۔ بس اس سے زیادہ معلوم نہیں ہو سکا"۔۔۔ رابرٹ
نے جواب دیا اور ٹونی سر ہلاتا ہوا جیپ کی طرف مڑ گیا۔ اس
نے جھک کر جیپ کے ٹائروں کو دیکھنا شروع کر دیا کافی دیر
تک وہ بغور ٹائر کو دیکھتا رہا۔ پھر وہ رابرٹ سے مخاطب ہوا۔
"میری کار میں سے ارتھ چیکنگ مشین اٹھا لاؤ"۔۔۔ ٹونی
نے رابرٹ سے کہا۔ اور رابرٹ تیزی سے اس کی کار کی طرف
بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں
ایک بڑا سا ڈبہ تھا۔ جس کے ساتھ پلاسٹک کا بنا ہوا ایک
بگل سا فٹ تھا۔ یہ ہوا کی مدد سے مٹی کو کھینچنے والا آلہ تھا۔ ٹونی
نے ڈبہ زمین پر رکھا اور اس بگل نما حصے کو اس نے ٹائر کے
ایک حصے پر فٹ کر دیا جو ٹائر کے ابھرے ہوئے حصوں کی
وجہ سے پوری طرح اس کے ساتھ فٹ ہو گیا۔ ٹونی نے آلے
پر لگے ہوئے بہت سے بٹن دبائے تو ڈبے کی سطح پر ایک
چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی ایک سرخ
رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ اور بلب کے جلتے ہی
مشین نے ٹائر کے اس حصے پر جہاں وہ بگل نما آلہ فٹ تھا مٹی

کے ذرات اپنی طرف کھینچنے شروع کر دیئے ۔ چند لمحوں بعد بلب
بجھ گیا ۔ اس کا مطلب تھا کہ ٹائر کے اس حصے پر جس پر وہ
بگل نما آلہ فٹ تھا ۔ مٹی کا ایک ایک ذرہ اس ڈبے کے
اندر پہنچ چکا ہے ۔ اب ڈبے کے اندر سے ہلکی ہلکی گھر گھر
کی آوازیں سنائی دینے لگیں پھر وہ بلب دوبارہ جل اٹھا
لیکن اس بار اس کا رنگ سبز تھا ۔ اور وہ مسلسل جل رہا تھا
اس کے ساتھ ہی سکرین روشن ہو گئی ۔ اور پھر اس پر باری باری
دارالحکومت اور اس کے نواحی علاقوں کے نام ٹائپ ہو کر سا
آنے لگے ۔ ایک نام سامنے آتا اور پھر اوپر جا کر رک جاتا پھر
دوسرا نام ٹائپ ہوتا اور اوپر والے کے ساتھ جا کر رک جا
پانچ نام اس طرح ٹائپ ہوئے ۔ اور اس کے ساتھ ہی سبز ر
کا بلب بجھ گیا ۔ اب سکرین پر صرف پانچ نام روشن نظر آ ر
تھے ۔ ان میں سے ایک نام تو اس علاقے کا تھا جہاں یہ جیپ
موجود تھی ۔ دو نام شہر کے اندرونی علاقے کے تھے ۔ ایک
اس علاقے کا تھا جہاں گرین مارکیٹ تھی ۔ دو نام دیگر نوا
علاقوں کے تھے جن میں سے ایک تو یہاں سے قریب ترین
تھا جب کہ دوسرا علاقہ جاداک تھا جس کا فاصلہ یہاں سے
تقریباً چالیس پینتالیس کلومیٹر تھا ۔ اور جاداک کے ساتھ
گول دائرے کا ایک نشان بھی موجود تھا ۔ اور اس نشان کو
ہی ٹونی کے چہرے پر مسکراہٹ سی ابھر آئی ۔ اس نشان کا
تھا کہ آخری بار جیپ نے جاداک کا سفر کیا تھا ۔ اس ن

کا مطلب یہی تھا کہ موجودہ علاقے کی مٹی کی تہہ کے نیچے جاداک
کے علاقے والی مٹی کی تہہ تھی اور باقی تہیں اس سے نیچے کی تھیں
یہ ڈبہ دراصل ایک جدید ترین کمپیوٹر مشین تھی ۔ جس میں
دارالحکومت اور اس کے گرد تقریباً سو میل کے دائرے کے
اندر موجود علاقوں کی مٹی کے کمپیوٹرائزڈ تجزیے فیڈ کئے گئے
تھے ۔ اور بگل نما حصے سے جس انداز میں مٹی کے ذرات اس
کمپیوٹر کے اندر داخل ہوتے تھے ۔ کمپیوٹر ان کا فوری طور پر
تہہ در تہہ تجزیہ کر کے رزلٹ دے دیتا تھا ۔ اور کمپیوٹر کے
تجزیے کے مطابق یہ جیپ جاداک کے علاقے کا چکر لگا کر واپس
آئی تھی ۔

" اگر وہ لوگ اس جیپ پر فرار ہوئے ہیں تو پھر لازماً وہ جاداک
میں چھپے ہوئے ہیں " ۔۔۔ ٹونی نے کمپیوٹر آف کر کے اٹھ کر
کھڑے ہوتے ہوئے کہا ۔

" جاداک تو چھوٹا سا قصبہ ہے وہاں سے آسانی سے معلوم ہو
جائے گا کہ یہ جیپ کہاں گئی ہے " ۔۔۔ رابرٹ نے جواب
دیا ۔

" مشین لے آؤ ۔ اب ہمیں جاداک جا کر چیکنگ کرنی ہو گی " ۔
ٹونی نے واپس اپنی کار کی طرف مڑتے ہوئے کہا ۔ اور رابرٹ
نے جھک کر بگل نما حصے کو ٹائر سے علیحدہ کر لیا ۔ ٹائر کا وہ حصہ
جہاں یہ بگل نما حصہ فٹ تھا باقی ٹائر کی نسبت اس طرح چمکنے لگا
تھا جیسے یہ حصہ نئے سرے سے بنایا گیا ہو ۔ بالکل صاف اور

چمکدار نظر آرہا تھا۔ بگل ہٹا کر رابرٹ نے اس کے دو بٹن دبا
تو اس بگل نما حصے میں سے مٹی کی پھوار سی باہر نکلی اور پھر مش
بند ہو گئی۔ اس کا مطلب تھا کہ جو مٹی اندر کھینچی گئی تھی وہ اب
باہر نکال دی گئی ہے۔ رابرٹ اور اس کا ساتھی ایک طرف کھ
اپنی کار کی طرف بڑھ گئے۔

جاراک قصبے پہنچ کر انہوں نے تحقیقات کا آغاز کر دیا
مختلف لوگوں سے اس جیپ کا رنگ، ماڈل اور دیگر تفصیلا
پوچھتے پوچھتے آخر کار وہ ایک ایسے آدمی سے ٹکرا ہی گئے۔ جس
نے بتایا کہ اس نے یہ جیپ قصبے کے ایک بڑے مکان میں ج
اور پھر واپس جاتی ہوئی دیکھی تھی۔ اس طرح ٹونی اور اس کے
ساتھی اس بڑے مکان تک پہنچ گئے۔ مکان کا دروازہ بند
ٹونی نے اپنی کار کی فرنٹ سیٹ کے نیچے سے ایک چھوٹی سی
نکالی۔ اس کے اندر ایک مخصوص قسم لیکن انتہائی طاقتور ڈ
فون بٹن موجود تھا۔ ٹونی نے اس ڈکٹا فون بٹن کو گن کی مدد سے
اس مکان کے اندر پش کیا۔ اور پھر کار لے کر وہ اس مکان
ہٹ کر ایک سائیڈ پر گلی میں آ کر رک گیا۔ رابرٹ اور اس
ساتھی کو اس نے مکان کے عقبی حصے کی طرف بھیج دیا تھا
اگر عقبی طرف سے کوئی باہر آئے تو اُسے چیک کیا جا سکے
کار روک کر اس نے ڈیش بورڈ کھولا اور اندر ہاتھ بڑھا کر
نے چند بٹن دبا دیئے۔ دوسرے لمحے ڈیش بورڈ کے نیچے
ایک جالی دار خانے سے سائیں سائیں کی تیز آوازیں نکلنے

جو آہستہ آہستہ مدھم پڑتی گئیں۔ اس کا مطلب تھا کہ عمارت
کے اندر کہیں موجود ڈکٹا فون ہیڈ نے چارج ہو کر کام شروع
کر دیا۔

اُسی لمحے ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی محتاط انداز میں
سیڑھیاں اتر رہا ہو۔ آواز خاصی مدھم تھی۔ پھر ایک دروازہ کھلنے
کی آواز سنائی دی۔

"آپ لوگ بخیریت ہیں ناں" ـــــ ایک مدھم سی آواز سنائی
دی۔ اور ٹونی یہ آواز سنتے ہی بے اختیار اچھل پڑا۔ وہ رووٹ کے
سابقہ چیف انتھونی الیگزینڈر کی آواز پہچان چکا تھا۔

"یس مسٹر الیگزینڈر۔ عمران کی طرف سے کوئی کال آئی ہے"
ایک اور آواز سنائی دی۔

"نہیں۔ کوئی کال نہیں آئی" ـــــ الیگزینڈر کا جواب سنائی
دیا۔

"اوہ کاش۔ میں زخمی نہ ہو جاتا تو اس وقت عمران صاحب
کے ساتھ ہوتا" ـــــ وہی آواز سنائی دی۔

"مسٹر صفدر کی کیا پوزیشن ہے مسٹر ٹائیگر" ـــــ الیگزینڈر
نے پوچھا۔

"صفدر اور لارڈ رابنسن دونوں ابھی سوئے ہوئے ہیں۔ یہ
مجھ سے زیادہ زخمی ہیں۔ اس لئے اچھا ہوا کہ انہیں نیند آ گئی
اس طرح انہیں زیادہ سکون ملے گا" ـــــ اس ٹائیگر کی ہلکی
سی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ میں اب اوپر جا رہا ہوں۔ میرا اوپر رہنا ضرور
ہے۔ ہو سکتا ہے کوئی آ جائے"۔۔۔۔ الیگزینڈر نے کہا ا
پھر قدموں کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلنے بند ہونے اور پ
سیڑھیاں چڑھنے کی آوازیں آنی شروع ہو گئیں اب ٹونی سا
صورت حال کو اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔ وہ صحیح عمارت تک پہنچ
تھا۔ یہاں عمران تو موجود نہ تھا۔ البتہ لارڈ رابنسن اور عمران
دو زخمی ساتھی کسی تہہ خانے میں موجود تھے۔ اور اوپر الیگزی
تھا۔ اس نے جلدی سے ڈکٹافون آف کیا اور پھر کار سے ی
اتر کر اس نے کار کی ڈگی کھولی اور اس کے اندر ایک طرف ر
ہوئے باکس کو کھول کر اس کے اندر سے ایک چپٹی لیکن لم
نال والی گن نکال لی۔ سائیڈ پر موجود ایک پیکٹ کھول کر
اس نے پیکٹ میں موجود سرخ رنگ کا ایک کیپسول ن
اور اُسے اس گن کے ایک خانے میں فٹ کر دیا۔ پھر اس
سیفٹی کیچ ہٹا کر اس نے ڈگی بند کی اور پیدل ہی عمارت کی
چل پڑا۔ عمارت سے کچھ فاصلے پر پہنچ کر اس نے گن کا رخ ذ
سا اوپر کر کے ٹریگر دبا دیا۔ ٹریگر دبتے ہی اس کے ہاتھ کو
سا لگا۔ اور سائیں کی تیز آواز کے ساتھ ہی گن کی چپٹی نال
سے سرخ رنگ کا کیپسول نکل کر فضا میں اڑتا چلا گیا اور
اس کا رخ نیچے کی طرف ہوا۔ اور وہ عمارت کے اندر کسی ج
کر اس کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ ٹونی تیزی سے مڑ
پھر دوڑتا ہوا واپس اپنی کار کی طرف آیا۔ اس نے گن

سیٹ پر اچھالی اور ڈیش بورڈ کی سائیڈ پر موجود ایک بٹن پریس
کر دیا۔
"ہیلو ہیلو رابرٹ۔ ٹونی بول رہا ہوں اوور"۔۔۔۔ ٹونی نے
تیز آواز میں کہا۔
"یس باس۔ رابرٹ اٹنڈنگ اوور"۔۔۔۔ ڈیش بورڈ کے
نچلے حصے سے رابرٹ کی آواز سنائی دی۔
"رابرٹ۔ ادھر سامنے کے رخ پر آ جاؤ۔ ہم صحیح عمارت تک
پہنچ گئے ہیں۔ اندر سابق چیف الیگزینڈر، لارڈ رابنسن اور عمران
کے ساتھی زخمی حالت میں موجود ہیں۔ میں نے ردتھم گیس کیپسول
فائر کر کے انہیں بے ہوش کر دیا ہے۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ ٹونی
نے تیز لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن آف کر دیا اور
پھر کار سٹارٹ کر کے اس نے موڑی اور اُسے عمارت کی طرف
لے گیا۔ اُسی لمحے رابرٹ اور اس کے ساتھی کی کار بھی سائیڈ
گلی سے ٹرن لے کر اس کے قریب پہنچ گئی۔
"اوپر سے کود کر پھاٹک کھول دو"۔ ٹونی نے کھڑکی میں سے سر
نکال کر رابرٹ کے ساتھی سے کہا اور رابرٹ کا ساتھی کار کا
دروازہ کھول کر نیچے اترا۔ اور پھر دوڑتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ
گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کسی بندر کی طرح پھاٹک کے اوپر چڑھ
کر اندر کود گیا۔ دوسری کار کے سٹیئرنگ پر رابرٹ تھا۔ چند
لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا۔ اور پہلے ٹونی کار اندر لے گیا پھر
رابرٹ کی کار بھی اندر آ گئی۔ ٹونی کو معلوم تھا کہ اب تک گیس

کا اثر ختم ہو چکا ہو گا۔ اس لئے پورچ میں کار رک کر وہ نیچے اتر
رابرٹ بھی نیچے اتر آیا تھا۔ اس کا ساتھی بھی پھاٹک بند کر کے
واپس پہنچ گیا۔ پھر جیبوں سے ریوالور نکال کر وہ تینوں آگے
بڑھ گئے۔ ایک کمرے میں صوفے پر بے ہوش پڑا ہوا آدمی ا
نظر آ گیا ۔۔۔ گو اس کا حلیہ دوسرا تھا لیکن اس کا قد و قامت
دیکھ کر ہی ٹونی سمجھ گیا کہ یہ ان کا سابق چیف الیگزینڈر ہے

" اب تہہ خانہ ڈھونڈھنا ہو گا " ۔۔۔ ٹونی نے کہا اور
انہوں نے پہلے تو ساری عمارت کو چیک کیا۔ لیکن اوپر سوائے
الیگزینڈر کے اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ تہہ خانہ باوجود تلاش
کے انہیں نہ مل رہا تھا۔

" باس۔ اس کو ہوش میں لا کر اس سے نہ پوچھ لیا جائے "
رابرٹ نے الیگزینڈر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ اب یہ مخصوص انجکشن کے بغیر ہوش میں نہ آ
گا۔ اور وہ انجکشن میرے پاس موجود نہیں ہے۔ ختم ہو گیا
دوسرا ڈبہ لینا یاد نہ رہا " ۔۔۔ ٹونی نے جواب دیا اور را
نے سر ہلا دیا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد وہ تہہ خانہ تلاش کر کے
کھولنے میں کامیاب ہو گئے۔ وہاں واقعی تین زخمی آدمی بے
پڑے ہوئے تھے۔

" انہیں اٹھا کر اوپر لے آؤ۔ میں باس سے بات کر لو
ٹونی نے سر ہلاتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور تہہ
سے واپس اس کمرے میں آ گیا جس میں الیگزینڈر موجود تھا

بھی اسی کمرے میں تھا۔ ٹونی نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے
شروع کر دیئے۔

" یس ۔۔۔ کرافٹ سپیکنگ " ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی
ہیڈ کوارٹر کے نئے انچارج کرافٹ کی آواز سنائی دی۔

" باس۔ میں سرچنگ سیکشن کا چیف ٹونی بول رہا ہوں۔
میں نے الیگزینڈر اور عمران کے تین زخمی ساتھیوں کا کھوج
نکال لیا ہے۔ جن میں لارڈ رابنسن بھی شامل ہے۔ البتہ عمران
اور باقی ساتھی یہاں موجود نہیں ہیں وہ کہیں گئے ہوئے ہیں "
ٹونی نے کہا۔

" اوہ۔ ویری گڈ ٹونی۔ لارڈ رابنسن کو تلاش کر کے تم نے
واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ کہاں سے ملے ہیں یہ " ۔۔۔
دوسری طرف سے کرافٹ کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔ اور
جواب میں ٹونی نے یہاں تک پہنچنے سے لے کر تہہ خانے کی تلاش
تک کی مکمل تفصیلی رپورٹ دے دی۔

" گڈ شو ٹونی۔ تم نے واقعی اپنی بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ
کر کے میرے دل میں اپنی قدر بڑھا لی ہے۔ عمران اور اس کے
ساتھیوں کی فکر مت کرو۔ وہ بھی اس وقت ہماری نظروں میں ہیں۔
ایکشن گروپ ان کے پیچھے ہے۔ مجھے اس لارڈ رابنسن کی طرف
سے فکر تھی۔ کیونکہ اس سارے مسئلے کی بنیاد یہی شخص بنا ہوا ہے۔
تم ان سب کو ہیڈ کوارٹر پہنچا دو۔ اس کے بعد میں انہیں سنبھال
لوں گا " ۔۔۔ کرافٹ نے کہا اور ٹونی نے او۔ کے کہہ کر رسیور

رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے آثار تھے۔ کہ اس نے
باس کرانٹ پر اپنی صلاحیتوں کا رنگ جما دیا تھا۔
"چلو انہیں کارمیں ڈالو۔ انہیں ہیڈ کوارٹر پہنچانا ہے"
ٹونی نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر انہیں کاروں میں
منتقل کرنے کا کام شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں کاریں
جارک قصبے سے نکل کر تیزی سے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھی چلی
جا رہی تھیں۔

کرسٹائن نے جس انداز میں چیخا تھا اس کا یہ انداز سنتے ہی
عمران اور اس کے سارے ساتھی سمجھ گئے تھے کہ اب اگر انہیں
ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو پھر ان کے جسم گولیوں سے چھلنی ہو
جائیں گے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ سب بیک وقت اپنی جگہ سے
اچھلے تھے۔ اور اچھل کر وہ سب بجلی کی سی تیزی سے مشین گنوں
سے فوری طور پر بچنے کے لئے ایسی ایسی جگہوں پر جا گرے۔ کہ
براہِ راست آنے والی گولیوں سے بچ سکیں۔ ادھر جیسے ہی وہ
اچھلے عین اُسی لمحے سالٹر اور اس کے چار ساتھیوں نے فائر کھول
دیا تھا۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کے اچانک سامنے
سے ہٹ جانے کی وجہ سے ان کے دونوں سائیڈوں پر موجود
چاروں مشین گن برداروں کی گولیاں ایک دوسرے کو ہی چاٹ
گئیں اور کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران قلابازی کھا

کر جس سائیڈ پر گیا تھا وہاں سے سالٹر زیادہ قریب تھا عم
کے پیر ایک لمحے کے ہزارویں حصے کے لئے زمین سے لگے ا
دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر اچھل کر سالٹر سے ٹکرایا۔ جو مشی
گن کو اس کی طرف گھما ہی رہا تھا اور عمران اُسے ساتھ لیتا
نیچے قالین پر گرا۔ سالٹر نے یک لخت گھٹنے موڑ کر عمران کو ا
طرف اچھالا اور بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ عمر
واپس مڑ کر اس کے اوپر آ گرا۔ اور سالٹر کے حلق سے ایک د
ناک چیخ نکلی۔ عمران کے دونوں جڑے ہوئے گھٹنے پوری تو
سے سالٹر کے سینے پر پڑے تھے۔ عین اُسی لمحے دروازہ
اور دو مشین گن بردار اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ عمران
کر ان سے جا ٹکرایا۔ اور ان دونوں کو ساتھ لئے وہ باہر
میں جا گرا۔ دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور
برآمدہ مشین پسٹل اور ان دونوں کی آوازوں سے گونج اٹھا
لمحے کمرے کے اندر سے بھی فائرنگ کی آوازیں سنائی
لگیں۔ عمران ان دونوں پر فائر کھول کر تیزی سے گھوما ہی
کہ اچانک اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور ایک
کے ہزارویں حصے کے لئے اُسے یوں محسوس ہوا جیسے اس
بازو میں لوہے کی گرم سلاخ اتر گئی ہو۔ اور دوسرے لمحے
ذہن یک لخت اس طرح تاریک ہو گیا جیسے کیمرے کا شٹر
ہے۔ پھر اس وقت اس کے ذہن میں روشنی کی کرن جاگی
اُسے دور سے جولیا کی آواز آتی سنائی دی۔ اور چند لمحوں

اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ جولیا اس پر جھکی ہوئی تھی۔
اور عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"شکر ہے گولی نے ہڈی نہیں توڑی" —— اُسی لمحے ٹمرین
کی آواز سنائی دی اور عمران نے دیکھا کہ اس کے بائیں بازو
پر کپڑا بندھا ہوا تھا اور وہ ایک کمرے میں موجود تھا۔

"وہ کرسٹائن۔ وہ پکڑا گیا" —— عمران نے ادھر ادھر
دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ وہ نکل جانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ وہ اچانک
ہی دیوار کھول کر اس میں غائب ہو گیا تھا۔ ہم نے اُسے ساری
عمارت میں تلاش کر کے دیکھ لیا ہے۔ لیکن وہ کہیں نہیں ملا ہے۔
تنویر کار لے کر باہر چیک کرنے گیا ہوا ہے" —— جولیا نے
جواب دیا۔ اور عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"اوہ۔ پھر ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا چاہئے۔ وہ فورس لے کر
واپس آئے گا" —— عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے
کہا۔

اُسی لمحے تنویر کار لئے پھاٹک میں سے اندر آتا ہوا دکھائی
دیا۔ وہ سب اس وقت برآمدے میں ہی موجود تھے۔

"وہ کہیں نظر نہیں آیا۔ نجانے کدھر نکل گیا ہے" —— تنویر
نے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"کوئی خفیہ راستہ ہو گا۔ تم نے تلاش نہیں کیا" —— عمران
نے ٹمرین کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کر لیا تھا۔ لیکن آگے جا کر وہ اس طرح بلاک ہو گیا تھا کہ باوجود کوشش کے نہ کھل سکا۔ اس لئے میں واپس آ گیا"—— ٹرومین نے جواب دیا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"یہ تو بہت مسئلہ بن گیا۔ اب ہمیں دوبارہ محنت کرنا پڑے گی"—— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور چند لمحے بعد وہ کار میں بیٹھے اس عمارت سے باہر آ گئے۔ سٹیرنگ پر ٹرومین تھا۔

"ہمیں فوری طور پر یہ کار چھوڑنی ہو گی عمران۔ ورنہ وہ لوگ ہمیں آسانی سے چیک کر لیں گے"—— ٹرومین نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن کار کے بغیر ہم اس اونچی نیچی کالونی سے نکل بھی نہیں سکتے اور ٹیکسی لینا بھی خطرناک ہو گا"—— عمران نے

"اوہ ٹھیک ہے۔ یاد آ گیا ویری گڈ۔ یہاں روشام کلب سے ہمیں دوسری کار مل سکتی ہے۔ روشام کلب یہیں ہے" ٹرومین نے ایک موڑ پر کار کو ٹرن دیتے ہوئے چونک کر کہا

"روشام کلب"—— عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ روشام میرا پرانا دوست ہے اور وہ بھی کرسٹائن کا ستم رسیدہ ہے۔ پچھلے ماہ وہ مجھے بتا رہا تھا کہ کرسٹائن نے اس سے بیس ہزار ڈالر ماہانہ ٹیکس مانگا ہے۔ وہ رو رہا تھا کہ اسے کاروبار شروع کئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے۔ اس پر کرسٹائن کا عذاب نازل ہو گیا ہے"—— ٹرومین نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد

کار ایک کوٹھی کے مین کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑ گئی۔ عمارت پر روشام کلب کا نیون سائن موجود تھا اور ایک سائیڈ پر بنی ہوئی پارکنگ میں کاروں کا اچھا خاصا رش تھا۔ ٹرومین نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روکی اور پھر وہ نیچے اتر آیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی نیچے آ گئے۔

"کار کی یہاں موجودگی خطرناک بھی ہو سکتی ہے"—— عمران نے کہا۔

"روشام مل گیا تو پھر میں اسے کہہ کر کسی گیراج میں بھجوا دوں گا"—— ٹرومین نے جواب دیا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔

عمارت کے مین گیٹ کی طرف جانے والوں کی تعداد خاصی تھی۔ ان میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ اور ان کے لباس اور حلیئے بتا رہے تھے کہ ان سب کا تعلق دارالحکومت کے اعلیٰ ترین طبقے سے ہے۔ ٹرومین مین گیٹ کی طرف جانے کی بجائے برآمدے میں سے گزرتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ اور پھر کونے میں موجود سیڑھیاں چڑھتا وہ دوسری منزل پر آ گئے۔ یہاں ایک مسلح آدمی موجود تھا۔ جو انہیں آتے دیکھ کر چونک پڑا تھا۔

"روشام دفتر میں ہے تو اسے کہو کہ بلیک ایگل اور اس کے دوست آئے ہیں"—— ٹرومین نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بلیک ایگل۔ اچھا ٹھہریں آپ۔ میں پوچھتا ہوں"—— اس آدمی نے بغور ان کو دیکھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر

راہداری کے آخر میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے
دروازہ کھولا اور اندر چلا گیا۔ ٹرومین اور باقی ساتھی دروازے
کے سامنے رک گئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور بجائے
اس مسلح آدمی کے ایک لمبا تڑنگا ادھیڑ عمر آدمی باہر آگیا۔
اس کے چہرے پر حیرت تھی۔ مسلح آدمی اس کے عقب سے
باہر آتا دکھائی دے رہا تھا۔

" اوہ روشام۔ تم خود آگئے باہر" ـــــ ٹرومین نے آگے
بڑھتے ہوئے کہا۔

" اوہ اوہ۔ تمہاری آواز تو اچھی طرح میں سمجھ گیا۔ ٹھیک ہے
آجاؤ" ـــــ روشام نے چونکتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی سے
واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" آیئے" ـــــ ٹرومین نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ
سب اس کے پیچھے اندر کمرے میں آگئے۔

" تم میک اپ میں ہو۔ لیکن" ـــــ اندر پہنچتے ہی روشام
مڑ کر حیرت بھرے لہجے میں ٹرومین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

" پہلے یہ بتاؤ کہ تمہارا یہ باہر موجود آدمی روٹ کا تو نہیں"
ٹرومین نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے سنجیدہ
میں کہا۔

" روٹ کا۔ اوہ نہیں۔ جونی میرا قابل اعتماد آدمی ہے۔ مگر
کیوں۔ کیا روٹ تمہارے پیچھے ہے" ـــــ روشام کے لہجے
میں مزید حیرت ابھر آئی تھی۔

" ہاں۔ ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی۔ باقی باتیں بعد میں ہوں گی
سب سے پہلے پارکنگ میں موجود ہماری کار کو کہیں چھپانے
کا بندوبست کرو اور دوسری بات یہ کہ ہمیں فوری طور پر
کسی ایسے کمرے میں پہنچاؤ۔ جہاں ہم روٹ کے چھاپے کی
صورت میں محفوظ رہ سکیں" ـــــ ٹرومین نے تیز لہجے
میں کہا۔

" اوہ اوہ۔ اچھا میں سمجھ گیا۔ فکر نہ کرو۔ ابھی سب بندوبست
ہو جاتا ہے۔ کون سی کار ہے تمہاری" ـــــ روشام نے اس
بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور ٹرومین نے ہاتھ میں موجود کار
کی چابی اس کی طرف بڑھاتے ہوئے ـــــ اُسے کار کا نمبر ماڈل
اور رنگ بتا دیا۔

" ایک منٹ۔ میں ابھی آیا" ـــــ روشام نے چابی لے کر
بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ دروازہ
کھول کر باہر نکل گیا۔

عمران میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی طرف بڑھا۔ اور اس
نے رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
وہ ایکریمینڈر کو فون کر کے اپنے ساتھیوں کی حالت پوچھنا
چاہتا تھا۔ کیونکہ صفدر باقی لوگوں سے زیادہ زخمی تھا۔ لیکن
دوسری طرف مسلسل گھنٹی بجتی رہی۔ مگر کسی نے رسیور نہ
اٹھایا تو اسی لمحے روشام واپس کمرے میں داخل ہوا۔ عمران
نے رسیور رکھ دیا۔

" میں نے کار کا بندوبست کر دیا ہے۔ اب آپ آئیے میں
آپ کو محفوظ جگہ لے چلوں " ـــــ روشام نے ٹرومین
سے مخاطب ہو کر کہا۔

" الیگزینڈر فون اٹنڈ نہیں کر رہا " ـــــ عمران نے ٹرومین
سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اوہ۔ آپ اُسے فون کر رہے تھے۔ ہو سکتا ہے وہ
ساتھیوں کے پاس ہو۔ فون تو اوپر ہے " ـــــ ٹرومین نے
کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ روشام انہیں لے کر سا
کے کمرے میں آیا۔ اور پھر ایک لفٹ کے ذریعے وہ
ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔

" میں دوبارہ چیک کر لوں " ـــــ عمران نے اس کمرے
میں پہنچتے ہی وہاں موجود فون کی طرف بڑھتے ہوئے کہا
کہ ٹرومین روشام کو لے کر ایک کونے کی طرف بڑھ گیا۔
شاید عمران اور اپنے بارے میں روشام کو تفصیل بتانا
تھا۔ عمران نے دوبارہ نمبر ملایا۔ لیکن اس بار بھی دوسری
طرف گھنٹی بجتی رہی۔ لیکن کافی دیر تک کسی نے رسیور نہ
تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اس کی آنکھوں میں اب الجھن
کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

" عمران صاحب۔ مجھے آپ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی
میں پہلے ایکریمیا میں ایک نیم سرکاری تنظیم کے ساتھ کام
رہا ہوں۔ اور آپ کے متعلق ہمارے ٹاپ ایجنٹوں کے در

باتیں ہوتی رہتی تھیں۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہاں آپ کو کوئی تکلیف
نہ ہو گی گو میں یہاں نیا آیا ہوں اور ابھی تک یہاں میں نے
کوئی گروپ وغیرہ تو نہیں بنایا لیکن میں ہر صورت میں آپ
کا ساتھ دوں گا " ـــــ روشام نے عمران کی طرف بڑھتے
ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں عقیدت کی پرچھائیاں موجود
تھیں۔

" شکریہ مسٹر روشام " ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے
اس سے مصافحہ کیا۔ پھر ٹرومین نے جولیا اور تنویر کا تعارف
بھی کرا دیا۔ اور روشام نے انہیں بھی خوش آمدید کہا۔

" میرا دل کہہ رہا ہے ٹرومین کہ وہاں الیگزینڈر اور دوسرے
ساتھیوں کے ساتھ کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے۔ ہمیں فوراً وہاں چلنا
چاہئے " ـــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" آپ یہیں رہیں۔ میں میک اپ بدل کر وہاں جاتا ہوں۔
ہم سب کا اکٹھے جانا ٹھیک نہیں ہے۔ اس وقت لازماً ہمیں
اردگرد تلاش کیا جا رہا ہو گا " ـــــ ٹرومین نے کہا۔ اور
عمران نے سر ہلا دیا۔ کیونکہ کرسٹائن کے اس طرح بچ کر نکل
جانے کی وجہ سے وہ واقعی یقینی خطرے سے دوچار تھے۔
ٹرومین نے روشام کی مدد سے ماسک میک اپ کیا لباس
بدلا۔ اور پھر روشام کے ساتھ ہی وہ اس تہہ خانے سے
باہر نکل گیا۔ عمران صوفے پر آنکھیں بند کئے خاموش بیٹھا
ہوا تھا۔

" میرا خیال ہے ہمیں واپس چلا جانا چاہیئے" ـــــ اچانک
ایک سائیڈ پر بیٹھے ہوئے تنویر نے کہا تو عمران اور جو
چونک کر اُسے دیکھنے لگے ۔
" خیریت ۔ کس کی یاد ستانے لگی ہے" ـــــ عمران
مسکراتے ہوئے کہا ۔
" یہ مشن ہے ۔ ہم بزدل چوہوں کی طرح جگہ جگہ چھپتے
رہے ہیں" ـــــ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا ۔ اور عمران
مسکرا دیا ۔
" تمہارا مطلب ہے بہادر چوہوں کی طرح ہمیں خود
پنجرے کی طرف بڑھ جانا چاہیئے" ـــــ عمران نے جوا
دیتے ہوئے کہا ۔
" تنویر درست کہہ رہا ہے عمران ۔ میں خود اس مشن ۔
شدید بوریت محسوس کرنے لگی ہوں ۔ اب تک ہم نے کیا
سوائے اس کے کہ اپنے ساتھی زخمی کرا لئے ہیں یا خود
چھپاتے پھر رہے ہیں ۔ کرسٹائن کو گولی مارنے کا موقع
تم نے باقاعدہ اس سے مذاکرات شروع کر دیئے" ـــــ
نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا اور جولیا کی حمایت کرتے
ہی تنویر کا سُتا ہوا چہرہ یکلخت کھل اٹھا ۔
" میں نے تو اپنے طور پر کوشش کی تھی کہ کرسٹائن کو
ہی سیدھا کر لوں ۔ دراصل میرا دل نہ چاہ رہا تھا کہ ایک
سرکاری عہدے دار کو صرف ایک انعام کے چکر میں ما

بہرحال اب مجبوری ہے ۔ کرسٹائن فطری طور پر ٹیڑھا ہے اور
ایسا آدمی واقعی باتوں سے سیدھا نہیں ہو سکتا" ـــــ
عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا ۔
" تم نے ڈاکٹر گراہم والی پیش کش کس خیال سے کر دی تھی
اگر ڈاکٹر گراہم رضامند ہو جاتا تو کیا تم لارڈ رابنسن کو مجبور کر
دیتے ۔ کہ وہ انعام ڈاکٹر زبیری کی بجائے ڈاکٹر گراہم کو دے
دیتا ۔ ویسے ڈاکٹر گراہم کی بات سن کر مجھے یقین آ گیا ہے ۔ کہ
عرشیہ واقعی بیمار تھی اور تم نے اس کے ساتھ جو رویہ رکھا تھا
وہ اُسے تندرست کرنے کے لئے تھا ورنہ مجھے کسی صورت یقین
ہی نہ آ رہا تھا" ـــــ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا ۔
" ڈاکٹر گراہم ایک سائنسدان ہے ۔ عظیم سائنسدان اور
ایسے لوگوں کی ذہنی عظمتوں سے میں واقف ہوں ۔ اس لئے مجھے
مکمل اعتماد تھا ۔ کہ ڈاکٹر گراہم کبھی زبردستی انعام لینے پر رضامند
نہ ہو گا ۔ اور تم نے دیکھا کہ میرا خیال سو فیصد درست ثابت
ہوا ۔ اور جہاں تک مس عرشیہ والی بات کا تعلق ہے مس
عرشیہ واقعی ذہنی بیمار تھی ۔ اور یہ مجھے معلوم ہے کہ اس کے
ساتھ جس قدر وقت میرا گزرا ہے ۔ وہ میں نے کس طرح پل
صراط پر چل کر گزارا ہے ۔ میرا ایک لفظ میری اخلاق سے گری
ہوئی بالکل چھوٹی سی حرکت نہ صرف سارے مقصد کو تباہ کر
دیتی بلکہ مس عرشیہ کی موت بھی یقینی ہو جاتی ۔ ورنہ بے شمار
بار میری زبان کھجلائی تھی ۔ مگر مجبوری تھی ۔ اور مجھے واقعی جب

یہ اطلاع ملی کہ میری اس محنت کا نتیجہ آپریشن کی کامیابی کی صو
میں نکلا ہے۔ مجھے حقیقتاً دلی مسرت ہوئی تھی۔ انسانیت ک
فلاح کے اس عظیم مقصد میں اب میرا بھی حصہ شامل ہو گیا
عمران نے کہا۔ اور جولیا کے چہرے پر واقعی تحسین کے آثا
نمودار ہو گئے۔

" اب کوئی ایسا پروگرام ہمیں بنانا چاہیئے کہ ہم اس ط
چھپنے کی بجائے جارحانہ ایکشن میں آسکیں" ـــــ تنویر نے
اور پھر اس سے پہلے کہ عمران تنویر کی بات کا جواب دیتا
پر موجود ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے چونک کر فون کی
دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس" ـــــ عمران نے صرف اتنا ہی کہنے پر اکتفا کیا
اُسے معلوم نہ تھا کہ فون کس کے لئے ہے اور کون کر رہا ہے

" عمران صاحب۔ میں ٹرومین بول رہا ہوں" ـــــ دوسر
طرف سے ٹرومین کی قدرے متوحش سی آواز سنائی د
اور عمران چونک پڑا۔

" کیا ہوا ٹرومین" ـــــ عمران نے تشویش بھرے لہجے میں
کہا وہ ٹرومین کا متوحش لہجہ سن کر ہی ٹھٹھک گیا تھا۔

" عمران صاحب۔ کوٹھی خالی پڑی ہوئی ہے۔ تہہ خانہ ک
ہے۔ الیگزینڈر اور باقی ساتھی غائب ہیں۔ پھاٹک بھی کھ
تھا۔ میں نے روشام کی مدد سے یہاں کچھ انکوائری کی
تو پتہ چلا ہے کہ روٹ کی سمرجینگ سیکشن کی دو گاڑ

یہاں گھومتی دیکھی گئی ہیں" ـــــ ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے ہماری عدم موجودگی میں
انہوں نے ہمارے ساتھیوں کو نہ صرف ٹریس کر لیا بلکہ وہ انہیں
ساتھ بھی لے گئے۔ تم فوراً واپس آجاؤ۔ اب ان کے ہیڈ کوارٹر
پر فوری ریڈ کئے بغیر ہمارے پاس اور کوئی چارہ کار نہیں ہے"
عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔ اس کی آنکھوں
میں شدید تشویش کے آثار ابھر آئے تھے۔

" صفدر تو شدید زخمی تھا" ـــــ جولیا نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا۔

" تنویر۔ تیار ہو جاؤ۔ اللہ نے تمہاری دعا سن لی ہے۔ روشام
سے ہمیں ضروری اسلحہ مل جائے گا" ـــــ عمران نے ہونٹ کاٹتے
ہوئے کہا۔ اور تنویر کا چہرہ اس طرح کھل اٹھا جیسے عمران نے
روٹ کے انتہائی محفوظ ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے کی بجائے اُسے
کسی پکنک پر چلنے کی دعوت دے دی ہو۔

" باس ــــ اسس لارڈ رابنسن کے علاوہ عمران کے ا
زخمی ساتھیوں اور الیگزینڈر کو فوراً گولیوں سے اڑا دینا چا
کرافٹ نے کرسٹائن سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں۔ ٹھیک ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔ میں اپنے ہاتھ
انہیں گولیاں مارنا چاہتا ہوں " ـــــ کرسٹائن نے ک
پھر وہ دونوں اس کمرے سے نکل کر آگے پیچھے چلتے ہو
راہداری میں بڑھنے لگے۔ کرسٹائن ابھی ٹاپ ملز
سے فرار ہو کر یہاں ہیڈ کوارٹر پہنچا تھا۔ اور یہاں آتے
اُسے معلوم ہوا کہ لارڈ رابنسن، الیگزینڈر اور عمران کے د
ساتھیوں کو ٹونی نے ٹریس کر کے یہاں پہنچا دیا ہے تو ا
اور انتقام سے بگڑا ہوا چہرہ کھل اٹھا۔ اس نے سب سے
ٹونی کو کال کر کے انہیں عمران اور اس کے باقی ساتھیوں

کرنے کا حکم دیا۔ ساتھ ہی اس نے اسے اس کار کی تفصیلات بھی
بتا دیں جس پر وہ لوگ وہاں پہنچے تھے۔ اور اب کرافٹ کی تجویز پر
وہ عمران کے ساتھیوں اور الیگزینڈر کو فوری طور پر ہلاک کرنے
کے لئے اس کمرے کی طرف بڑھا جا رہا تھا جس میں انہیں
رکھا گیا تھا۔

" باس وہاں بھی آپ کو انہیں فوراً گولیوں سے اڑا دینا چاہیئے تھا۔
لارڈ رابنسن کو تو بہرحال ہم ٹریس کر ہی لیتے " ـــــ راہداری میں
چلتے ہوئے کرافٹ نے کہا تو کرسٹائن ایک جھٹکے سے مڑا۔

" سنو کرافٹ۔ آئندہ مجھے سبق پڑھانے کی کوشش نہ
کرنا۔ سمجھے۔ میں جو مناسب سمجھتا ہوں وہی کرتا ہوں۔ یہ میری
طرف سے لاسٹ وارننگ ہے " ـــــ کرسٹائن نے انتہائی
زہریلے انداز میں کہا۔

" سوری باس " ـــــ کرافٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔
اور کرسٹائن تیزی سے مڑ کر آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ
دونوں ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ یہاں سٹریچروں پر الیگزینڈر
لارڈ رابنسن اور عمران کے دونوں ساتھی چمڑے کی بیلٹوں سے
جکڑے ہوئے بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ الیگزینڈر کے علاوہ
باقی تینوں افراد کے جسموں پر جگہ جگہ پٹیاں بندھی ہوئی نظر آ رہی
تھیں۔ اور ایک آدمی کا تو آدھے سے زیادہ جسم پٹیوں میں لپٹا
ہوا تھا۔

" انہیں ہوش میں لے آؤ تاکہ میں ان کے حلق سے نکلنے

والی چیخوں کی آوازیں بھی سن سکوں" ـــــ کرسٹائن نے انہیں
غور سے دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس" ـــــ کرافٹ نے کہا اور پھر اس نے کمرے
میں موجود ایک آدمی کو اشارہ کیا تو وہ آدمی ہاتھ میں پکڑی
سرنج لئے تیزی سے عمران کے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ کر
نے شاید پہلے ہی اس کا انتظام کر رکھا تھا۔ کیونکہ اس نے
سے پوچھ لیا تھا کہ انہیں کس گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے
اس نے سرنج میں موجود محلول کی تھوڑی تھوڑی مقدار چار
بے ہوش افراد نے بازوؤں میں انجکٹ کی اور پھر ایک طرف
ہٹ گیا۔ سرنج اس نے ایک کونے میں رکھے ہوئے ڈ
میں اچھال دی تھی۔

"گڈ۔ تمہاری یہی کارکردگی مجھے پسند ہے۔ کہ ہر چیز کا
سے خیال رکھتے ہو۔ لیکن میری یہ بات یاد رکھنا کہ میں اپنے
میں کسی کی معمولی سی مداخلت بھی پسند نہیں کیا کرتا" ـــــ کر
نے کرافٹ سے مخاطب ہو کر اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا

"یس باس۔ آئندہ آپ کو شکایت نہ ہو گی" ـــــ کرا
نے جواب دیا اور کرسٹائن سر ہلاتے ہوئے دوبارہ ان بے
افراد کی طرف متوجہ ہو گیا۔ جن کے جسموں میں پیدا ہونے والی
سی حرکت بتا رہی تھی کہ وہ اب ہوش میں آتے جا رہے ہیں۔
چند لمحوں بعد باری باری سب نے کراہتے ہوئے آنکھیں
دیں۔

"تم میرے دشمنوں سے مل گئے ہو الیگزینڈر۔ تمہارا خیال تھا
کہ تم ان سے مل کر دوبارہ عہدہ حاصل کر لو گے۔ حالانکہ میں نے
صرف تمہیں اس لئے زندہ رکھا تھا کہ تم نے مجھ سے وعدہ کیا
تھا کہ تم کبھی میرے آڑے نہ آؤ گے" ـــــ کرسٹائن نے آگے
بڑھ کر سٹریچر پر بندھے پڑے الیگزینڈر کے چہرے پر زوردار
تھپڑ مارتے ہوئے غرا کر کہا۔

"میں نے کوئی بدعہدی نہیں کی کرسٹائن۔ البتہ تم نے
بدعہدی کی ہے۔ تم نے ویسٹرن کارمن کے شریف لوگوں پر ظلم
کی انتہا کر دی ہے۔ جب کہ جرائم پیشہ افراد کی تم رقم لے کر
سرپرستی کرتے ہو۔ حالانکہ تم نے بھی یہ وعدہ کیا تھا کہ تم میرا عہدہ
سنبھالنے کے بعد ویسٹرن کارمن کے تحفظ کے لئے کام کرو گے۔
تم نے میرے خلاف جو سازش کی تھی وہ تو میں برداشت کر چکا تھا۔
لیکن تم جو کچھ دوسروں کے ساتھ کر رہے ہو۔ وہ میرے لئے ناقابل
برداشت ہے۔ مجھے عہدے کا کوئی لالچ نہیں ہے۔ لیکن اب
میں اس نتیجے پر ضرور پہنچا ہوں کہ ویسٹرن کارمن کے لئے تمہارا وجود
باعث شرم ہے" ـــــ الیگزینڈر نے ہونٹ چباتے ہوئے
جواب دیا۔

"اچھا تو یہ بات ہے۔ تمہیں اب اتنی جرات پیدا ہو گئی ہے۔
کہ تم میرے سامنے ہی میرے متعلق ایسے گستاخانہ الفاظ بولو۔
میں ابھی تمہیں اس کا مزہ چکھاتا ہوں" ـــــ کرسٹائن نے
شدید غصے سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ پیچھے

کھڑے کرانٹ کی طرف مڑا۔ اور اس نے اس کے ہاتھوں میں پک
ہوئی مشین گن جھپٹ لی۔

"کرسٹائن میری بات سنو پہلے"۔۔۔ اچانک لارڈ را
چیخ کر بولا۔ اور مشین گن لے کر الیگزینڈر کی طرف گھومتا ہوا
کرسٹائن ایک لمحے کے لئے ٹھٹھکا اور پھر وہ ایک سا
پر پڑے لارڈ رابنسن کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"تم فکر نہ کرو۔ اب مجھے کسی انعام وغیرہ کی کوئی پرواہ نہ
ہے۔ اب میں تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ اپنے ہاتھ
سے علیحدہ علیحدہ کر دوں گا۔ سارے فساد کی جڑ تم ہو۔ اگر
میرے حکم سے سرتابی نہ کرتے تو یہ حالات ہی پیدا نہ ہو
کرسٹائن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سنو کرسٹائن۔ اگر تم وعدہ کرو کہ تم عمران اور اس
ساتھیوں کو کچھ نہ کہو گے تو میں اپنا ووٹ کسی کے حق میں
دوں گا اس طرح ڈاکٹر زبیری اور ڈاکٹر گراہم دونوں کو
طور پر ٹاپ پرائز مل جائے گا"۔۔۔ لارڈ رابنسن نے ہون
چباتے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے کمرہ کرسٹائن کے
قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ آخر تمہاری اصول پسندی
ٹوٹ ہی گئی۔ بڑے اصول پسند بنتے پھرتے تھے۔ میں تم
اس قابل ہی نہ چھوڑوں گا کہ تم آئندہ کے لئے کوئی بھی
کر سکو۔ میں تمہاری ایک ایک رگ پر گولیوں کی بار

دوں گا"۔۔۔ کرسٹائن نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے مڑ کر الیگزینڈر کی طرف مشین گن کا رخ کیا ہی
تھا کہ یک لخت کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔
اور کرانٹ اور کرسٹائن دونوں یہ آواز سنتے ہی عقب میں
موجود دروازے کی طرف گھوم گئے۔ دروازے سے ایک
آدمی اندر داخل ہو رہا تھا۔

"باس۔ ٹونی کی ایمرجنسی کال ہے"۔۔۔ اس آدمی نے
مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹونی کی کال۔۔۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے اس نے یقیناً
عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کر لیا ہو گا۔ ٹھیک ہے
ان سب کا انجام ایک دوسرے کے سامنے ہونا چاہئے۔ ان
سب کی چیخیں بیک وقت اس کمرے میں گونجنی چاہئیں۔ جاؤ
کرانٹ کال سنو۔ اور پھر مجھے بتاؤ کہ یہ لوگ کس وقت یہاں
مردہ یا زندہ پہنچ رہے ہیں"۔۔۔ کرسٹائن نے یک لخت
مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور کرانٹ سر ہلاتا ہوا دروازے
کی طرف بڑھ گیا۔

"میں نے تمہاری موت وقتی طور پر ٹال دی ہے۔ میری طرف
سے زندگی کے ان لمحوں کو انعام سمجھنا۔ لیکن بہرحال تمہاری موت
اب اٹل ہو چکی ہے"۔۔۔ کرسٹائن نے ایسے لہجے میں الیگزینڈر
اور دوسرے افراد سے مخاطب ہو کر کہا جیسے واقعی موت زندگی
کا فیصلہ اب اس کے اختیار میں دے دیا گیا ہو۔ اور پھر وہ

تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کے
عقب میں دروازہ بند ہو گیا۔ اب کمرے میں صرف وہی نوجوان
رہ گیا تھا۔ جس نے انہیں انجکشن لگائے تھے۔ وہ دروازے
کے قریب دیوار سے لگا خاموش کھڑا تھا۔

"کیا تم مجھے پانی پلوا سکتے ہو دوست" ـــــ اچانک
ٹائیگر نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پانی ـــ اوہ ہاں ضرور پلوا سکتا ہوں۔ میں لے آتا ہوں"
اس نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور دروازے کی طرف
مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد جیسے ہی وہ دروازہ کھول کر باہر گیا ٹائیگر
ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے
ٹانگوں کے گرد بندھی ہوئی بیلٹس کھولنی شروع کر دیں۔

"ارے۔ تم نے بیلٹس کھول لیں" ـــــ ایگزینڈر اور لارڈ
رابنسن دونوں کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہاتھوں والی بیلٹس تو میں پہلے ہی کھول چکا تھا۔ لیکن جب
یہ ٹانگوں والی بیلٹس نہ کھول لیتا میں ایکشن میں نہ آ سکتا تھا
اگر یہ آدمی اچانک نہ آ جاتا تو میں نے اس حالت میں بھی ایکشن میں
آنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ پھر جو ہوتا بہرحال دیکھا جاتا" ـــــ ٹائیگر
نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ بیلٹس کھول کر
سٹریچر سے نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور وہ نوجوان
ہاتھ میں پانی کی بوتل اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اور پھر اس سے
پہلے کہ وہ سنبھلتا ٹائیگر بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹا۔

اسے گھسیٹتا ہوا دروازے کی سائیڈ پر لے آیا۔ بوتل نیچے گر گئی اور نوجوان
نے اپنے آپ کو چھڑانے کی سرتوڑ کوشش کی لیکن دوسرے لمحے
ہلکی سی کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور
اس کا دفاع کرنے کی کوشش کرتا ہوا جسم یک لخت ٹائیگر کی
گرفت میں ڈھیلا پڑ گیا۔ ٹائیگر نے چونکہ ایک ہاتھ اس کے منہ پر
جمایا ہوا تھا۔ اس لئے اس ساری جدوجہد کے دوران اس نوجوان
کے منہ سے ہلکی سی آواز بھی نہ نکل سکی تھی۔ اس نوجوان کے مرتے ہی
ٹائیگر نے اسے جلدی سے دیوار کی سائیڈ پر لٹایا اور اس کے
کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار کر اس نے سب سے پہلے
دروازہ بند کر کے اسے اندر سے چٹخنی لگائی اور پھر واپس آ کر
اس نے ایگزینڈر، لارڈ رابنسن اور صفدر کی بیلٹس کھول دیں۔ لارڈ
رابنسن اور صفدر دونوں چلنے کے قابل نہ تھے۔ جب کہ ایگزینڈر
بالکل صحیح تھا۔

"اب کیا ہوگا۔ ہم تو ان کے ہیڈ کوارٹر میں ہیں اور ہمارے دو
ساتھی تو چل بھی نہیں سکتے" ـــــ ایگزینڈر نے ہونٹ کاٹتے
ہوئے کہا۔

"مجھے باہر جا کر دیکھنا ہوگا۔ آپ یہیں ٹھہریں میں آپ کے لئے
ایک اور گن کا بندوبست کر دوں کم از کم اگر مرنا ہی پڑا۔ تو بے بسی
کی موت تو نہ مریں گے" ـــــ ٹائیگر نے کہا اور پھر دروازے کی
طرف بڑھا اور ابھی چٹخنی کھولی ہی تھی کہ اسے باہر تیز تیز قدموں کی
آواز سنائی دی۔ وہ تیزی سے مشین گن ہاتھ میں پکڑے سائیڈ

پر ہو گیا۔ الیگزینڈر بھی تیز مگر محتاط قدموں سے دوسری سائیڈ پر
ہو گیا۔ قدموں کی آوازیں چونکہ دو آدمیوں کی تھیں۔ اس لئے ٹائیگر نے
دوسری سائیڈ پر دیوار سے کھڑے الیگزینڈر کو انگلیوں کے اشارے
سے بتا دیا کہ آنے والے دو ہیں۔ دوسرے لمحے دروازہ ایک
دھماکے سے کھلا اور پھر کرسٹائن اور کرافٹ یکے بعد دیگرے
اندر داخل ہوئے۔ کرسٹائن خاصے غصے میں لگ رہا تھا۔ اس لئے
وہ کافی آگے آ کر ٹھٹھکا تھا۔ کہ اسی لمحے دونوں سائیڈوں سے ٹائیگر
اور الیگزینڈر دونوں نے ان پر چھلانگیں لگا دیں۔ ٹائیگر نے کرسٹائن
کو اٹھا کر یکلخت منہ کے بل فرش پر پٹخا۔ جب کہ کرافٹ الیگزینڈر
سے کہیں زیادہ پھرتیلا نکلا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے الیگزینڈر
کا حملہ بچایا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں ——
موجود مشین پسٹل سے فائرنگ ہوئی اور الیگزینڈر بری طرح چیختا
ہوا نیچے گرا۔ ٹائیگر نے کرافٹ کی اچانک فائرنگ سے بچنے کے
لئے یکلخت غوطہ لگایا اور پھر وہ واقعی حیرت انگیز طور پر اچھل کر
کرافٹ پر جو اس کے غوطہ لگانے پر مشین پسٹل سمیت اس کی طرف
گھوم رہا تھا پوری قوت سے ٹکرایا اور اس بار کرافٹ اچھل کر
فرش سے اٹھتے ہوئے کرسٹائن سے جا ٹکرایا۔ لیکن نیچے گرتے
ہی کرافٹ نے انتہائی حیرت انگیز طور پر قلابازی کھائی اور دوسرے
لمحے اس کی فلائنگ کک اپنی طرف بڑھتے ہوئے ٹائیگر کے سینے
پر پڑی۔ اور ٹائیگر اچھل کر پشت کے بل نیچے جا گرا۔ کرافٹ نے
ایک بار پھر قلابازی کھائی اور سیدھا ہوتے ہی اس نے انتہائی

پھرتی سے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا فائر ٹائیگر پر کھولنا
چاہا ہی تھا کہ فرش پر زخمی پڑے ہوئے الیگزینڈر کی دونوں ٹانگیں
قوس کی صورت میں گھومیں اور کرافٹ چیختا ہوا اس بار اٹھ کر
دروازے کی طرف دوڑتے ہوئے کرسٹائن سے جا ٹکرایا۔ ٹائیگر
کے لئے اتنا وقفہ کافی ہو گیا۔ کرافٹ اپنی طرف سے نیچے گر کر انتہائی
پھرتی سے اٹھا تھا۔ لیکن اب ٹائیگر نہ صرف اٹھ چکا تھا۔ بلکہ وہ
مشین گن بھی سنبھال چکا تھا۔ چنانچہ ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں
کے ساتھ ہی کرافٹ کے سینے پر جیسے گولیوں کی بارش سی ہو گئی۔
اور وہ لٹو کی طرح گھومتا ہوا نیچے گر گیا۔

"خبردار ورنہ" —— ٹائیگر نے اٹھ کر کسی چوہے کی طرح دروازے
کی طرف لپکتے ہوئے کرسٹائن کی طرف مشین گن کا رخ کرتے
ہوئے چیخ کر کہا۔ اور کرسٹائن نے اس طرح دونوں ہاتھ سر
سے بلند کر لئے جیسے اس کے بازوؤں میں کوئی مشین فٹ تھی۔
جس نے اس کے دونوں بازو بلند کر دیئے تھے۔ کرسٹائن کا
چہرہ زخمی بھی تھا اور خوف و دہشت سے بگڑا ہوا بھی تھا۔

"مم —— مم —— مت مارو مجھے مت مارو" —— اس نے
گھگھیاتے ہوئے کہا۔

"دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ۔ جلدی کرو۔ ورنہ بھون
ڈالوں گا" —— ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"تت —— تت —— تم جو کہو گے وہی کروں گا۔ مت مارو
مجھے مت مارو" —— کرسٹائن نے انتہائی عاجزانہ لہجے میں

کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ دیوار کی طرف گھوم کر تیزی سے
آگے بڑھا۔ اور دیوار پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہو گیا۔ ٹائیگر نے جلدی
سے آگے بڑھ کر اس کی جیبوں کی تلاشی لی۔ لیکن اس کی
جیبوں میں کچھ نہ تھا۔

" ایسے ہی کھڑے رہو۔ خبردار اگر حرکت کی " ___ ٹائیگر نے
تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر تیزی سے پیچھے کھسک کر اس نے
دروازے کے پٹ بند کر کے کنڈی لگا دی۔ الیگزینڈر کے
پہلو میں گولیاں لگی تھیں۔ اور وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ اس کے
پہلو سے خون تیزی سے نکل رہا تھا۔

" ادھر آؤ۔ اور اپنی قمیض پھاڑ کر اس کے پہلو پر پٹی باندھ دو۔
جلدی کرو " ___ ٹائیگر نے ایک طرف پڑا ہوا کرافٹ کا مشین
پسٹل اٹھاتے ہوئے کہا۔ لارڈ رابنسن اس دوران سٹریچر
پر اٹھ کر بیٹھ چکا تھا۔ اور وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے یہ
سب تماشا دیکھ رہا تھا۔ اس کے چونکہ پیٹ میں گولی لگی
ہوئی تھی۔ اس لئے وہ زیادہ تیزی سے حرکت کرنے سے معذور
تھا۔ البتہ آہستہ آہستہ چل سکتا تھا۔ جب کہ صفدر کے پیٹ
کولہے اور رانوں میں کئی گولیاں لگی تھیں۔ اس لئے وہ چلنے
پھرنے سے مجبور تھا۔ ٹائیگر کے کہنے پر لارڈ رابنسن نے بجلی کی سی
تیزی سے اپنی قمیض کو ایک سائیڈ سے پھاڑا اور پھر اس نے
الیگزینڈر کے پہلو پر پٹی باندھ دی۔ اس سے کم از کم فوری طور پر
خون نکلنے کا مسئلہ تو حل ہو چکا تھا۔ لیکن وہ یہ سوچ رہا تھا کہ

یہاں سے نکل کر وہ آخر جائے کہاں۔

" سنو۔ تمہارے اس ٹونی نے کیا کہا تھا اور عمران صاحب
کہاں ہیں " ___ ٹائیگر نے مشین پسٹل کی نال کرسٹائن کی
کنپٹی سے لگاتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" عمران روشام کلب میں ہے۔ لیکن وہاں اس کے ساتھ
صرف اس کے دو ساتھی ہیں۔ ٹرومین وہاں نہیں ہے۔ ٹونی نے
نے انہیں ٹریس کر لیا ہے۔ میں نے اسے حکم دیا تھا کہ وہ
وہیں میرا اور کرافٹ کا انتظار کرے۔ میں تم سب کو ختم کر کے
وہاں ریڈ کے لئے خود جانا چاہتا تھا۔ لیکن....... " ___
کرسٹائن نے جلدی جلدی بتاتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی
انتہائی بزدل آدمی تھا۔ کرافٹ کی ہلاکت اور اپنی موت کو سامنے
دیکھ کر وہ بالکل ہی کبھیٹر بن چکا تھا۔

" سنو کرسٹائن۔ ہمیں اپنی موت کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔
تم نے اب تک ہماری کارکردگی دیکھ ہی لی ہے۔ لیکن میرا
وعدہ ہے کہ اگر تم نے میری ہدایات پر درست طور پر عمل
کیا تو ___ تمہاری زندگی میرے ہاتھوں محفوظ رہے گی۔ لیکن
اگر تم نے کوئی چالاکی دکھانے کی کوشش کی تو ایک لمحے میں
گولیوں کی بوچھاڑ کر دوں گا۔ اور مشین گن کی گولیاں اس بات کی
پرواہ نہیں کیا کرتیں کہ اس کے سامنے کرسٹائن ہے یا کوئی
اور " ___ ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" تم مجھے مت مارو۔ میں تمہاری ہر ہدایت پر عمل کروں گا۔

یہ وعدہ کرتا ہوں کہ اب ٹاپ پرائز انعام میں بھی مداخلت
کر دوں گا۔ مجھے مت مارو" ۔۔۔۔ کرسٹائن نے گھگھیاتے
ہوئے لہجے میں کہا۔
" آؤ میرے ساتھ۔ میرے ساتھی ابھی یہیں رہیں گے" ۔۔۔
ٹائیگر نے کہا۔ اور پھر وہ کرسٹائن کو لے کر دروازے کی طرف
بڑھ گیا۔
" اطمینان سے آگے چلو اور سب سے قریبی اس کمرے تک
چلو جہاں فون موجود ہو اور چل کر روشام کلب میں میری عمران
صاحب سے بات کراؤ۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اگر زندہ
رہنا چاہتے ہو تو کسی قسم کی چالاکی دکھانے کی کوشش نہ کرنا"
ٹائیگر نے باہر راہداری میں آتے ہوئے کہا۔ اور کرسٹائن نے
سر ہلا دیا۔ پھر وہ راہداری کے آخر میں موجود ایک کمرے میں
گھس گیا۔ اس کمرے میں کوئی آدمی نہ تھا۔ البتہ ایک
میز پر فون موجود تھا۔ کرسٹائن نے رسیور اٹھا لیا۔
" یس" ۔۔۔ رسیور اٹھاتے ہی دوسری طرف سے آواز
سنائی دی۔
" کرسٹائن بول رہا ہوں۔ روشام کلب میں مسٹر علی عمران
موجود ہیں۔ ان سے رابطہ کرو اور انہیں کہو کہ ان کے ساتھی
ٹائیگر صاحب ان سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں روم نمبر
تھرٹی میں موجود ہوں۔ یہیں بات کراؤ" ۔۔۔ کرسٹائن
نے کہا۔

" یس باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور کرسٹائن
نے رسیور رکھ دیا۔
" کیا تم بتا سکتے ہو کہ تم کیسے رہا ہو گئے۔ میری سمجھ میں اب تک
یہ بات نہیں آئی کہ ہر بار تم آخر پراسرار انداز میں کیسے اپنے آپ
کو چھڑا لیتے ہو" ۔۔۔ رسیور رکھ کر کرسٹائن نے ٹائیگر سے
مخاطب ہو کر کہا۔
" فضول باتیں مت کرو۔ خاموش رہو" ۔۔۔ ٹائیگر نے اسے
بری طرح جھڑکتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں ایسی غراہٹ تھی کہ
کرسٹائن یک لخت سہم کر خاموش ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ٹیلی فون
کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور کرسٹائن نے رسیور اٹھا لیا۔
" یس" ۔۔۔ کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔
" باس۔ روشام کلب میں کوئی مسٹر علی عمران موجود نہیں ہیں۔
البتہ روشام فون پر ہیں ان سے بات کر لیں" ۔۔۔ دوسری طرف
سے کہا گیا۔
" تم ادھر کونے میں کھڑے ہو جاؤ۔ اور رسیور مجھے دو" ۔۔۔
ٹائیگر نے آہستہ آواز میں لیکن انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ اور
کرسٹائن نے رسیور ٹائیگر کے ہاتھ میں دیا اور خود خاموشی سے
چلتا ہوا دروازے کی مخالف سمت کمرے کے کونے میں جا کھڑا
ہوا۔
" مسٹر روشام میں عمران صاحب کا ساتھی ٹائیگر بول رہا ہوں۔
روٹ کے ہیڈ کوارٹر سے۔ کرسٹائن اب ہمارے مخالف نہیں

رہے۔ بلکہ مذاکرات کے لئے اب وہ ہمارے ساتھی بن چکے ہیں۔
اب پہلے والی صورت حال نہیں رہی۔ اس لئے آپ عمران صاحب
سے میری بات کرا دیں۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ کرسٹائن کو اس کے
آدمی ٹونی نے یہ اطلاع دے دی تھی کہ مسٹر علی عمران، جولیا اور
تنویر روشام کلب میں موجود ہیں البتہ مسٹر ٹرومین وہاں موجود نہ
تھے۔ کرسٹائن نے اس ٹونی کو انتظار کرنے کا حکم دیا تھا وہ خود
وہاں ریڈ کرنا چاہتے تھے۔ لیکن پھر ہمارے ساتھ مذاکرات کے بعد
صورت حال تبدیل ہو چکی ہے۔ اب مسٹر کرسٹائن ہمارے
ساتھی بن چکے ہیں۔ لارڈ رابنسن نے ان سے صلح کر لی ہے"۔۔۔۔۔
ٹائیگر نے جان بوجھ کر ایسے فقرے کہے تاکہ ہیڈ کوارٹر ایکس چینج میں
بیٹھا ہوا آپریٹر اصل صورت حال کو نہ سمجھ سکے۔ ورنہ ٹائیگر جانتا تھا
کہ اس کے ساتھی شدید زخمی ہیں۔ اور وہ اکیلا اس ہیڈ کوارٹر کے
اندر مؤثر طور پر نہ اپنا دفاع کر سکے گا اور نہ اپنے ساتھیوں کا۔ یہ
تو کرسٹائن کی فطری بزدلی تھی کہ وہ اس طرح بھیڑ بنا ہوا تھا۔
ورنہ اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو لازماً اب تک صورت حال کو ان کے
خلاف بدل چکا ہوتا۔

" ہیلو ٹائیگر۔ میں عمران بول رہا ہوں۔ کیا تم ریڈ سرکل سے
بول رہے ہو"۔۔۔۔ اسی لمحے عمران کی آواز رسیور پر ابھری۔ وہ
شاید روشام کے ساتھ موجود تھا۔ اور ٹائیگر کی باتیں سن رہا تھا۔

" یس باس۔ ٹاپ ریڈ سرکل سے بول رہا ہوں۔ البتہ اس جگہ کو
یہ لوگ ہیڈ کوارٹر کہتے ہیں۔ میرے سب ساتھی اوکے ہیں۔ مسٹر

کرسٹائن مکمل طور پر ہمارا ساتھ دینے پر رضامند ہو چکے ہیں۔ بس اب
فائنل مذاکرات آپ سے ہونے باقی ہیں تاکہ معاہدہ مکمل ہو سکے"
ٹائیگر عمران کی طرف سے بولے گئے لفظ ریڈ سرکل کو چونکہ اچھی طرح سمجھتا
تھا۔ اس لئے اس نے اسی انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ ریڈ سرکل
سے عمران کا مطلب تھا کہ کیا اس نے زبردستی قابو پا رکھا ہے۔

" اوکے۔ میں فائنل مذاکرات کے لئے تیار ہوں۔ تم ایسا کرو کہ
مسٹر کرسٹائن کو ساتھ لے کر یہیں روشام کلب آجاؤ۔ اپنے ساتھیوں
کو بھی ساتھ لیتے آنا۔ ہم یہاں مسٹر کرسٹائن کے استقبال کے
لئے تیار ہیں۔ اور اُسے یقین دلاتے ہیں کہ جو معاہدہ تم نے ان سے
کیا ہے۔ ہم بھی اس معاہدے پر قائم رہیں گے صرف تفصیلات
طے کریں گے معاہدہ وہی رہے گا"۔۔۔۔ عمران کی آواز سنائی
دی۔

" اوکے باس"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔

" تم نے آواز سن لی ہو گی کرسٹائن۔ یہ تمہارے لئے زندگی
بچانے کا آخری موقع ہے۔ ہمیں تمہارے ہیڈ کوارٹر، تمہاری
ایجنسی وولٹ یا تمہاری موت سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ہم صرف
اتنا چاہتے تھے کہ تم ٹاپ پرائز میں مداخلت نہ کرو۔ اور اس کا
وعدہ تم نے خود کر لیا ہے۔ لیکن اگر تمہاری نیت میں ذرا سا
کھوٹ ہے تو پھر نہ تم زندہ رہو گے نہ تمہارا ہیڈ کوارٹر سلامت
رہے گا۔ اور نہ تمہاری ایجنسی۔ بولو کیا چاہتے ہو"۔۔۔۔ ٹائیگر
نے رسیور رکھ کر انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"میں نے وعدہ کر لیا ہے۔ اور تم یقین رکھو میں اپنا وعدہ پ
کر دوں گا۔ میں تمہارا اور تمہارے زخمی ساتھیوں کو یہاں سے
روشام کلب بھیجنے کا بندوبست کر دیتا ہوں۔ اسس الیگزینڈر
بینڈیج بھی کرا دیتا ہوں ــــ کرسٹائن نے جلدی سے کہا۔
"تمہیں میرے ساتھ جانا ہوگا سمجھے۔ ہر صورت میں۔ اور یہ
سن لو کہ لارڈ رابنسن جب تک ٹاپ پرائز کا اعلان نہ کر دے گا
ہمارے پاس رہو گے۔ اس کے بعد ہم تمہیں زندہ اور صحیح
واپس کر دیں گے اور خود اپنے ملک چلے جائیں گے۔ بس یہ
آخری فیصلہ ہے۔ اور اب اس سلسلے میں مزید کوئی بات
ہو گی" ــــ ٹائیگر نے سخت لہجے میں کہا۔
"او۔ کے۔ مجھے منظور ہے" ــــ کرسٹائن نے ایک
سانس لیتے ہوئے کہا۔
"تم واقعی سمجھدار ہو" ــــ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے ک
اور پھر وہ کرسٹائن کو ساتھ لئے اس کمرے سے باہر آ گیا
راہداری کی دوسری طرف ایک برآمدہ سا تھا۔ وہاں مشین گ
سے مسلح چار افراد موجود تھے۔ لیکن کرسٹائن نے یہاں کو
خلاف معمول حرکت نہ کی۔ حالانکہ ٹائیگر پوری طرح چو
تھا۔

اپنے دفتر میں آکر کرسٹائن نے فون پر ہدایات دینی ش
کر دیں۔ کرافٹ اور دوسرے آدمی کی لاشیں اس نے ب
بھٹی میں ڈالنے کا حکم دیا۔ الیگزینڈر کو فوری طبی امداد دینے

ساتھ ساتھ اس نے ایک سٹیشن ویگن بھی تیار کرنے کا حکم دیا۔
اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے ٹونی کو ٹرانسمیٹر کال کر کے واپس
اس کے ہیڈ کوارٹر جانے کے احکامات دے دیئے۔ گو جب
تک ٹائیگر سٹیشن ویگن میں اپنے ساتھیوں اور کرسٹائن کو لے
کر ہیڈ کوارٹر سے باہر نہ آ گیا تھا۔ بے حد چوکنا رہا تھا۔ لیکن
کرسٹائن کے عمل سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اب مکمل طور پر
سیز فائر کر چکا ہے۔ اس نے ایک لمحے کے لئے بھی ایسی
حرکت نہ کی تھی جس سے اس کی بدنیتی ظاہر ہوتی۔

بلیک روٹ ہیڈ کوارٹر کا انچارج سورلو اپنے دفـ
بیٹھا ایک ضخیم فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ وہ لمبے
اور بھرے ہوئے جسم کا ایک نوجوان تھا۔ بلیک روٹ گورد
کی ایک شاخ تھی۔ لیکن وہ ریڈ روٹ سے یکسر مختلف
میں کام کرتی تھی۔ ایک لحاظ سے اُسے سیکرٹ سروس کے
انداز میں منظم کیا گیا تھا۔ وہ ویسٹرن کارمن کے اندرونی م
میں سی قسم کی کوئی مداخلت نہ کرتی تھی۔ اس کا تمام تر فیلڈ
ممالک سے متعلق تھا۔ گو بلیک روٹ کا چیف باس بھی کر
ہی تھا۔ لیکن کرسٹائن بلیک روٹ کے معاملات میں کوئی
نہ لیتا تھا۔ اس لئے بلیک روٹ کا عملی طور پر سربراہ سورلو ہی
البتہ وہ اپنی کارکردگی کی ماہانہ رپورٹ کرسٹائن کو باقاعد
بھیجتا رہتا تھا۔ اور حکومت ویسٹرن کارمن کی طرف سے ا

ے لئے جو مشن بھی بھیجا جاتا تھا وہ بھی کرسٹائن کے ذریعے ہی اس
تک پہنچتا تھا۔ بس اس کا کرسٹائن کے ساتھ صرف اتنا ہی تعلق
تھا۔ ورنہ باقی ہر کام میں وہ مکمل طور پر آزاد تھا۔ کرسٹائن کے
ساتھ جب اُسے کوئی بات کرنی ہوتی یا کرسٹائن نے جب اُسے
کوئی ہدایت دینی ہوتی تو وہ خصوصی فون لائن پر اس سے بات کر
لیتا تھا۔ سورلو اس وقت اپنے ایک اہم مشن کے سلسلے میں
ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ کہ میز پر رکھے ہوئے
ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور سورلو نے چونک کر سر اٹھایا۔
اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس سورلو اٹنڈنگ "—— سورلو نے کرخت لہجے میں
کہا۔

" باس۔ میں آسٹرم بول رہا ہوں۔ ایک اہم بات آپ
سے کرنی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے دفتر میں
حاضر ہو جاؤں "—— دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز
سنائی دی۔

" آجاؤ "—— سورلو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کی
فراخ پیشانی پر البتہ پہلے سے موجود شکنوں میں چند اور کا اضافہ
ہو گیا تھا۔ آسٹرم بلیک روٹ کا سپیشل ایجنٹ تھا۔ اور
خاصا ذہین آدمی تھا۔ اس لئے اس کی طرف سے اس طرح
کی پراسرار کال نے اُسے سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اس نے
فائل بند کر کے میز کی دراز میں رکھی اور پھر آسٹرم کے انتظار

میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

"یس۔ کم ان"۔۔۔۔ سورلو نے کہا اور دروازہ کھلنے پر ایک چھریرے بدن کا سمارٹ سا نوجوان اندر داخل ہوا۔

"آؤ بیٹھو آسٹرم۔ تمہاری کال نے مجھے پریشان کر دیا ہے" سورلو نے نرم لہجے میں کہا۔

"باس۔ پرابلم ہی ایسی ہے کہ مجھے خود آنا پڑا"۔۔۔۔ آسٹرم نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ کیا بات ہے"۔۔۔۔ سورلو نے قدرے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"باس۔ کیا آپ یقین کریں گے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارے ملک میں کام کر رہی ہے۔ اور پاکیشیا کا خوف ناک ترین آدمی علی عمران بھی یہاں موجود ہے"۔۔۔۔ آسٹرم نے کہا تو سورلو ایک لمحے تک تو ایسی نظروں سے آسٹرم کو دیکھتا رہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو۔ کہ یہ بات آسٹرم نے ہی کی ہے یا اس کے کان بج رہے ہیں۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار کرسی سے اچھل پڑا۔

"علی عمران۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں ولیسٹرن کارڈ کے دارالحکومت میں۔ یہ کیا کہہ رہے ہو آسٹرم۔ کیا تم نشے میں تو نہیں ہو"۔۔۔۔ سورلو نے بے اختیار چیخنے کے سے انداز میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں باس۔ آپ تو اس علی عمران اور

پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔ بہر حال مجھے اچانک ایک مقامی آدمی کی معرفت جب اس بات کا پتہ چلا تو میں نے بھی پہلے پہل آپ کی طرح اس پر یقین نہ کیا۔ لیکن جب میں نے مکمل انکوائری کی تو جو صورت حال سامنے آئی ہے وہ انتہائی تشویش ناک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مجھے فون پر رپورٹ دینے کی بجائے خود یہاں آنا پڑا ہے"۔۔۔۔ آسٹرم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اگر واقعی ایسا ہے تو پھر تو یہ نہ صرف انتہائی تشویشناک بات ہے بلکہ ہمارے لئے شرم سے مر جانے کا مقام ہے۔ کہ ہمارا ہیڈ کوارٹر یہاں موجود ہے۔ لیکن ہم ان کی آمد سے ہی بے خبر ہیں۔ جلدی بتاؤ وہ لوگ یہاں کس مشن پر آئے ہیں"۔۔۔۔ سورلو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ان کا مشن بھی انتہائی حیرت انگیز ہے۔ وہ چیف باس کرسٹائن کے خلاف مشن پر یہاں آئے ہیں اس کے علاوہ ان کا اور کوئی مشن نہیں ہے"۔۔۔۔ آسٹرم نے جواب دیا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو۔ چیف باس کے خلاف مشن اور پاکیشیا سروس یہاں آئی ہے۔ تفصیل بتاؤ تفصیل"۔۔۔۔ سورلو نے اس بار حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کی قوتِ برداشت جواب دے گئی ہو۔

"باس۔ بین الاقوامی اہمیت کا انعام ٹاپ پرائز اس سارے معاملے کی بنیاد بنا ہے۔ اس سال سائنس کے ٹاپ پرائز کے لئے

دو سائنسدانوں کے نام سامنے آئے۔ جن میں سے ایک ولسیٹر
کارمن کا ڈاکٹر گراہم ہے۔ اور دوسرا گریٹ لینڈ کا پاکیشیائی
نژاد ڈاکٹر زبیری ہے۔ فائنل کمیٹی میں دونوں کے ووٹ برا
ہو گئے ہیں۔ اس لئے فیصلہ کن ووٹ ٹرسٹ کے چیئرمین لا
ڈرابنسن کا ہو گیا۔ چیف باس اس سال کا ٹاپ پرائز ڈاکٹر گرا
کو دلانا چاہتا ہے۔ تاکہ ولیسٹرن کارمن کی عزت بڑھے۔
لارڈ ڈرابنسن چونکہ ولیسٹرن کارمن کا باشندہ ہے۔ اور ٹاپ
پرائز ٹرسٹ کا ہیڈ کوارٹر بھی ولیسٹرن کارمن میں ہے۔ اس
لئے چیف باس نے لارڈ ڈرابنسن کو حکم دیا کہ وہ اپنا فیصلہ
ووٹ ڈاکٹر گراہم کے حق میں کاسٹ کریں لیکن لارڈ ڈرابن
نے نہ صرف انکار کر دیا ہے بلکہ یہ عندیہ بھی دیا کہ وہ اپنا و
ڈاکٹر زبیری کے حق میں کاسٹ کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ ا
چیف باس شدید برہم ہوئے۔ انہوں نے لارڈ ڈرابنسن کو دھمک
دینی شروع کر دیں۔ لارڈ ڈرابنسن روپوش ہو گیا۔ پاکیشیا کا علی
اس کا دوست اور آکسفورڈ میں کلاس فیلو رہا ہے۔ ادھر چونک
ڈاکٹر زبیری کا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ شاید اس لئے لارڈ ڈرا
نے علی عمران کو فون کر کے مدد کے لئے کہا۔ یہ فون کال چیک
لی گئی۔ جب چیف باس کو اس کا علم ہوا تو وہ بے حد غصے م
گئے۔ انہوں نے ریڈ روٹ کی مدد سے لارڈ ڈرابنسن اس
نوجوان بیوی اور دو معصوم بچوں کو اغوا کر کے ریڈ روٹ
ٹاور جیرسیل ایکس ہاؤس میں پہنچا دیا۔ اور وہاں چیف باس خ

گئے۔ انہوں نے لارڈ ڈرابنسن کو رضامند کرنے کے لئے اس کے
سامنے اس کے بچوں پر ہولناک تشدد کیا۔ مگر اچانک ایک آدمی
ایکس ہاؤس میں داخل ہوا۔ اور ایکس ہاؤس میں ریڈ روٹس کے
سارے افراد کو ختم کر کے وہ لارڈ ڈرابنسن اس کی بیوی اور اس
کے دونوں بچوں کو نکال لے جانے میں کامیاب ہو گیا۔ چیف
باس وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے۔ اس آدمی
نے جس کا نام بعد میں ٹرومین یا بلیک ایگل معلوم ہوا۔ انتہائی
خفیہ طور پر لارڈ ڈرابنسن اور اس کی فیملی کو ایکریمیا پہنچا دیا۔ ٹرومین
ایکریمیا کا آدمی ہے۔ اور کسی خفیہ بین الاقوامی تنظیم بلیک تھنڈر
کا ایجنٹ رہا ہے۔ لیکن اب وہ بلیک تھنڈر کو چھوڑ کر عمران
کا ساتھی بن چکا ہے۔ چیف باس نے ٹرومین کا کھوج نکال
لیا۔ اور اُسے اغوا کر لیا گیا۔ لیکن ٹرومین ایک بار پھر فرار
ہو کر ان کے ہاتھوں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا۔ پھر
ریڈ روٹس ہیڈ کوارٹر کے انچارج کم کو اطلاع ملی کہ مقامی
بدمعاش ہالیڈے کی بار میں ٹرومین اور عمران کا ایک ساتھی
ٹائیگر موجود ہے۔ کم نے وہاں سائنسی آلات کے ذریعے ان
کی ساری گفتگو ٹیپ کر لی۔ اس ٹیپ سے ایک اور سازش کا
علم ہوا کہ ہالیڈے۔ ٹرومین اور ٹائیگر نے روٹ کے سابق
چیف انتھونی الیگزینڈر کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔ وہ چیف
باس کو ختم کر کے الیگزینڈر کو دوبارہ چیف باس بنانا چاہتے
ہیں۔ اور عمران بھی پاکیشیا سے اپنے ساتھیوں سمیت ولیسٹرن

کا رمن آ رہا ہے ۔ کم نے انتہائی عقلمندی سے ٹرومین ۔ ٹائیگر اور الیگزینڈر کو گرفتار کر لیا ۔ عمران اور اس کے تین ساتھی جن میں ایک عورت جولیا بھی شامل ہے ۔ جیسے ہی ائیرپورٹ پہنچے انہیں وہاں سے بھی اغوا کر لیا گیا ۔ ادھر لارڈ رابنسن کے متعلق بھی اس ٹیپ کے ذریعے معلوم ہو گیا ۔ چنانچہ ریڈ روٹس کے فارن سیکشن نے لارڈ رابنسن کو ایکریمیا سے اغوا کر لیا ۔ اور یہ سب ریڈ روٹ کے انتہائی محفوظ سیکشن زیرو ہاؤس میں بے بس کر دیئے گئے ۔ چیف باس وہاں پہنچا ۔ لیکن پھر صورتحال بدل گئی ۔ یہ سب افراد زیرو ہاؤس کو تباہ کر کے وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ۔ کم مارا گیا ۔ البتہ چیف باس پہلے ہی وہاں سے جا چکا تھا ۔ اس لئے وہ بچ گیا ۔ عمران کے ساتھی بھی اس ہنگامے میں شدید زخمی ہوئے ۔ چیف باس نے کم کی جگہ کرافٹ کو ہیڈ کوارٹر کا انچارج بنا دیا ۔ اور سرچنگ سیکشن کے ٹونی کو ان کی تلاش پہ مامور کر دیا ۔ اس کے بعد دو باتیں سامنے آئیں ۔ عمران ۔ ٹرومین اپنے دو ساتھیوں سمیت چیف باس کی عورت کرسٹینا کے گھر پہنچ گئے ۔ وہاں سے انہوں نے کرسٹینا بن کر ہیڈ کوارٹر کال کی ۔ مگر وہاں ماسٹر کمپیوٹر نے چیک کر لیا ۔ کہ کال کرنے والی کرسٹینا نہیں ہے ۔ اس پہ کرافٹ نے ریڈ روٹ کے ایکشن گروپ کے انچارج سالٹر کو اس کے گروپ سمیت وہاں ریڈ کرنے کے لئے کہا ۔ سالٹر نے انہیں کرسٹینا کی کوٹھی سے باہر نکلتے ہی چیک کر لیا ۔ ادھر چیف باس ٹاپ ہلز کالونی کے ایک

خفیہ اڈے میں موجود تھے ۔ کرسٹینا نے انہیں بھی کال کی تھی ۔ وہ بھی اس کال سے مشکوک ہو گئے ۔ انہوں نے کرافٹ سے بات کی تو کرافٹ نے انہیں بتایا کہ سالٹر اور اس کا گروپ ایکشن میں آ چکا ہے ۔ مگر چیف باس نے سالٹر سے کہا کہ وہ ان لوگوں کو زندہ پکڑنا چاہتے ہیں ۔ عمران اور اس کے ساتھی کرسٹینا کے گھر سے نکل کر ٹاپ ہلز کالونی میں چیف باس کے گھر پہنچ گئے ۔ وہاں ایک بار پھر ہنگامہ ہوا ۔ چیف باس تو نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ۔ مگر سالٹر اور اس کا سارا گروپ مارا گیا ۔ دوسری طرف سرچنگ سیکشن کے ٹونی نے عمران کے باقی ساتھیوں کا کھوج نکال لیا ۔ جس میں الیگزینڈر بھی شامل تھا ۔ عمران کے ساتھی شدید زخمی تھے ۔ کرافٹ نے انہیں ٹونی کے ذریعے اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر بلا لیا ۔ چیف باس بھی ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی ٹونی نے ٹریس کر لیا ۔ یہ لوگ روشام کلب میں چھپے ہوئے ہیں ۔ روشام کلب کا مالک روشام ان کا ساتھ دے رہا تھا ۔ ٹونی نے وہاں ریڈ کرنا چاہا تو چیف باس نے اُسے انتظار کرنے کا حکم دے دیا ہے ۔ یہ ہے اب تک کی ساری صورت حال" آسٹرم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" اوہ ۔ یہاں اس قدر بڑے بڑے ہنگامے ہوتے رہے ہیں اور ہمیں علم تک نہیں ہوا ۔ مگر تم نے اس قدر تفصیلی معلومات کیسے حاصل کر لیں " ——— سورلو نے حیران ہو کر پوچھا ۔

" ریڈ روٹ ہیڈ کوارٹر کا نمبر کھری جیگوار میرا ذاتی دوست

ہے۔ اس سے یہ ساری تفصیلات کا علم ہوا ہے" ——— آسٹرم نے جواب دیا۔

" اس کا تو مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی ریڈ روٹس کے مقابلے میں بُری طرح ناکام ہو چکے ہیں۔ لارڈ رابنسن اور اس کے ساتھی اس وقت چیف باس کے قبضے میں ہیں۔ اور عمران اور دوسرے لوگوں کو ٹریس کیا جا چکا ہے۔ ویری گڈ۔ اگر اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ روٹ کے ہاتھوں ہو جاتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ روٹ کی دھاک پوری دنیا پر بیٹھ جائے گی۔ میں چیف سے بات کرتا ہوں۔ چیف کو یہ کام میرے ذمہ لگانا چاہئے تھا" ——— سورلو نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھے سرخ رنگ کے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے اس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس ——— کرسٹائن سپیکنگ" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی چیف باس کی آواز سنائی دی۔ لیکن چیف باس کی آواز سن کر سورلو بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار نظر آنے لگے۔ گو آواز اور لہجہ چیف باس کا ہی تھا۔ لیکن ان کے لہجے میں وہ کرختگی اور گھن گرج مفقود تھی۔ جو ان کی طبیعت کا خاصہ تھا۔ اس بات پر سورلو چونکا تھا۔

" سورلو بول رہا ہوں چیف" ——— سورلو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اوہ تم۔ کیسے فون کیا ہے" ——— دوسری طرف سے

چیف باس نے چونک کر پوچھا۔

" چیف۔ مبارک ہو۔ آپ نے واقعی کمال کارکردگی دکھائی ہے۔ عمران اس کے ساتھیوں کو ناکام کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ لوگ بین الاقوامی طور پر انتہائی خطرناک ایجنٹ سمجھے جاتے ہیں لیکن آپ نے مجھے کیوں یہ مشن نہیں دیا۔ میں ان سے فوری طور پر نمٹ لیتا" ——— سورلو نے مبارکباد دینے کے ساتھ ساتھ شکوہ کرتے ہوئے کہا۔

" تمہیں کیسے معلوم ہوا" ——— کرسٹائن کے لہجے میں حیرت تھی۔

" آخر میں بلیک روٹ کا چیف ہوں باس۔ مجھ سے زیادہ دیر تک کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی" ——— سورلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بہرحال کال کرنے کا شکریہ۔ عمران کے ساتھ میں نے صلح کر لی ہے۔ اور ابھی تھوڑی دیر بعد میں اس کے زخمی ساتھیوں کو ساتھ لے کر روشام کلب اس سے ملنے جا رہا ہوں تاکہ صلح کے معاہدے کی تفصیلات طے کی جا سکیں۔ تم نے اب اس سلسلے میں کسی قسم کی کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی۔ جس سے کوئی غلط فہمی پیدا ہو جانے کا امکان ہو۔ تم اس سارے معاملے سے قطعی علیحدہ رہو۔ یہ میرا حکم ہے۔ سمجھے" کرسٹائن نے سخت لہجے میں کہا۔

" یس چیف باس۔ جیسے آپ کا حکم۔ میں تو بہرحال حکم کا

پابند ہوں۔ آپ اپنے معاملات بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں" ـــــ سورلو نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے" ـــــ چیف باس نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ سورلو نے رسیور کریڈل رکھ دیا۔

"کیا مطلب باس۔ کامیابی کے بعد صلح۔ میں سمجھا نہیں" سامنے بیٹھے آسٹرم نے حیران ہو کر کہا۔

"صورت حال ویسی نہیں ہے۔ جیسی کہ ظاہر کی جا رہی ہے۔ آسٹرم تم ابھی میرے سامنے اپنے دوست جیگوار کو کال کرو اور اس سے پوچھو کہ اصل چکر کیا ہے۔ چیف باس کا لہجہ بتا رہا ہے۔ کہ وہ یہ سب کچھ کسی خاص مجبوری کے تحت کر رہا ہے" سورلو نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں" ـــــ آسٹرم نے کہا اور سرخ فون کے ساتھ پڑے ہوئے دوسرے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے اس کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ہیڈ کوارٹر" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"بلیک روٹ ایجنٹ آسٹرم بول رہا ہوں جیگوار سے بات کراؤ" ـــــ آسٹرم نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک اور آواز رسیور پر ابھری۔

"یس ـــ جیگوار بول رہا ہوں" ـــــ بولنے والے کے

لہجے میں نرمی تھی۔

"جیگوار۔ ابھی ہمارے چیف نے چیف باس سے بات کی ہے۔ چیف باس نے بتایا کہ انہوں نے عمران گروپ سے صلح کر لی ہے اور وہ اس کے زخمی ساتھیوں کو ساتھ لے کر روشام کلب عمران سے کسی معاہدے کی تفصیلات طے کرنے جا رہے ہیں" ـــــ آسٹرم نے کہا۔

"انہوں نے درست کہا ہے۔ آسٹرم۔ وہ اس وقت سٹیشن ویگن میں بیٹھ رہے ہیں۔ بس اچانک ہی انہوں نے ان سے صلح کر لی۔ حالانکہ باس کرافٹ اور ایک اور آدمی بھی ہلاک ہو چکا ہے۔ میری تو اپنی سمجھ میں کوئی بات نہیں آ رہی۔ بہرحال چیف باس اپنی مرضی کے مالک ہیں۔ ہم کیا کر سکتے ہیں" دوسری طرف سے جیگوار نے جواب دیا۔

"کرافٹ ہلاک ہو چکا ہے۔ کہاں اور کیسے" ـــــ آسٹرم نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"کرافٹ نے عمران کے زخمی ساتھیوں جن میں الیگزینڈر بھی شامل تھا۔ الیگزینڈر البتہ ٹھیک ٹھاک تھا۔ یہاں ہیڈ کوارٹر میں سٹریچروں سے بندھے ہوئے تھے۔ پھر ٹونی کی کال آنے کے بعد کہ عمران کو ٹریس کر لیا گیا ہے۔ باس کرافٹ کو ساتھ لے کر اس کمرے میں گئے۔ اس وقت وہ شدید غصے میں تھے۔ اور ظاہری معلوم ہوتا تھا کہ وہ عمران کے ان سب ساتھیوں کو جو ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں الیگزینڈر سمیت فوری طور پر ہلاک

کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ لیکن بعد میں انتہائی حیرت انگیز طور پر وہ عمران کے ایک ساتھی کے ساتھ واپس آ گئے۔ تب پتہ چلا کہ کرافٹ اور دوسرا آدمی جو پہلے سے اس کمرے میں موجود تھا۔ ہلاک ہو چکے ہیں۔ باس نے ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈالنے کا حکم دے دیا۔ سابق باس الیگزینڈر شدید زخمی ہو چکا تھا۔ باس نے اس کی باقاعدہ بینڈیج کرائی اور اب باس ان سب کو ساتھ لے کر روشام کلب جا رہا ہے اب بتایا گیا ہے کہ باس نے ان سے صلح کر لی ہے"۔۔۔ جیگوار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ شکریہ "۔۔۔ آسٹرم نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ وہاں اس کمرے میں جھگڑا ہوا۔ اور کرافٹ اور اس کا ساتھی ہلاک ہو گیا۔ الیگزینڈر زخمی ہوا چیف باس کو انہوں نے گن پوائنٹ پر قابو کر لیا۔ اب میں سمجھ گیا کہ باس کے لہجے میں بے بسی کیوں تھی۔ باس اپنی جان کے خوف سے مجبور ہو گیا ہے۔ اور کے آسٹرم ہمیں باس کو ان کے قبضے سے بھی آزاد کرانا ہے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی قابو میں کرنا ہے۔ اس کے بعد اگر باس نے واقعی ان سے صلح کر لی ہے تو ٹھیک ورنہ ان سب کو ہلاک ہونا پڑے گا"۔۔۔ سورلو نے کرسی سے اٹھ کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" یس باس۔ تو پھر میں گروپ کو تیار کر دوں"۔۔۔ آسٹرم نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ فوراً انہیں تیار کراؤ۔ میں تمہارے ساتھ جاؤں گا۔ جلدی کرو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ باس کو ہی ہلاک کر دیں۔ وہ لوگ یقیناً ہیڈ کوارٹر سے نکل جانے کے بعد حرکت میں آئیں گے"۔ سورلو نے کہا اور آسٹرم سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ سورلو اسی کمرے میں ہی ٹہلنے لگا۔ اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات پوری طرح نمایاں تھے۔ تقریباً پانچ منٹ بعد آسٹرم واپس آیا۔

" گروپ تیار ہے باس۔ آیئے"۔۔۔ آسٹرم نے کہا۔ اور سورلو سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ایک بڑے سے کمرے میں عمران اپنے ساتھیوں جولیا، تنویر اور ٹائیگر کے علاوہ ٹرمین کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ کرسٹا بھی سر جھکائے ایک صوفے پر بیٹھا تھا۔ صفدر۔ لارڈ رابنسن اور الیگزینڈر تینوں وہاں موجود نہ تھے۔ ٹائیگران کو لے کر سٹیشن ویگن میں جیسے ہی روشام کلب پہنچا۔ وہاں عمران پہلے سے ہی تیار تھا۔ ہیڈ کوارٹر سے آنے والی سٹیشن ویگن کو وہیں کلب میں چھوڑ دیا گیا تھا۔ اور روشام کے آدمی صفدر۔ لارڈ رابنسن اور الیگزینڈر تینوں کو لے کر ایک پرائیویٹ ہسپتال میں داخل کرنے چلے گئے تھے۔ جب کہ عمران۔ کرسٹائن اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ روشام کے ایک خفیہ اڈے میں آ گیا تھا۔

"ہاں تو جناب کرسٹائن صاحب۔ اب معاہدے کے متعلق

بات چیت ہو جائے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کرسٹائن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بات چیت کیا کرنی ہے۔ بس میں نے کہہ دیا ہے کہ لارڈ رابنسن بے شک ٹاپ پرائز ڈاکٹر زبیری کو دینے کا اعلان کر دیں۔ جھگڑا ختم اور اب تم مجھے واپس جانے دو"۔۔۔ کرسٹائن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"دیکھو کرسٹائن۔ تمہاری موجودہ حالت بتا رہی ہے کہ تم یہ سب کچھ مجبوراً کہہ رہے ہو۔ صرف اپنی جان بچانے کی غرض سے۔ اور مجھے یقین ہے کہ ہمارے جانے کے بعد تم نے لازماً لارڈ رابنسن اور اس کی فیملی سے ہولناک انتقام لینے سے ہرگز گریز نہیں کرنا۔ اگر ایسی بات ہے تو کھل کر بتا دو۔ میں ابھی تمہیں یہاں سے واپس بھجوا دیتا ہوں۔ تاکہ تم ہمارے خلاف جو اقدام کرنا چاہو کر لو۔ لیکن منافقت اور عیاری میں قطعاً برداشت نہیں کر سکتا"۔۔۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"نہیں میں درست کہہ رہا ہوں"۔۔۔ کرسٹائن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر"۔۔۔ عمران نے ایک سائیڈ پر بیٹھے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"۔۔۔ ٹائیگر نے جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"مسٹر کرسٹائن کو جا کر ان کے ہیڈ کوارٹر چھوڑ آؤ"۔۔۔ عمران

نے سرد لہجے میں کہا تو کرسٹائن بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی مایوسی سے دھندلی آنکھوں میں یک لخت زندگی کی چمک سی لہرا گئی۔

"آئیے مسٹر کرسٹائن"۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا

"اوہ اوہ شکریہ۔ یقین رکھو میں اپنے وعدے پر قائم رہوں گا" کرسٹائن نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ اور انداز سب کچھ یکسر بدل گیا تھا۔

"اگر قائم رہو گے تو فائدے میں بھی رہو گے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کرسٹائن سر ہلاتا ہوا ٹائیگر کے ساتھ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ آخر تم کب تک بلی چوہے والا کھیل کھیلتے رہو گے۔ کبھی اس سے لڑتے ہو کبھی اسے اس طرح زندہ سلامت واپس دیتے ہو"۔۔۔ کرسٹائن اور ٹائیگر کے باہر جاتے ہی جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ کرسٹائن انتہائی کمینہ فطرت آدمی ہے آپ نے اس پر اعتبار کر کے غلطی کی ہے"۔۔۔ ٹرمین نے بھی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے۔ میں ایک کبوتر کی طرح سہمے ہوئے انسان پر گولیوں کی بارش کر دوں۔ نہیں میں ایسا نہیں کر سکتا سنو۔ ابھی ہم یہیں ہیں۔ جب تک لارڈ رابنسن صحت مند ہو کر بیانیہ کا اعلان نہیں کر دیتا اس وقت تک ہم ویسٹرن کارمن

نہیں جائیں گے۔ البتہ ہمیں یہ کوٹھی فوری طور پر چھوڑنی ہو گی۔ میں نے کرسٹائن کو آخری موقع دیا ہے۔ اس کے بعد اس کے لئے اور کوئی موقع نہ ہو گا"۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"اس کو اس وقت تک یرغمال رکھنا تھا جب تک لارڈ رابنسن اعلان نہیں کر دیتا"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"پھر تو وہ ایسے ہی سہما سکڑا بیٹھا رہتا۔ میں اسے ٹیسٹ کرنا چاہتا ہوں۔ اور اس ٹیسٹ کا جلد ہی نتیجہ نکل آئے گا"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہاری اسی اعلیٰ ظرفی نے تو مجھے شکار کر رکھا ہے"۔۔۔ ٹرمین نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران ہنس پڑا۔

"کاش کوئی ہمیں بھی شکار کر لیتا۔ ہمیں تو آج تک شکار ہونے کی حسرت ہی رہی ہے"۔۔۔ عمران نے کن انکھیوں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ فضول بکواس کی ضرورت نہیں ہے"۔۔۔ جولیا نے مصنوعی غصے سے کہا۔ لیکن ساتھ ہی اس نے منہ دوسری طرف کر لیا۔ جبکہ تنویر نے جو اب تک مسلسل خاموش بیٹھا تھا جولیا کا انداز دیکھ کر بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ لیکن وہ کچھ بولا نہیں۔ وہ سب اب اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگے تھے کہ یک لخت عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کو ایک زوردار چکر آیا ہو۔ اس نے اپنے ذہن کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ دوسری

بار پہلے سے زیادہ زوردار چکر آیا اور پھر یک لخت اس کا ذہن تاریکی
میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جس طرح گہرے تاریک بادلوں کے ذرا سے
ہٹنے سے چاند کی کرنیں ان گہرے بادلوں پر پھیلتی ہیں بالکل اسی طرح
اس کے ذہن پر بھی روشنی کی کرنیں تیزی سے پھیلتی چلی گئیں۔ اور
اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ چند لمحوں
تک تو اس کا شعور پوری طرح بیدار نہ ہو سکا تھا۔

" سب سے پہلے لارڈ رابنسن کو تلاش کرو۔ اس روشام کے
آدمی اسے کسی ہسپتال میں لے گئے ہیں " ——— اس کے ذہن سے
کرسٹائن کی کرخت آواز ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی اس کا شعور
پوری طرح بیدار ہو گیا۔ عمران نے دیکھا کہ وہ ایک کافی بڑے
کمرے میں لوہے کے راڈز والی لیکن عام کرسیوں سے مختلف سخت
کی کرسی پر جکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے دائیں بائیں
دونوں طرف ایسی ہی کرسیوں کی ایک طویل قطار فرش میں نصب
موجود تھی۔ جن میں سے چند پر جولیا۔ تنویر۔ ٹرومین اور ٹائیگر اسی
حالت میں موجود تھے۔ جب کہ باقی خالی پڑی ہوئی تھیں۔ کمرہ خاصا
بڑا اور ہر طرف سے بند تھا۔ ایک کونے میں جالی لگی ہوئی تھی۔ اور
کرسٹائن کی آواز اس جالی میں سے سنائی دے رہی تھی۔ ایک
آدمی جس نے سفید کوٹ پہنا ہوا تھا اس وقت ٹرومین کے بازو
پر جھکا ہوا تھا وہ اسے انجکشن لگا رہا تھا۔

" آسٹرم گیا ہوا ہے باس۔ ابھی اس کی طرف سے رپورٹ
جائے گی " ——— ایک اور آواز ابھری۔

" تمہیں کیسے شک پڑا سورلو کہ میں ان کے ہاتھوں بے بس ہو گیا
تھا " ——— کرسٹائن نے پوچھا۔ وہ شاید کسی اور کمرے میں بیٹھے
باتیں کر رہے تھے۔ جہاں شاید اس کمرے کا مائیک آن تھا۔ اس
لئے ان کی آوازیں یہاں سپیکر پر سنائی دے رہی تھیں۔

" باس۔ فون پر آپ کی آواز سن کر میں چونک پڑا تھا۔ آپ کا
لہجہ بتا رہا تھا کہ آپ کچھ گھٹن سی محسوس کر رہے ہیں۔ اس کے بعد
آسٹرم نے آپ کے ہیڈ کوارٹر میں اپنے ایک دوست کو فون کیا
وہاں سے جب کرانٹ کی ہلاکت اور آپ کے ان لوگوں اور زخمیوں
کو لے کر روشام کلب جانے کی اطلاع ملی تو میں سمجھ گیا کہ آپ کو
اس بات پر مجبور کر دیا گیا ہے۔ اور آپ نے واقعی انتہائی سمجھداری
سے کام لیا تھا۔ چیف یہ لوگ انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ
ہیں۔ یہ نہ صرف ہیڈ کوارٹر میں تباہی مچا دیتے بلکہ آپ کی جان کو بھی
خطرہ لاحق ہو جاتا۔ یہ بہرحال مارے تو جاتے لیکن آپ جیسی شخصیت
پھر ولیسٹرن کارمن کو کہاں مل سکتی ہے۔ آپ ڈاکٹر کرامم کو ٹاپ پرائز
دلانے کے لئے جس طرح جدوجہد کر رہے ہیں۔ اس نے مجھے بے حد
متاثر کیا ہے۔ واقعی حب الوطنی اسی کا نام ہے " ——— سورلو نے
جواب دیتے ہوئے کہا اس کا لہجہ بے حد خوشامدانہ تھا۔

" ویری گڈ سورلو۔ تم واقعی سمجھدار آدمی ہو۔ تمہاری اس بات
نے میرے دل میں تمہاری قدر اور بڑھا دی ہے۔ ورنہ میں تو سمجھ
رہا تھا کہ کہیں تم یہ نہ سمجھ لو کہ میں صرف اپنی جان بچانے کے لئے
یہ سب کچھ کر رہا تھا۔ اگر مجھے کچھ ہو جاتا تو ٹاپ پرائز ولیسٹرن کارمن

کو نہ مل سکتا۔ اور میری تو روح بھی بے چین رہتی"۔۔۔ کرسٹان
نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔
"باس۔ آپ کو اس مسئلے میں الجھنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ آخر
بلیک روٹ کس مرض کی دوا ہے۔ آپ ہمیں اشارہ کر دیتے ہم
سب کچھ سیٹ کر لیتے"۔۔۔ سورلو نے جواب دیا۔ اور عمران سمجھ
گیا کہ یہ سورلو روٹ کے دوسرے سیکشن بلیک روٹ کا
سربراہ ہے۔
"مجھے یہ خیال بھی نہ تھا کہ یہ معاملہ اس قدر طویل اور الجھ جائے
گا۔ بہرحال تم نے بالکل بروقت اقدام کیا ہے۔ اب لارڈ رابنسن
کے مل جانے کے بعد ان سب کو گولیاں مار کر اور لارڈ رابنسن کی
طرف سے جبراً ٹاپ پرائز کا ڈاکٹر گراہم کے حق میں بیان دلا کر
میں اس مشن سے فارغ ہو جاؤں گا"۔۔۔ کرسٹان نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔
"باس۔ ویسے میری سمجھ میں اب تک یہ بات نہیں آئی کہ
آخر اس عمران نے آپ کو اپنے آدمی سمیت واپس کیسے بھیج دیا۔
ہم اس علاقے تک تو پہنچ گئے تھے جہاں یہ خفیہ اڈہ تھا۔ لیکن
ہمیں اس اڈے کا پتہ نہ چل رہا تھا۔ جب اس کوٹھی میں سے
کار باہر آئی۔ جس میں آپ سوار تھے۔ تو آپ کو دیکھ کر ہمیں اصل
ٹھکانے کا علم ہوا۔ اور پھر اس آدمی پر قابو پا کر ہم نے اڈے میں
بے ہوش کر دینے والی گیس کے فائر کئے۔ اس طرح یہ سب لوگ
قابو میں آ گئے۔ اگر آپ اس طرح باہر نہ آتے تو شاید ہمیں اس

اڈے کو تلاش کرنے میں خاصی دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا"۔۔۔ سورلو
نے کہا۔
"وہ واقعی احمق آدمی ہے سورلو۔ میں نے تو صرف موقع حاصل
کرنے کے لئے اسے یقین دلایا کہ میں ٹاپ پرائز کے معاملے میں
مداخلت نہ کروں گا۔ اور وہ احمق میری بات پر یقین کر بیٹھا۔ ویسے
میرا خیال ہے وہ میرے عہدے سے دہشت زدہ ہو گیا تھا۔ اس
کی جرأت ہی نہ ہو رہی تھی کہ مجھ پر ہاتھ اٹھا سکے"۔۔۔ کرسٹان
نے کہا۔
"میرا خیال ہے باس۔ ٹاشو ان سب کو انجکشن لگا چکا ہو گا۔
جب تک آسٹرم کی طرف سے کوئی اطلاع نہ آئے کیوں نہ اس
عمران سے چند باتیں ہو جائیں۔ میں نے آج تک اس کے متعلق
بہت کچھ سن رکھا ہے۔ اس لئے میری خواہش ہے کہ میں اس سے
چند باتیں کر لوں"۔۔۔ سورلو نے کہا۔
"ٹھیک ہے آؤ۔ لیکن ایک بات ہے یہ لوگ انتہائی پراسرار
انداز میں ہر گرفت سے آزاد ہو جاتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہمارے
اندر جانے سے پہلے یہ آزاد ہو چکے ہوں"۔۔۔ کرسٹان
کی قدرے خوفزدہ سی آواز سنائی دی۔
"اوہ نو باس۔ وہ راڈز میں جکڑے ہوتے ہیں۔ ان سے
تو ان کی روح ہی آزاد ہو سکتی ہے جسم نہیں۔ ویسے بھی ان کی
مکمل تلاشی لی جا چکی ہے"۔۔۔ سورلو کی آواز سنائی دی۔
اور پھر کرسیاں ہٹنے اور قدموں کی آواز ابھری۔ جو آہستہ آہستہ

مدھم پڑتے پڑتے غائب ہو گئی۔ وہ آدمی سب کو انجکشن لگا کر سامنے
موجود دروازے سے باہر جا چکا تھا۔ اور اب آہستہ آہستہ ان
کے ساتھی ہوش میں آتے جا رہے تھے۔

" کر لیا ٹیسٹ تم نے کرسٹائن کو" ___ اچانک جولیا کی
انتہائی غصیلی آواز ابھری۔

" ہاں وہ ٹیسٹ میں فرسٹ کلاس پاس ہوا ہے۔ اور
میں کوشش کروں گا کہ اس سال کا ٹاپ پرائز اُسے ہی دے
جائے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" عمران صاحب اس بار کرسٹائن تمہیں کوئی موقع نہ دے گا"
ٹرومین نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" دینا بھی نہیں چاہیئے۔ آخر وہ روٹ کا چیف باس ہے۔ اگر
اس طرح بار بار موقعے دیتا رہا تو روٹ کا اختتام جہنم کے دروازے
پر ہی جا کر ہو گا" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تمہاری خوش فہمیاں کسی روز ہم سب کو لے ڈوبیں گی۔
اچھا بھلا قابو آیا تھا کرسٹائن۔ گولیوں سے اڑا دینا تھا" ___
تنویر بھی آخر کار بول ہی پڑا۔ اس کے لہجے میں شدید غصہ تھا۔

" باس۔ میں کار لے کر کوٹھی سے باہر نکلا ہی تھا کہ اچانک کوئی
چیز کار میں آ کر گری۔ اور اس کے ساتھ ہی میرا ذہن آف ہو گیا"
ٹائیگر نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اسی لئے تو کہتے ہیں کہ کھڑکیاں بند رکھنے سے بہت سی آفات
نجات مل جاتی ہے۔ خاص طور پر عقل کی کھڑکیاں" ___ عمران نے

مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ اس کی بات کا کوئی
جواب دیتا۔ سامنے بند دروازہ کھلا اور پھر کرسٹائن اور اس
کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھرے ہوئے جسم کا نوجوان اندر داخل
ہوئے۔ عمران سمجھ گیا کہ یہی سورلو ہے۔ بلیک روٹ کا سربراہ
بلیک روٹ کے بارے میں وہ جانتا تھا کہ ایک لحاظ سے وہ
ویسٹرن کارمن کی سیکرٹ سروس کی حیثیت رکھتی ہے۔ لیکن چونکہ
ویسٹرن کارمن اور پاکیشیا کے درمیان خاصے دوستانہ تعلقات
تھے۔ اس لئے آج تک کبھی براہ راست مقابلے کی نوبت نہ آئی
تھی۔ یہ اور بات ہے کہ ویسٹرن کارمن کی کئی دوسری ایجنسیاں
سامنے آتی رہتی تھیں لیکن بلیک روٹ سے ان کا پہلے سابقہ
نہ پڑا تھا۔

" تمہیں ہوش آ گیا عمران" ___ کرسٹائن نے عمران کے
قریب آتے ہوئے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

" ہاں اب واقعی ہوش آ گیا ہے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا لیکن دوسرے لمحے کرسٹائن کا بازو گھوما اور اس کا ہاتھ
پوری تیزی سے عمران کے گال کی طرف بڑھا لیکن عمران نے یکلخت
اپنا سر پیچھے کی طرف جھکا اور کرسٹائن کا بازو ہوا میں ہی گھوم
گیا۔

" اتنے جوش میں آنے کی ضرورت نہیں ہے کرسٹائن۔ تم
روٹ جیسی سرکاری ایجنسی کے سربراہ ہو۔ تمہیں اس طرح کھلے
عام ڈانس کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے" ___ عمران نے انتہائی

طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں تمہارا خون پی جاؤں گا۔ میں تمہاری بوٹیاں اڑا دوں گا۔ سورلو مجھے ریوالور دو۔ میں دیکھتا ہوں اس کی یہ زہریلی زبان کتنی رفتار سے چلتی ہے"۔۔۔ کرسٹائن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ انہوں نے مرنا تو بہر حال ہے ہی۔ تو انہیں آسان موت کیوں مارا جائے۔ یہ بڑے ایجنٹ ہیں ان کی موت بھی ان کے شایان شان ہونی چاہیئے۔ انہیں سسک سسک کر مر چاہیئے۔ رحم کی بھیک مانگتے اور گڑگڑاتے ہوئے مرنا چاہیئے" سورلو نے کہا۔

"ہاں تم ٹھیک کہتے ہو سورلو۔ میں انہیں ایسی ہی موت ماروں گا"۔۔۔ کرسٹائن نے غراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ان کے عقب میں دروازہ کھلا اور کرسٹائن اور سورلو دونوں تیزی سے مڑے۔ دروازے سے ایک آدمی اپنے کاندھے پر لارڈ رابنسن کو اٹھائے اندر داخل ہو رہا تھا۔ اس کے پیچھے ایک اور چھریرے بدن کا نوجوان تھا۔

"اوہ آسٹرم۔ تم اسے لے آئے۔ دوسرے زخمیوں کا کیا ہوا" کرسٹائن نے چونک کر کہا۔

"باس۔ وہ وہیں ہسپتال میں ہیں۔ آپ نے صرف لارڈ رابنسن کو لانے کا کہا تھا"۔۔۔ چھریرے بدن کے نوجوان نے انتہائی مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہسپتال میں ہی ہیں۔ کہاں جا سکتے ہیں۔ کسی بھی لمحے انہیں گولیوں سے اڑایا جا سکتا ہے۔ میں اس لارڈ رابنسن کو ان کی عبرت ناک موت کا تماشا دکھانا چاہتا ہوں۔ تاکہ اسے معلوم ہو سکے کہ کرسٹائن سے ٹکرانے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے"۔۔۔ کرسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔

اس دوران لارڈ رابنسن کو ایک خالی کرسی پر بٹھا کر راڈز سے جکڑ دیا گیا۔ وہ بے ہوش تھا۔ عمران غور سے یہ ساری کارروائی دیکھ رہا تھا۔ اور پھر اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیر گئی۔ یہ ساری کرسیاں عام راڈز والی کرسیوں سے مختلف ڈیزائن کی تھیں۔ اس لئے جب سے عمران کو ہوش آیا تھا وہ ان کرسیوں کے میکنزم کو سمجھنے کی ذہنی کوشش میں مصروف تھا۔ عام راڈز والی کرسیوں میں کرسی کے ایک بازو سے راڈ نکل کر دوسرے بازو میں غائب ہو جاتے تھے۔ اور عام طور پر ان کا بٹن کرسی کے عقبی پائے میں ہوتا تھا۔ لیکن یہ کرسیاں بالکل علیحدہ ساخت کی تھیں۔ ان میں راڈز سیٹ کے کنارے سے نکل کر کرسی کی پشت کے آخری حصے میں غائب ہو رہے تھے۔ اس طرح عمران کے جسم کے دائیں اور بائیں طرف دو دو راڈز تھے۔ اور یہ اس قدر سخت تھے۔ کہ عمران اپنے جسم کو معمولی سی حرکت بھی نہ دے سکتا تھا۔ البتہ اس کے بازو کرسی کے چپٹے بازوؤں پر رکھے ہوئے تھے اور اس کی کلائیوں کے گرد دو لوہے کے حلقے موجود تھے۔ جو کرسی کے بازو کی ایک سائیڈ سے نکل کر دوسری سائیڈ میں

غائب ہو گئے تھے۔ اس طرح اس کی کلائیاں کرسی کے بازوؤں پر
اس طرح جکڑی ہوئی تھیں جیسے کلائیوں میں لوہے کی ہتھکڑیاں
ڈال دی گئی ہوں۔ عمران نے دیکھا تھا کہ لارڈ رابنسن کو کرسی
پر بٹھانے کے بعد اُسے لے آنے والے آدمی نے اس کے بازو
کرسی کے بازوؤں پر رکھے اور پھر کرسی کے عقب میں جا کر اس
کرسی کے عقبی پایوں کے درمیان فرش پر زور سے پیر مارا تو
کرسی کی پشت میں سے راڈز نکل کر اس کی پشت کے کناروں سے
جکڑے گئے۔ اس طرح بازوؤں کے گرد ہتھکڑیاں بھی ظاہر ہو گئیں
چونکہ کرسیاں فرش سے عام کرسیوں سے قدرے اونچی تھیں
اس لئے عمران سمجھ گیا کہ انہیں اونچا اس لئے رکھا گیا ہے۔ تاکہ
کسی کا پیر عقبی پایوں کے درمیان تک نہ پہنچ سکے۔ لیکن عمران کا
ذہن اپنی رہائی کی ایک تجویز سوچ چکا تھا۔ اس لئے وہ اب پہلے
سے کہیں زیادہ مطمئن نظر آ رہا تھا۔

" اسے ہوش میں لاؤ۔ تاکہ یہ ان لوگوں کی عبرت ناک موت کا
منظر دیکھ سکے" ـــ کرسٹائن نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اور
لارڈ رابنسن کو لے آنے والا آدمی جو اُسے راڈز میں جکڑ کر ایک
طرف مؤدبانہ انداز میں کھڑا تھا۔ تیزی سے آگے بڑھا اور
اس نے لارڈ رابنسن کے چہرے پر پے درپے تھپڑ مارنے شروع
کر دیئے۔ اور تیسرے چوتھے تھپڑ پر لارڈ رابنسن کراہا اور پھر
اس کی آنکھیں کھل گئیں۔

" پوری طرح ہوش میں آجاؤ لارڈ رابنسن تاکہ تم کھلی آنکھوں

سے دیکھ سکو کہ کرسٹائن سے ٹکرانے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے"
کرسٹائن نے انتہائی فاخرانہ انداز میں کہا۔

" تت ـــ تت ـــ تم ـــ تم کمینے۔ مکار اور بزدل ترین آدمی
ہو۔ میں تمہارے منہ پر تھوکنا بھی گوارا نہیں کر سکتا" ـــ لارڈ
رابنسن نے انتہائی حقارت آمیز لہجے میں کہا۔

" شٹ اپ۔ میں تمہاری بھی بوٹیاں اڑا دوں گا" ـــ کرسٹائن
اتنے زور سے چیخا کہ اس کی آواز بھی پھٹ گئی۔

" زیادہ شور مچانے کی ضرورت نہیں ہے کرسٹائن۔ میں نے
تمہیں بار بار موقعے دیئے ہیں۔ تاکہ اگر تمہارے اندر انسانیت
کی کوئی معمولی سی رمق بھی موجود ہو تو تم راہِ راست پر آجاؤ۔
لیکن اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم سرے سے انسان ہی نہیں ہو۔
لارڈ رابنسن نے تمہارے بارے میں جو کچھ کہا ہے تم اس سے بھی
کہیں بدتر آدمی ہو۔ لیکن مجھے سورلو پر حیرت ہے جو ایک لحاظ سے
ولیسٹرن کارمن کی سیکرٹ سروس کا چیف ہے۔ لیکن اس کے
باوجود وہ تم جیسے گھٹیا انسان کو برداشت کر رہا ہے" ـــ
عمران نے اچانک انتہائی خشک لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم میرے سامنے میرے متعلق ایسی
بات کرو۔ آسٹرم خاردار کوڑا لے آؤ۔ میں اس کمینے کی ایک
ایک بوٹی اپنے ہاتھوں سے علیحدہ کرنا چاہتا ہوں" ـــ کرسٹائن
نے انتہائی غصیلے انداز میں پیر پٹختے ہوئے کہا۔

" تم میرے بارے میں حیرت کا اظہار کر رہے ہو۔ جب کہ

مجھے تم پر حیرت ہے کہ تم جیسے احمق اور سیدھے سادھے آدمی کے
متعلق سنجانے اس قدر خوف ناک کہانیاں کیسے کھیل گئیں ہیں
سورلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اس بارے میں سوچنا تمہارا کام نہیں ہے۔ تم میری
بات کا جواب دو۔ میری تمہارے ساتھ براہِ راست کوئی
مخالفت نہیں ہے۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ ریڈ روٹ
کے ساتھ ساتھ بلیک روٹ بھی میرے ہاتھوں فنا ہو جائے
بولو۔ کیا تم اس گھٹیا انسان کا ساتھ دینا چاہتے ہو یا واقعی
اپنے آپ کو ویسٹرن کارمن سیکرٹ سروس کا سربراہ ثابت
کرنا چاہتے ہو۔ ہاں یا ناں میں جواب دو" ـــــ عمران
لہجہ پہلے سے کہیں زیادہ خشک ہو گیا تھا۔

" اوہ اوہ تم ـــــ تم سورلو کو میرے خلاف بھڑکانا چاہتے
ہو۔ تمہاری یہ جرات" ـــــ کرسٹائن پاگلوں کے سے انداز
میں چیخا اور پھر واقعی وہ پاگل اور جنونی آدمی کی طرح عمران کی طرف
ہاتھ اٹھائے دوڑ پڑا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ دونوں
ہاتھوں سے عمران کا گلا گھونٹ دینا چاہتا ہو۔

" خبردار۔ اپنے گھٹیا ہاتھ میرے جسم کو مت لگانا" ـــــ
عمران نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔ لیکن اس کی بات پر
اس پر جھپٹتے ہوئے کرسٹائن کی رفتار اور تیز ہو گئی۔ لیکن
ہی وہ عمران کی کرسی کے سامنے پہنچا اور اس کے آگے کو
ہوئے دونوں ہاتھ عمران کی گردن تک پہنچے اچانک عمران

دونوں سائیڈوں پر ہٹ جانے والی ٹانگیں بجلی کی سی تیزی سے
سمٹیں اور کرسٹائن یک لخت چیختا ہوا پشت کے بل نیچے فرش
پر اس طرح گرا کہ اس کی دونوں ٹانگیں کرسی کے نیچے اس کے
عقب کی طرف گھستی گئیں۔ عمران نے دونوں ٹانگوں کو گھما کر اس
کی کرسی کے بالکل سامنے پہنچ جانے والی پنڈلیوں کے عقب میں
اس طرح ضرب لگائی تھی کہ اس کے قدم زمین سے اکھڑے اور
وہ بے اختیار کولہوں کے بل فرش پر گرا۔ اسی لمحے عمران کی
ٹانگیں ایک بار پھر تیزی سے کھل کر سمٹیں اور اس کے دونوں
پیروں کی ضرب نیچے گرنے والے کرسٹائن کے دونوں کاندھوں
پر پوری قوت سے پڑی۔ اور کرسٹائن کا جسم تیزی سے کرسی
کے نیچے سے ہوتا ہوا اس کے عقبی طرف کو گھسٹتا چلا گیا۔ اسی
لمحے کھٹاک کی تیز آواز ابھری اور عمران کے بازوؤں کے گرد
موجود ہتھکڑی اور اس کے جسم کے سامنے موجود راڈز غائب
ہو گئے۔ یہ سب کچھ صرف چند سیکنڈ میں ہی ہو گیا۔ راڈز
غائب ہوتے ہی عمران کا جسم اس طرح کرسی سے بلند ہوا جیسے
کرسی میں موجود طاقتور سپرنگوں نے اسے یک لخت اچھال دیا
ہو۔ اور دوسرے لمحے سامنے کھڑا سورلو عمران کے بازوؤں پر
اٹھتا ہوا اس آدمی پر جا گرا جو لارڈ رابنسن کو کرسی میں جکڑ کر ایک
طرف مؤدبانہ انداز میں کھڑا تھا۔ ادھر کرسٹائن پاگلوں کی طرح
تڑپ کر کرسی کے نیچے سے دوسری طرف کو کھسک کر اٹھنے کی
کوشش میں مصروف تھا۔ کہ اسی لمحے دروازہ کھلا اور راسٹرم

ہاتھ میں ایک خاردار کوڑا اٹھائے اندر داخل ہوا۔ لیکن دوسرے
لمحے وہ بھی چیختا ہوا اچھل کر سورلو اور دوسرے آدمی سے جو
نیچے گر کر بجلی کی سی تیزی سے اٹھ رہے تھے جا ٹکرایا۔ عمران نے
حیرت انگیز پھرتی سے گھوم کر اُسے گردن سے پکڑ کر سورلو
اور دوسرے آدمی کی طرف اچھال دیا تھا۔ البتہ دوسرے
ہاتھ سے اس نے اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا کوڑا جھپٹ لیا
تھا۔ عمران کو چونکہ علم تھا کہ کرسٹائن خالی ہاتھ ہے جب کہ
سورلو کی جیب میں یقیناً ریوالور تھا۔ اس لئے اس نے آسٹرم
کو سورلو کی طرف ہی اچھالا تھا۔ اس بار ان کے اٹھنے سے
پہلے ہی عمران چھلانگ لگا کر ان کے قریب پہنچا اور پھر فضا میں
شڑاپ شڑاپ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ان تینوں کے حلق
سے بھیانک چیخیں نکلیں۔ اُسی لمحے کرسٹائن اٹھ کر کھڑا ہو
میں کامیاب ہو گیا تھا۔ عمران کا جسم تیزی سے گھوما ایک با
پھر شڑاپ کی تیز آواز کمرے میں گونجی۔ اور اس بار کرسٹا
خوفناک انداز میں چیختا ہوا واپس فرش پر جا گرا۔ عمران کا
جسم ایک بار پھر پہلے والی سمت میں گھوما اور اس بار تو جیسے
اس کے بازو میں مشین سی فٹ ہو گئی۔ اور شڑاپ شڑاپ کی
تیز آوازوں کے ساتھ ہی کمرہ روح فرسا چیخوں اور کراہوں
سے گونج اٹھا۔ اور چند ہی لمحوں میں سورلو۔ آسٹرم اور ان کے
ساتھی تینوں شدید زخمی ہو کر ساکت ہو گئے۔ عمران ان کے سا
ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے کرسٹائن کی طرف گھوما اور

اُسے دوڑ کر کرسٹائن کی طرف جانا پڑا۔ کیونکہ کرسٹائن اس
دوران اٹھ کر دروازے کی طرف بھاگنے لگا تھا۔ اور تقریباً وہ
دروازے کے قریب پہنچ بھی چکا تھا۔ عمران تیزی سے اس کی
طرف دوڑا۔ کیونکہ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اور اگر کرسٹائن اس
بار ہاتھ سے نکل جاتا تو پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کا بچ نکلنا
یقیناً محال ہو جاتا۔ کرسٹائن نے جیسے ہی اپنے پیچھے لپکتے ہوئے
عمران کو دیکھا وہ یک لخت بجلی کی سی تیزی سے مڑا۔ اور اس نے
اچھل کر انتہائی حیرت انگیز انداز میں عمران کے سینے پر فلائنگ
کک مارنے کی کوشش کی۔ عمران کو کم از کم کرسٹائن سے
ایسی توقع نہ تھی۔ اس لئے عمران جیسا شخص بھی بر وقت نہ سنبھل
سکا۔ اور اچھل کر پشت کے بل نیچے گرا ہی تھا کہ ریوالور چلنے کا
زوردار دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی کرسٹائن جو فلائنگ
کک لگا کر فضا میں قلابازی کھا کر سیدھا ہو رہا تھا چیختا
ہوا ایک زوردار دھماکے سے نیچے فرش پر گرا اور بُری طرح
تڑپنے لگا۔ عمران نے نیچے گرتے ہی پارے کی طرح تڑپ کر
قلابازی کھائی اور ایک اور دھماکے کے ساتھ دوسری گولی
اس کی پسلیوں کو چھوتی ہوئی نکل گئی اور عمران حقیقتاً بال بال بچا
تھا۔ لیکن قلابازی کھاتے ہوئے اس کا کوڑے والا ہاتھ
تیزی سے گھوما تھا۔ اور سورلو کے ہاتھ میں موجود ریوالور کوڑے
کی ضرب کھا کر اس کے ہاتھ سے نکل کر فضا میں اڑتا چلا گیا۔
اور پلک جھپکنے میں وہ واپس گر کر عمران کے ہاتھ میں پہنچ گیا۔

اس کے ساتھ ہی لگاتار دو دھماکے ہوئے اور سورلو کا جسم
دو زوردار جھٹکے کھا کر ایک بار پھر ساکت ہو گیا۔ سورلو نے
واقعی عمران کو خوب صورت انداز میں ڈاج دیا تھا وہ پہلے
کوڑے کی ضربات کھا کر اس طرح ساکت ہو گیا تھا کہ عمران
بھی یہی سمجھا کہ وہ بے ہوش ہو چکا ہے۔ لیکن وہ بیہوش
ہوا تھا۔ اور عمران اس سے توجہ ہٹا کر جب کرسٹائن کی طرف
لپکا تو سورلو کو جیب سے ریوالور نکال کر عمران پر فائر کرنے
موقع مل گیا تھا۔ لیکن اس بار یقیناً عمران کی قسمت نے اس
کا ساتھ دیا تھا۔ کہ کرسٹائن جیسے شخص نے اُسے اپنے پیچھے
آنے سے روکنے کے لئے آخری چارہ کار کے طور پر اس
پر فلائنگ کک لگا دی تھی۔ اس طرح عمران کے اچانک
گر جانے کی وجہ سے وہ گولی کے ٹارگٹ میں آگیا تھا۔ ورنہ
عمران کی چونکہ سورلو کی طرف پشت تھی۔ اور سورلو کی طرف سے
وہ ذہنی طور پر مطمئن تھا۔ کہ وہ بے ہوش پڑا ہے۔ اس کا مارا جانا
ایک یقینی امر بن جاتا۔ سورلو نے اُسے جس انداز میں ڈاج د
تھا۔ اس کا نتیجہ تھا۔ کہ عمران نے ریوالور ہاتھ میں آتے ہی
اس کے جسم پر فائر کھول دیا تھا۔ ورنہ شاید وہ اُسے اس
انداز میں نہ مارتا۔ سورلو کے ساکت ہوتے ہی عمران تیزی
سے ہٹ کر دروازے کی طرف گھوما جہاں کرسٹائن پڑا ہوا
تھا۔ اور پھر اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ کرسٹائن
فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑا تھا۔ اور اس کی اوپر کو چڑھی

ہوئی آنکھیں اور مسخ شدہ چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ ختم ہو چکا ہے۔
عمران تیزی سے دروازے کی طرف لپکا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔
اور پہلے تو صرف چیخوں کی آوازیں سی کمرے میں گونجی تھیں اس
لئے عمران نے زیادہ خیال نہ کیا تھا کہ باہر اگر کوئی موجود ہو گا
تو یہی سمجھے گا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں پر کوڑے برسائے
جا رہے ہیں۔ لیکن اب ریوالور کے دھماکوں کے بعد کسی کی
اچانک آمد کا خطرہ یقینی ہو سکتا تھا۔ دروازے کی دوسری
طرف راہداری تھی۔ عمران ہاتھ میں ریوالور پکڑے تیزی سے
راہداری میں آیا۔ اُسی لمحے راہداری کے ایک سرے پر وہی
آدمی ہاتھ میں مشین گن پکڑے نمودار ہوا۔ جس نے عمران اور
اس کے ساتھیوں کو ہوش میں لانے والے انجکشن لگائے
تھے۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا عمران نے ٹریگر دبا
دیا اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر فرش پر گرا۔ اور عمران نے
کسی چیتے کی سی تیزی سے لپک کر اس کے ہاتھوں سے نکل کر
فرش پر دھماکے سے گرنے والی مشین گن جھپٹ لی۔ وہ آدمی
ذبح ہونے والی بکری کے انداز میں تڑپ رہا تھا۔ لیکن گولی
چونکہ عمران نے خود ماری تھی۔ اس لئے اُسے معلوم تھا کہ
یہ زیادہ دیر تک تڑپ بھی نہ سکے گا۔ اس لئے وہ مشین گن
پکڑے اُسے پھلانگتا ہوا دوسری طرف برآمدے میں پہنچ
گیا۔ لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ البتہ پورچ میں ایک
بڑی ویگن اور دو کاریں ضرور کھڑی تھیں۔ عمران برق رفتاری

سے اس چھوٹی سی کوٹھی کے تقریباً ہر کمرے میں گھوم گیا لیکن
کوٹھی خالی پڑی تھی۔ پوری طرح تسلی کر لینے کے بعد عمران
واپس اس کمرے کی طرف چل پڑا۔ جہاں اس کے ساتھی
جکڑے ہوئے موجود تھے۔ راہداری سے ہوتا ہوا عمران جیسے
ہی اس کمرے کے کھلے دروازے میں داخل ہوا۔ اچانک
ریوالور چلنے کا خوفناک دھماکہ ہوا اور عمران اچھل کر پشت
کے بل دہلیز میں ہی گر گیا۔ مشین گن البتہ جھٹکا لگنے کی
سے اس کے ہاتھوں سے نکل کر کمرے کے اندر جا گری تھی
عمران کو ایک لمحے کے لئے یہ احساس ہوا کہ اس کے سینے میں
کوئی گرم سلاخ اندر گہرائی میں اترتی چلی گئی ہے اور دوسرے
لمحے اس کا سانس حلق میں پھنس گیا۔ اس نے لاشعوری
پر سانس نکالنے کے لئے جھٹکا کھایا لیکن سانس تو جیسے اس
گلے میں کسی چٹان کی طرح پھنس گیا تھا۔ اور اس کے ساتھ
اس کے جسم اور ذہن کے تمام احساسات جیسے ہمیشہ ہمیشہ
کے لئے فنا ہو کر رہ گئے۔

"کمال ہے عمران تو واقعی جادوگر ہے"۔۔۔ عمران کے مشین گن
ے کر کمرے سے باہر جاتے ہی کرسی پر جکڑے بیٹھے لارڈ رابنسن نے
یک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کے بولنے کا انداز ایسا
ھا جیسے اب تک وہ اپنا سانس روکے بیٹھا رہا ہو۔ اور واقعی
وئشن ہی ایسی تھی کہ عمران کی کرسٹائن کی ٹانگوں پر حملہ کر کے
سے اپنی کرسی کے نیچے گرانے سے لے کر سور لو پر فائرنگ تک
چند منٹ گزرے تھے وہ واقعی قیامت کے لمحے تھے۔
ران نے جس پھرتی، بے جگری اور ذہانت سے اس قدر مختصر
ات میں اپنی اور اپنے ساتھیوں کی بقا کے لئے جنگ لڑی تھی
پر سب کے سانس رکے ہوئے تھے۔
واقعی عمران صاحب جادوگر ہیں۔ جس پر اسرار انداز میں انہوں
ے کرسی کا میکنزم کھولا ہے۔ مجھے اب تک سمجھ میں نہیں آیا"

ٹرومین نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" یہ میکنزم عمران صاحب نے نہیں کھولا بلکہ کرسٹائن نے کھولا ہے۔ البتہ اُسے مجبور عمران صاحب نے اپنی ذہانت سے کیا تھا" ـــــ ٹرومین کے ساتھ بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لارڈ رابنسن اور ٹرومین کے تحسین آمیز فقروں سے کرسی پر بیٹھی جولیا کا چہرہ البتہ اس طرح کھل اٹھا تھا جیسے ان دونوں نے عمران کی بجائے اس کی کارکردگی کی تعریف کی ہو۔

"جادوگر ہو یا نہ ہو۔ بہرحال احمق ضرور ہے۔ ہمیں کھولنے کی بجائے اکیلا باہر نکل گیا ہے" ـــــ جولیا کے کھلے ہوئے چہرے کو دیکھتے ہی تنویر نے بڑے جلے بھنے لہجے میں بے اختیار ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ واقعی یہ لازماً اس سورلو کا ہیڈ کوارٹر ہوگا اور عمران کے اکیلے باہر جانے سے وہ یقیناً خطرے میں گھر جائے گا"۔ جولیا نے بے اختیار چونک کر کہا۔ اور تنویر جس کا چہرہ جولیا کے فقرے کے پہلے حصے میں اپنی تائید پا کر بے اختیار کھل اٹھا تھا اس کا فقرہ مکمل ہونے تک دوبارہ سکڑ گیا۔ کیونکہ جولیا کا مکمل فقرہ بتا رہا تھا کہ وہ عمران کی جان کو خطرے میں دیکھ کر فکر مند ہو رہی ہے۔ اس کا مقصد تنویر کی حمایت نہ تھا۔

"کیا کہہ رہے ہو تم کرسٹائن نے کھولا ہے میکنزم۔ میں تو نہیں" ـــــ ٹائیگر کے ساتھ بیٹھے ہوئے ٹرومین نے حیرت بھرے انداز میں ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میں سمجھتا ہوں۔ تم نے یہ تو دیکھ ہی لیا ہوگا کہ ان کرسیوں کا میکنزم اس ساخت کی عام کرسیوں سے مختلف ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پیچھے والے میکنزم میں ایک خرابی موجود ہے۔ کہ یہ راڈز کرسی کے ایک بازو سے نکل کر دوسرے بازو میں غائب ہو جاتے تھے۔ اس طرح کرسی کی پشت اور راڈز کے درمیان خاصا خلا آ جاتا ہے۔ ایک چھریرے اور دبلے پتلے بدن کا آدمی آسانی سے اس خلا سے فائدہ اٹھا کر آزاد ہو سکتا ہے۔ لیکن ان کرسیوں میں جو راڈز استعمال کئے گئے ہیں وہ نشست کے آخری سروں سے نکل کر بدن کے ساتھ پیوست ہوتے ہوئے کرسی کی پشت کے آخری حصے میں جا کر مل جاتے ہیں۔ اس طرح بدن کو معمولی سی حرکت دینا بھی ناممکن ہو جاتا ہے۔ اور ان میں جکڑا جانے والا چاہے کتنا ہی دبلا پتلا ہو۔ وہ ان سے آزاد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے دونوں کاندھوں پر راڈز موجود ہوتے ہیں۔ اس طرح کلائیاں بھی ہتھکڑی نما حلقوں سے جکڑی ہوئی ہیں۔ اس لحاظ سے میکنزم مکمل طور پر فول پروف بن گیا ہے" ـــــ ٹائیگر نے باقاعدہ اس طرح وضاحت کرتے ہوئے کہا جیسے یہ میکنزم اس کے ایجاد کردہ فارمولے کے تحت تیار کیا گیا ہو۔

"ہاں واقعی یہ نئے انداز کا میکنزم ہے مگر......" ـــــ ٹرومین نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"چونکہ یہ ڈبل میکنزم ہے یعنی نشست سے پشت تک جانے والے راڈز علیحدہ ساخت کے ہیں اور کرسی کے بازو والے حلقے

علیحدہ ساخت کے ہیں۔ اس لئے اس ڈبل میکنزم کو بیک وقت
چلانے کے لئے ہیوی میکنزم چاہئیں۔ جو یقیناً سنگل میکنزم کی طرح
کرسی کے عقبی پائے میں فٹ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یا تو اس کا
سسٹم کسی سوئچ پینل پہ ہو سکتا ہے یا پھر فرش میں۔ جب لارڈ
رابنسن کو یہاں لایا گیا اور انہیں ہمارے سامنے کرسی پہ جکڑا گیا۔
تو شاید آپ نے توجہ نہ کی ہو۔ لیکن میں نے عمران صاحب کو پوری طرح
اس طرف متوجہ دیکھا تھا۔ اور ان کو اس طرح متوجہ پا کر میں نے
بھی توجہ کی اور تب پتہ چل گیا کہ اس کا میکنزم کرسی کے عقبی پایوں
کے درمیان فرش میں موجود ہے۔ اور شاید اس لئے اس کرسی
کے پائے خاصے لمبے رکھے گئے ہیں تاکہ کرسی پہ بیٹھا ہوا شخص
کسی طرح بھی ٹانگ موڑ کر اپنا پیر اس میکنزم تک نہ پہنچا سکے
میکنزم تو میں نے دیکھ لیا لیکن ظاہر ہے اس انداز میں جکڑے
ہونے کے بعد اسے کسی طرح کھولا نہ جا سکتا تھا۔ لیکن عمران
صاحب کے بے مثال ذہن نے اسے کھولنے کی ایک عجیب ترکیب
سوچ ہی لی۔ اور واقعی یہ ترکیب اس قدر عجیب اور منفرد ہے
کہ کم از کم میرے تو تصور میں بھی نہ آ سکتا تھا اور جسے آپ سد
جادوگری کہہ رہے ہیں یہ ترکیب سوچنا اور پھر درست انداز میں
عمل درآمد کر لینا واقعی ذہنی جادوگری ہے۔ کرسی کے پائے لمبے
ہونے کی وجہ سے کرسی کی نشست فرش سے خاصی اونچی ہو گئی
ہے۔ اور نیچے اتنا خلا بہرحال بن گیا ہے کہ اس میں بھاری جسامت
کا آدمی بھی پھنس کر لیٹ سکتا ہے۔ چنانچہ عمران صاحب نے کرسٹائن

کو شدید غصہ دلایا۔ اس قدر غصہ کہ کرسٹائن پاگلوں کے سے انداز میں
عمران صاحب کا گلا دبانے کے لئے دوڑ پڑا۔ اس طرح اس کی ٹانگیں
عین عمران صاحب کی کرسی کے سامنے اور نزدیک آ گئیں۔ عمران
صاحب اپنی دونوں ٹانگیں پہلے ہی کرسی کی سائیڈوں میں کر چکے
تھے۔ چنانچہ جیسے ہی کرسٹائن کرسی کے سامنے رکا عمران صاحب
نے دونوں ٹانگیں تیزی سے جوڑ کر کرسٹائن کی دونوں
پنڈلیوں پہ زوردار ضرب لگائی۔ پنڈلیوں کو باہر سے اندر کی طرف
زوردار ضرب لگنے کی وجہ سے کرسٹائن کی دونوں ٹانگیں فرش سے
اکھڑ گئیں۔ چونکہ اس کے دونوں ہاتھ عمران صاحب کے گلے تک
پہنچ چکے تھے۔ اس لئے اس کا جسم کمان کی طرح ہو گیا تھا اور اس
کمان کی صورت میں ہونے کی وجہ سے جیسے ہی اس کے پیر فرش سے
اکھڑے اور ضرب اندر کی طرف لگنے کی وجہ سے کرسٹائن کا آدھے
سے زیادہ جسم کرسی کے نیچے خلا میں گھستا ہوا پچھلی طرف کو چلا گیا۔
اور اس کے کاندھے عمران کی نشست سے قدرے باہر کو نکلے
ہوئے گئے۔ عمران صاحب نے دوسری زوردار ضرب کرسٹائن
کے دونوں کاندھوں پہ اندر کی طرف لگائی۔ اور کرسٹائن کا بھاری
جسم اور زیادہ تیزی سے کرسی کے عقب کی طرف گھستا گیا۔ نتیجہ
ظاہر تھا جیسے ہی کرسٹائن کا بھاری جسم کرسی کے عقبی پایوں کے
درمیان میکنزم پہ پہنچا۔ اس کے جسم کا وزن پڑنے کی وجہ سے
میکنزم دب گیا۔ اور راڈز اور حلقے کھل گئے۔ اور عمران صاحب
آزاد ہو گئے۔ اس سے بیک وقت دو فائدے ہوئے ایک تو یہ

کہ کرسٹائن کرسی کے نیچے پھنس کر وقتی طور پر بے بس ہو گیا دوسرا راؤنڈ کھل گئے۔ اور اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ آپ کے اور میرے سامنے ہوا" ___ ٹائیگر نے وضاحت کی تو اس بار جولیا۔ ٹرومین اور لارڈ رابنسن کے ساتھ ساتھ تنویر کے چہرے پر بھی انتہائی حیرت کے آثار ابھر آئے۔

" اوہ اوہ۔ کمال ہے۔ حیرت ہے۔ ایسی عجیب و غریب ترکیب سوچنا اور پھر اس پر عمل کرنا واقعی عمران کا ہی کام ہے" ___ ٹرومین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" ارے یہ ہوش میں آ رہا ہے" ___ اچانک جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔ اور ان سب کی نظریں آسٹرم پر پڑ گئیں۔ جو ٹرومین کے سامنے کچھ فاصلے پر بے ہوش پڑا تھا۔ مگر اب اس کے جسم میں حرکت محسوس ہو رہی تھی۔ جب کہ اس کا دوسرا ساتھی اسی طرح بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ دوسرے لمحے آسٹرم کی آنکھیں کھل گئیں۔ وہ چند لمحے تو وہیں پڑے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ پھر اس کی آنکھوں میں شدید ترین نفرت کے آثار ابھر آئے۔ وہ تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گیا بلکہ اس نے جیب سے ریوالور بھی نکال لیا۔ اسے ریوالور نکالتے دیکھ کر سب کے چہرے سخت ہو گئے۔ کیونکہ اس کا عمران کی عدم موجودگی میں ہوش میں آ جانے کا مطلب ان سب کی یقینی موت تھی۔

" تم نے سب کو ہلاک کر دیا۔ میں تمہیں نہ چھوڑوں گا" ___ آسٹرم نے انتہائی غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور

پھر اس نے وہیں بیٹھے بیٹھے ریوالور کا رخ ٹرومین کی طرف کر دیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ ٹریگر دباتا کھلے دروازے سے باہر راہداری میں تیز قدموں کی آواز ابھری۔ یقیناً آنے والا عمران تھا۔ اور قدموں کی آواز سنتے ہی آسٹرم کا ہاتھ تیزی سے دروازے کی طرف گھوما اور پھر اس سے پہلے کہ ٹرومین یا دوسرے ساتھی چیخ کر عمران کو اصل صورت حال بتاتے بیک وقت دو امور وقوع پذیر ہو گئے۔ عمران ہاتھ میں مشین گن پکڑے دروازے پر نظر آیا۔ اور آسٹرم نے ٹریگر دبا دیا۔ چنانچہ ریوالور چلنے کے دھماکے کے ساتھ ہی عمران اچھل کر پشت کے بل وہیں دہلیز پر گرا۔ اور اس کے ہاتھ میں موجود مشین گن جھٹکا کھا کر اڑتی ہوئی ٹرومین کے تقریباً پیروں کے قریب آ گری۔ عمران کے اس طرح گرتے ہی جولیا کے حلق سے بے اختیار دہشت بھری چیخ نکلی۔ عمران نیچے گر کر صرف ایک لمحے کے لئے تڑپا پھر ساکت ہو گیا۔

" ہا ___ ہا ___ ہا ___ میں سب کو مار دوں گا سب کو" ___ آسٹرم کے حلق سے فاتحانہ قہقہہ نکلا اور وہ بجلی کی سی تیزی سے تڑپ کر مشین گن اٹھانے کے لئے اس پر جھپٹا ہی تھا کہ ٹرومین کی دونوں ٹانگیں بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئیں۔ اور سمٹ کر مشین گن پر جھپٹتے ہوئے آسٹرم کی گردن کے گرد پڑیں اور دوسرے لمحے چھریرے بدن کا آسٹرم بری طرح چیختا ہوا ٹرومین کی کرسی کے نیچے اس کے عقبی طرف گھستا چلا گیا۔ مشین گن بھی اس کے جسم کے ساتھ ہی گھسٹتی ہوئی پیچھے کی طرف چلی گئی تھی۔ دوسرے لمحے کھٹاک کی

آواز سنائی دی اور ٹرومین کی کرسی کے راڈز کھل گئے۔ ٹرومین آزاد ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اچھلا۔ اور سامنے پڑے ہوئے اس ریوالور پر جھپٹا جسے آسٹرم وہیں چھوڑ کر مشین گن کی طرف لپکا تھا پھر ریوالور اٹھا کر اس نے اسی انداز میں پلٹنے کی بجائے یک لخت سائیڈ پر چھلانگ لگائی اور عین اسی لمحے مشین گن کی گولیوں کی بوچھاڑ سیدھی اس جگہ سے گزرتی چلی گئی جہاں ایک لمحے پہلے ٹرومین موجود تھا۔ دوسرے لمحے ریوالور کا دھماکہ ہوا اور آسٹرم کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ پشت کے بل نیچے جا گرا۔ اس کے نیچے گرنے سے پہلے ٹرومین نے اسے دوسری گولی بھی مار دی اور پھر وہ دوڑتا ہوا اس کے ہاتھ کے قریب گرنے والی مشین گن کی طرف بڑھ گیا۔ آسٹرم فرش پر گر کر تڑپنے کے باوجود مشین گن کو دوبارہ پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا کہ تیسری گولی نے اس کی کھوپڑی کے پرزے اڑا دیئے۔ ٹرومین نے رہائی کے لئے بالکل وہی ترکیب استعمال کی تھی۔ جو پہلے عمران نے استعمال کی تھی۔

" عمران کو دیکھو عمران کو" ـــــ جولیا نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور ٹرومین مشین گن اٹھائے پارے کی طرح تڑپ کر مڑا اور واقعی انتہا درجے کی تیز رفتاری سے وہ دہلیز میں پڑے ہوئے عمران کی طرف دوڑ پڑا۔

" اوہ اوہ۔ عمران صاحب کے سینے میں گولی لگی ہے۔ اوہ ان کی حالت خراب ہے" ـــــ ٹرومین نے مڑ کر ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" مجھے کھولو۔ مجھے کھولو" ـــــ جولیا نے وحشت زدہ انداز میں کہا۔ اور ٹرومین دوڑتا ہوا واپس آیا۔ اس نے کرسی کے عقب میں جا کر پہلے جولیا کو راڈز سے آزاد کیا اور پھر وہ ٹائیگر کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا آزاد ہوتے ہی پاگلوں کے سے انداز میں دوڑتی ہوئی عمران کی طرف بڑھ گئی۔ ٹائیگر بھی آزاد ہوتے ہی اس کے پیچھے دوڑا۔ اور آخر میں تنویر بھی آزاد ہوتے ہی ادھر ہی لپکا۔

" ان کا فوری آپریشن کرنا ہوگا۔ پانی کا بندوبست کرو۔ میں آپریشن کرتا ہوں۔ پہلے دیکھو شاید یہاں میڈیکل باکس بھی ہے" ٹائیگر نے چیختے ہوئے کہا۔ اور تنویر اور ٹرومین سر ہلاتے ہوئے تیزی سے راہداری میں دوڑتے چلے گئے۔

" عمران بچ جائے گا ناں۔ پلیز ٹائیگر اسے بچا لو" ـــــ جولیا نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" دعا کریں مس جولیا" ـــــ ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں میں بھی نمی تیرنے لگی تھی۔ کیونکہ عمران کی حالت واقعی بے حد خراب ہو رہی تھی۔ اس کی آنکھیں آدھے سے زیادہ اوپر کو چڑھ گئی تھیں اور سانس رک رک کر آ رہا تھا۔ گولی جہاں لگی تھی اس جگہ کو دیکھ کر یہی احساس ہوتا تھا کہ اس بار عمران کا بچ جانا شاید ممکن نہ ہو سکے۔

" اوہ کاش۔ میں ٹاپ پرائز ڈاکٹر کراہم کو ہی دے دیتا۔ کم از کم عمران جیسا عظیم آدمی تو بچ جاتا" ـــــ لارڈ رابنسن نے کرسی سے اٹھ کر آہستہ آہستہ چل کر عمران کے قریب آ کر کہا۔ یہ وہی لارڈ رابنسن

تھا جو اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے معصوم بچوں پر ہولناک آٹ
ہوتا دیکھ کر بھی اپنے اصولوں سے ہٹنے پر تیار نہ ہوا تھا۔ وہی
لارڈ رابنسن اب عمران کو اس حالت میں دیکھ کر از خود اپنا اصو
چھوڑنے پر تیار ہو گیا تھا۔

"میڈیکل باکس مل گیا ہے" ___ اسی لمحے تنویر نے بے تحاشہ
دوڑ کر آتے ہوئے کہا۔ اس نے ہاتھ میں ایک بڑا سا باکس تھا
ہوا تھا۔ اور اس کے چہرے پر بھی ایسے تاثرات تھے جیسے وہ کس
انتہائی عزیز ترین ہستی کو بچانے کے لئے بے چین ہو۔ ٹرومین بھی
اس کے پیچھے بالکل اسی انداز میں بھاگا چلا آرہا تھا۔ اس کے ہا
میں پانی کی دو بڑی بڑی بوتلیں تھیں۔

اور پھر ٹائیگر نے کسی ماہر ڈاکٹر اور سرجن کی طرح کام شروع
کر دیا۔ اس نے پہلے عمران کے بازوؤں میں یکے بعد دیگرے
تقریباً چار انجکشن لگائے۔ ان انجکشنوں سے عمران کی ڈوبتی ہو
نبض قدرے بحال ہو گئی۔ زخم پانی سے صاف کر کے جیسے ہی
آپریشن کے لئے ٹائیگر نے نشتر سنبھالا۔ جولیا سمیت سب
ساتھیوں کو جیسے سکتہ سا ہو گیا تھا۔ ان سب کے چہرے امی
اور ناامیدی کی ملی جلی کیفیات کی وجہ سے عجیب سے دکھائی دے
رہے تھے۔ جیسے وہ بیک وقت مر بھی رہے ہوں اور زندہ بھی
رہے ہوں۔ ٹائیگر ہونٹ بھینچے آپریشن میں مصروف تھا اور ان
کی نظریں اس کے ہاتھوں کے ساتھ ساتھ عمران کے چہرے
احاطہ کئے ہوئے تھیں۔ یوں لگتا تھا سوائے ٹائیگر کے باقی سب

کے جسم جیسے پتھر کے سے ہو گئے تھے۔ صرف آنکھیں گردش کر رہی تھیں۔
ں لگتا تھا جیسے پتھر کے مجسموں میں کسی نے زندہ آنکھیں لگا دی ہوں
بند لمحوں بعد ٹائیگر نے خون میں لتھڑی ہوئی گولی باہر نکال لی۔ اور اس
ے بعد اس نے نہ صرف زخم صاف کر کے اُسے بینڈیج کرنا شروع
ر دیا بلکہ اس نے ایک بار پھر یکے بعد دیگرے مختلف انجکشن لگانے
ہروع کر دیئے۔

"کاش۔ عمران صاحب کو بروقت کسی ہسپتال تک پہنچایا جا
سکتا" ___ اچانک ٹائیگر کے منہ سے نکلا اور جولیا کا دل دھک
سے رہ گیا۔ اس کا چہرہ اتنی تیزی سے زرد پڑتا گیا کہ جیسے اس
کے جسم میں موجود خون اچانک بھاپ بن کر اڑ گیا ہو۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا......" ___ تنویر نے انتہائی
بے چین لہجے میں کہا۔ اور اس سے فقرہ بھی مکمل نہ ہو سکا تھا۔

"ففٹی ففٹی چانس ہے۔ کیونکہ خون کی شدید کمی ہو گئی ہے۔ اور
س جیسے آپریشن میں خون کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ مگر یہاں خون
یسے دیا جا سکتا ہے۔ بہرحال اللہ مہربانی کرے گا۔ وہ قادر مطلق
ہے" ___ ٹائیگر نے دھیمے مگر گلوگیر لہجے میں کہا۔ اور اس کا فقرہ
مکمل ہوتے ہی جولیا یک لخت وہیں دہلیز میں ہی سجدے میں گر پڑی۔
قی سب کے ہونٹ بھینچ گئے۔ ٹائیگر عمران کی نبض پکڑے بیٹھا رہا
تھا۔ پھر اس نے نبض چھوڑی اور میڈیکل باکس میں سے دو اور
انجکشن نکال کر اس نے ایک بار پھر عمران کے بازو میں انجکشن لگانے
شروع کر دیئے۔ انجکشن لگانے کے بعد اس نے دوبارہ عمران

کی نبض پکڑ لی۔ کمرے میں ایسا سکوت طاری تھا جیسے وہاں زند
انسان سرے سے موجود ہی نہ ہوں۔

" خدایا تیرا شکر ہے۔ تیرا شکر ہے " ـــــ یک لخت ٹائیگر
کے منہ سے مسرت بھری آواز نکلی اور سب ساکت بیٹھے ہو
اس طرح اچھلے جیسے ٹائیگر کے اس فقرے نے ان کے جسموں
اچانک روح پھونک دی ہو۔ جولیا نے بھی ایک جھٹکے سے
سجدے سے سر اٹھا لیا۔ اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا

" بچ گیا عمران بچ گیا " ـــــ جولیا نے انتہائی امید بھرے
لہجے میں کہا۔

" کسی حد تک مس جولیا۔ اللہ تعالیٰ کا دست کرم حرکت میں
آ رہا ہے۔ نبض اب ابھرنے لگی ہے۔ ورنہ پہلے مسلسل ڈوبتی
ہی چلی جا رہی تھی " ـــــ ٹائیگر نے کہا۔ اور چند لمحوں بعد نبض چ
اور ایک اور انجکشن لگا دیا۔ انجکشن لگانے کے چند منٹ بعد
خوشی سے اچھل پڑا۔

" خدایا تیرا شکر ہے۔ تو واقعی بے حد رحیم ہے۔ مبارک
عمران صاحب اب خطرے سے باہر ہو چکے ہیں۔ ویسے اگر ٹرم
صاحب اور چند لمحے اپنے راڈز نہ کھول سکتے تو پھر عمران کا
جانا ناممکن ہو جاتا " ـــــ ٹائیگر نے کہا۔ اور اس کا چہرہ فرط
سے کپکپا رہا تھا۔ اور جولیا نے جلدی سے عمران کی نبض پکڑ لی
دوسرے لمحے اس کے چہرے پر بھی مسرت کی کہکشاں سی چمک
لگی۔ نبض بتا رہی تھی کہ عمران واقعی اب خطرے کی حد سے با

آ گیا ہے۔

" اسی لئے میں نے کہا تھا کہ یہ احمق ہے۔ پہلے ہمیں کھولتا پھر
باہر جاتا " ـــــ اسی لمحے تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔
اور ٹرومین اور لارڈ رابنسن حیرت سے تنویر کو دیکھنے لگے جو چند لمحے
پہلے عمران کی خاطر خود مرنے کے قریب پہنچ چکا تھا۔ مگر اب عمران کے
خطرے سے باہر آتے ہی اس نے جلی کٹی سنانی شروع کر دی تھی۔

" مسٹر ٹائیگر۔ کیا آپ سرجن ہیں " ـــــ لارڈ رابنسن نے حیرت
بھرے انداز میں ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" سرجن۔ جی نہیں۔ البتہ ہنگامی آپریشن کی تربیت مجھے عمران
صاحب نے دی ہوئی ہے " ـــــ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مگر جس طرح آپ نے آپریشن کیا ہے۔ مختلف انجکشنز لگائے
ہیں اور پھر اس قدر نازک آپریشن بغیر خون کا انتظام کئے کرنا۔ یہ
سب کیسے ممکن ہے " ـــــ لارڈ رابنسن کی حیرت میں ڈوبی ہوئی
آواز سنائی دی۔

" میں نے بتایا تو ہے لارڈ صاحب کہ میں عمران صاحب کا شاگرد
ہوں اور بس " ـــــ ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

" حیرت ہے۔ جہاں تک میں جانتا ہوں۔ عمران نے کبھی طب اور
خاص طور پر سرجری کی تعلیم نہیں لی۔ اور تم صرف اس کے شاگرد ہو
کر اس قدر پیچیدہ اور نازک آپریشن ان حالات میں کر سکتے ہو۔
میرا خیال ہے بڑے سے بڑا سرجن بھی اس حالت میں آپریشن کرنے
سے انکار کر دیتا " ـــــ لارڈ رابنسن کی حیرت لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔

"لارڈ رابنسن۔ سرجن نے صرف مریض کی سرجری کرنی ہوتی۔
جب کہ میں نے عمران صاحب کی نہیں بلکہ اپنی روح کی سرجری کی
میرے اور سرجن میں بس یہی بنیادی فرق ہے" ـــــ ٹائیگر۔
ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اُسی لمحے عمران نے کسمساتے
آنکھیں کھول دیں اور ٹرومین نے اُسے بوتل سے پانی پلانا شروع
"ٹاپ پرائز کے اصل حقدار تو تم ہو ٹائیگر۔ اس آپریشن کے
تمہیں سرجری کا ٹاپ پرائز ملنا چاہیے۔ اور نہ صرف ملنا چاہ
بلکہ اب ملے گا۔ ہر صورت میں ملے گا۔ اور شاید زندگی میں پہلی
یہ انعام تمہیں دیتے ہوئے مجھے حقیقی مسرت ہو گی" ـــــ لارڈ را
نے جذبات میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔
"کمال ہے۔ گولی میں نے کھائی اور پرائز تم ٹائیگر کو دے رہے
ہو۔ یہ کہاں کا انصاف ہے۔ اس طرح دیتے ہو تم ٹاپ پرائز
میں خواہ مخواہ یہ سمجھ کر کرسٹان سے لڑتا رہا کہ ٹاپ پرائز ا
کی بنیاد پر ملتا ہے" ـــــ عمران نے دھیمے لہجے میں کہا اور پھر آ
بند کر لیں۔ اور لارڈ رابنسن بے اختیار ہنس پڑا۔
"تم ٹاپ پرائز لے کر کیا کرو گے۔ تمہاری زندگی ہی تمہارے
ٹاپ پرائز ہے عمران" ـــــ لارڈ رابنسن نے ہنستے ہوئے کہا۔
"خالی زندگی سے میرے باورچی آغا سلیمان پاشا کی سالانہ
تنخواہوں اور اوور ٹائم کا بل ادا نہیں ہو سکتا۔ مجبوری ہے" ـــ
عمران نے دوبارہ آنکھیں کھولتے ہوئے کہا اور لارڈ رابنسن ا
بار پھر ہنس پڑا۔

"خاموش رہو عمران۔ زیادہ مت بولو۔ اس وقت تمہاری حالت
ٹھیک نہیں ہے" ـــــ جولیا نے تقریباً ڈانٹتے ہوئے عمران سے کہا۔
"اس وقت کا کیا مطلب۔ ہر وقت کہو۔ ظاہر ہے تم حالت
ٹھیک ہونے کا موقع دو گی تو حالت ٹھیک ہو گی" ـــــ عمران نے
نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے بے اختیار شرما کر منہ دوسری
طرف کر لیا۔
"بس ذرا سا ہوش آیا اور بکواس شروع ہو گئی۔ پتہ نہیں کس مٹی
کے بنے ہوئے ہو" ـــــ تنویر سے نہ رہا گیا تو وہ بول ہی پڑا۔
"مٹی۔ ہونہہ۔ کاش یہ مٹی کا بنا ہوا ہوتا۔ یہ تو پتھر کا بنا ہوا ہے
پتھر کا" ـــــ عمران کے بولنے سے پہلے ہی جولیا نے بے اختیار
جذبات میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور اٹھ کر کمرے کے
اندرونی طرف کو بڑھ گئی۔ اور لارڈ رابنسن اور ٹرومین دونوں اس
بار بے اختیار مسکرا دیئے۔ وہ اب جولیا کی عمران کے متعلق
کیفیت کو اچھی طرح سمجھنے لگ گئے تھے۔

مکہ مدینہ
0300-7945523, 0333-6871755
آئندہ ناول
ہارڈ مشن
مصنف : مظہر کلیم ایم اے
ناشران :
یوسف برادرز
پاک گیٹ ملتان